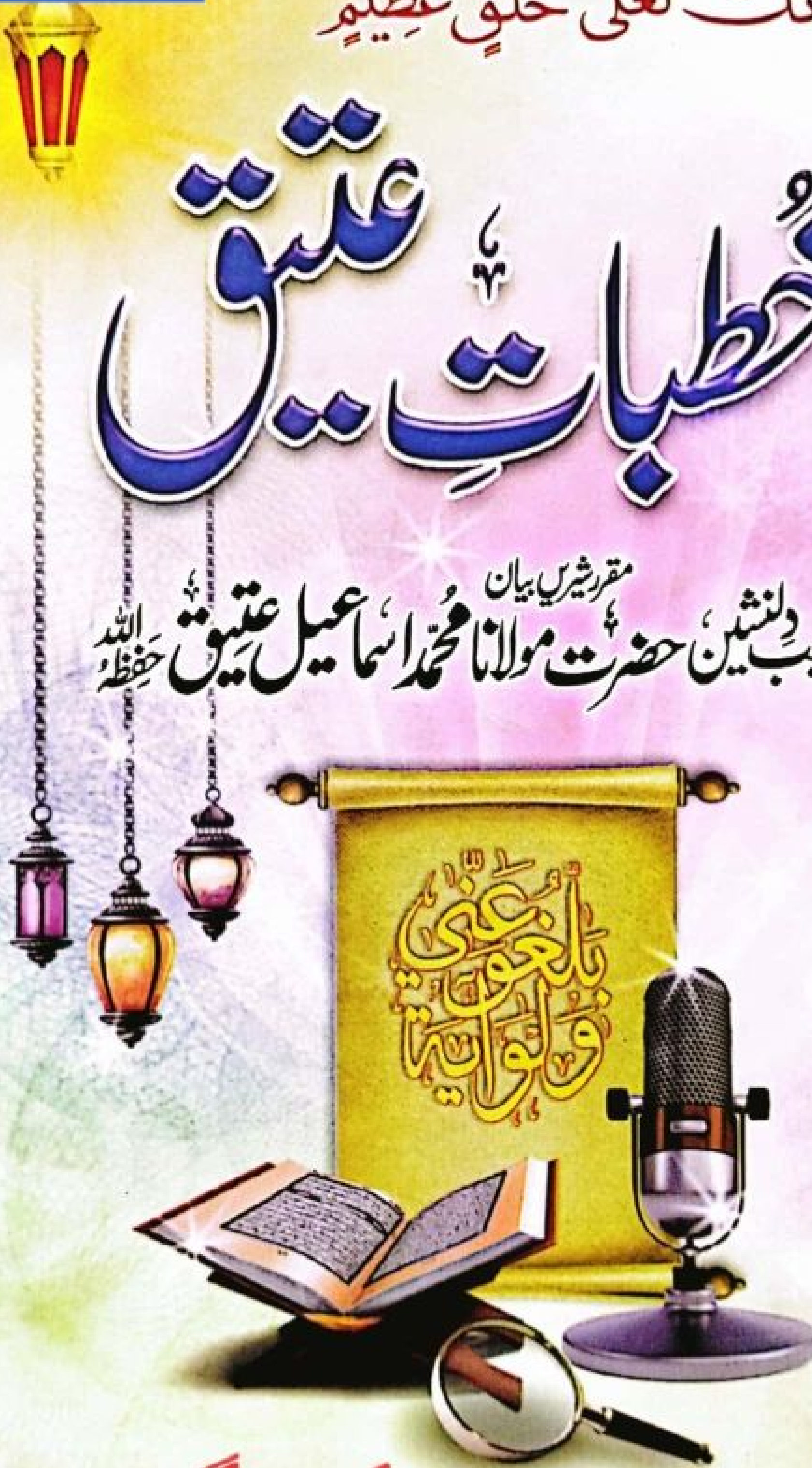
جلد نمبر-2

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ



خُطباتِ عتیقؔ

مقررِ شیریں بیان

خطیبِ دلنشیں حضرت مولانا محمد اسماعیل عتیق حفظہ اللہ

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

PDF - سکیننگ

محمد منشاء بلال

محمد تنویر لطیف

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریات)

"آپ نصیحت کیجیے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔"

خطبات عتیق

قاری محمد اسماعیل عتیق حفظہ اللہ

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد سند ربانی

نظر ثانی

قاری لیاقت علی باجوہ

کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ



ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... خطبات اسماعیل عتیق رحمہ اللہ
مصنف .... اسماعیل عتیق رحمہ اللہ
جمع و ترتیب .... میاں حافظ محمد ربانی
تعداد 800
ناشر .... مکتبہ ربانیہ
قیمت .... -/600 روپے

ضروری تحریر

فہرست مضامین جلد نمبر2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسنین کے نانا ﷺ کے غم

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا﴾ (الکھف : 6)

کسی کے آنسو سے ہزاروں دل تڑپتے ہیں
کسی کا عمر بھر رونا یونہی بے کار جاتا ہے

اللہ تعالی کی حمد و ثنا کبریائی بڑائی تعریفات اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات فاصل کے لیے ہے بے شمار لا تعداد درود و سلام امام الانبیاء، حبیب انبیاء دونوں جہانوں کے پیر رب کے حبیب جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے۔

حضرات آج کا موضوع حسنین سیدنا حسنین کے نانا علیہ السلام کے غم۔امام الانبیاء کے غم محسن انسانیت کے غم ۔حضرات،امام الانبیاء ﷺ کے غم دکھوں کا پریشانیوں کا غم دکھوں کا پریشانیوں کا غم آپ احباب کے سامنے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں انبیاء کے غم اولیاء کے غم حضرات صحابہ کے غم لیکن میں حسنین کے نانا کے غم کا تذکرہ آپ احباب کے سامنے قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرنا چاہتا ہوں ذرا محبت سے دل جمعی سے بیٹھو نبی پاک ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے حضرات کبھی خوشی کبھی غم انسان کی زندگی میں یہ حالات بدلتے رہتے ہیں ایام بدلتے رہتے ہیں کبھی اچھے دن کبھی برے دن کبھی بیماری کبھی خوشی کبھی تنگی کبھی پریشانی ایام بدلتے رہتے ہیں ان دنوں کو بدلنے والا کون ہے؟

﴿وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ (آل عمران : 140)

دنوں کو بدلنے والا اللہ رب رحمٰن ہے حضرات بندے کے درمیان ایام بدلتے رہتے ہیں خوشی غم کے اختیارات کا مالک اللہ ہے غور کرنا توجہ فرمانا قرآن کہتا ہے

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ﴾ (الانعام : 17)

دکھ آئیں غم آئیں پریشان آئے تمہاری پریشانیوں کو دور کرنے والا کون ہے؟ اللہ۔ حضرات قرآن کہتا ہے ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴾ (الانشراح : 5) پہلے تنگی پھر تنگی کے بعد آسانی حضرات تنگی کے بعد آسان بھیجنے والا کون ہے۔ اللہ۔ حضرات غور کرنا توجہ فرمانا قرآن کہتا ہے ﴿وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴾ (النجم : 43) لوگو وہی اللہ رلاتا ہے وہی اللہ ہنساتا ہے رلانے والا کون ہے؟ رلانے والا گرج کر بولو کون ہے؟ اللہ ہنسانے والا کون ہے؟ حضرات کبھی خوشی کبھی غم یہ انسان کی زندگی کا مجموعہ ہے اور پھر اس کائنات میں سب سے زیادہ غم کن لوگوں کو آئے ہیں وہ انبیاء کا طبقہ وہ نبیوں کا طبقہ ہے اللہ پاک نے اپنے پر اس کائنات میں سب سے زیادہ آزمائش دکھ پریشانی غم آئے انبیاء پر اور پھر تمام انبیاء کو جمع کر لیا جائے ان انبیاء میں سے اگر سب سے زیادہ آزمایا گیا ہے سب سے زیادہ دکھ پریشانی غم آئے ہیں تو نبی پاک محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات ہے۔ امام الانبیاء کے غم تمام نبیوں سے زیادہ حضرات اگر قرآن وسنت کا مطالعہ کیا جائے دیکھا جائے پیارے نبی کی پوری زندگی پر غور وفکر کی جائے کعبہ کے رب کی قسم امام الانبیاء کی زندگی میں او بھائی خوشیاں کم ہیں غم زیادہ ہیں پیارے نبی کی پوری زندگی کا مطالعہ کرو خوشیاں کم غم زیادہ ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا پیارے نبی جب دنیا سے تشریف لے گئے امی عائشہ نے آنسو بہا کر کہا لوگو آج وہ ہستی مبارک دنیا سے تشریف لے گئے جنہوں نے پوری زندگی میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تھا اللہ اکبر اللہ۔ حضرات کہیں پیارے نبی امت کے غم میں رو رہے ہیں حسنین کے نانا کے غم امام الانبیاء ﷺ کے غم۔

کبھی نبی رحمت حضرات امت کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں کہیں صحابہ کا غم کہیں اولاد کا غم غور کرنا توجہ فرمانا کہیں بیٹیوں کا غم کہیں رشتہ داروں کا غم کہیں اپنے صحابہ کا غم بیگانوں کا غم حضرات نبی ﷺ کے غم دکھ کا تذکرہ اللہ پاک نے اپنے قرآن میں فرمایا ہے۔ فرمایا سوہنیا کیوں اتنا رنج وغم کرتا ہے کیوں ان کی فکر کرتے ہو کہ یہ ایمان نہیں لے کر آتے اسی رنج میں اسی غم میں کہیں اپنے آپ کو ہلاک نہ کر بیٹھنا اللہ پاک نے امام الانبیاء کے غم کا تذکرہ فرمایا ہے حضرات سورۃ کہف پندرہویں پارہ آیت نمبر چھ ہے رب العالمین فرما رہے ہیں اے

میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ میرے محبوب اعلان فرما دو اے نوجوانو اور بزرگو آمنہ کے لعل کے رنج وغم اور دکھوں کا تذکرہ قرآن کہتا ہے

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا﴾ (الکھف : 6)

اللہ پاک نے اپنے آخری نبی کے دکھوں کا تذکرہ فرمایا ہے غموں کا تذکرہ فرمایا ہے قرآن کہتا ہے ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا﴾ (الکھف : 6) اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں سوہنیا تمہیں فکر ہے تمہیں رنج وغم ہے یہ جو غیر مسلم ہیں یہ حالت شرک میں ہیں ایمان نہیں لے کر آتے تمہیں ان کی فکر ہے حالات کہتے ہیں غم نہ کیا کرو فکر نہ کیا کرو میرے آقا کو فکر لگی ہے کہ جو جہنم کے کنارے پر پہنچ چکے ہیں میرے پاک نبی کو فکر ہے یہ جہنم سے مڑ کر جنت کے جی ٹی روڈ پر چڑھ جائیں جو شرک پر ہیں وہ توحید پر آ جائیں یہ میرے پاک نبی کو رنج اور غم ہے اللہ پاک نے اسی بات کا تذکرہ فرمایا ہے۔﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ﴾ یہاں امام الانبیاء کے غم کا تذکرہ ہے دونوں جہانوں کے پیر کی پریشانی کا تذکرہ ہے حضرات قرآن کا دوسرا مقام اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں کیسا عظیم الشان نبی ہے حریص بن کر آیا ہے میرے آقا حریص بن کر آئے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جہنم سے بچ کر رب کی جنت کے وارث بن جائیں قرآن کیا کہتا ہے بات دھیان سے سنو فرمایا:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبة : 128)

اللہ پاک نے آخری نبی جو امام الانبیاء ﷺ بن کر آئے کیسا عظیم نبی ہے رب فرماتے ہیں لوگو اے دنیا جہان کے لوگو! انسان کی جانوں میں سے اللہ نے ایک نبی بھیجا جو مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ جو جانوں سے بھی زیادہ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے اور ایمان والوں کو بھی اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہونا چاہیے حَرِيصٌ عَلَيْكُم حریص بن کر آیا

ہے دنیا کالالچ اور طمع نہیں ایک ہی لالچ اور طمع ہے زیادہ سے زیادہ لوگو! میری امت میں داخل ہو کر رب کی جنت کے وارث بن جائیں یہی میرے پاک نبی کا غم ہے یہ نبی پاک ﷺ کا دکھ ہے قرآن کہتا ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے دکھ اور غم کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں حضرات غور کرنا پہلا دکھ نبی پاک ﷺ کو امت کا ہے میرے آقا علیہ السلام امت کے غم میں رو رہے ہیں امت کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں اے نوجوانو ایک دن میرے پاک نبی قرآن کا مقام تلاوت کر رہے ہیں صحابہ بیان کرتے ہیں نبی پاک ﷺ نے قرآ پڑھا تلاوت کرتے کرتے آقا روئے جاتے ہیں ساتھ ساتھ تلاوت کرتے جاتے ہیں میرے پاک نبی کیا پڑھتے ہیں آقا کیا کہتے ہیں امام الانبیاء جناب محمد ﷺ سورۃ ابراہیم ہے، جناب ابراہیم علیہ السلام نبی کی دعا اپنی زبان پر لے کر آئے تو میرے آقا ﷺ تلاوت کرتے ہیں حضرات بات سننا حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی نے فرمایا تھا یا اللہ یہ بتوں نے شرک نے لوگوں کو بگاڑ دیا ہے یا اللہ یہ لوگ بگڑتے جا رہے ہیں جو میری تابعداری کرتے ہیں وہ میرے بندے ہیں جنہوں نے میری نافرمانی کی یا اللہ انہیں ہدایت عطا فرما ان پر اللہ اپنی رحمتیں نازل فرما دے یا اللہ ان کو ہدایت دے دے یہ جناب ابراہیم نبی علیہ السلام نے دعا کی ہے مسجد نبوی میں میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ قرآن کا یہ مقام پڑھتے ہیں سترہواں پارہ ہے میرے آقا ہاتھ اٹھا کر فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ کیا فرماتے ہیں فرمایا رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ (ابراھیم: 36) میرے پاک نبی قرآن کا یہ مقام پڑھتے جا رہے ہیں فرمایا:

﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (ابراھیم: 36)

اللہ ذوالجلال کے پاک نبی ﷺ قرآن کا یہ مقام پڑھتے ہیں روتے تلاوت کرتے کرتے دونوں جہانوں کے پیر قرآن پڑھتے پڑھتے حضرات اس کے بعد میرے پاک نبی نے قرآن کا ایک اور مقام پڑھا ہے اللہ فرماتا ہے:

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (المائدة : 118)

اللہ اگر تو معاف کر دے تو تیرے ہی بندے ہیں یا اللہ اگر معاف کرو در گزر کرو تو تیرے ہی بندے ہیں تو میرے آقا روتے روتے یہ قرآن کی آیتیں پڑھتے پڑھتے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور کیا فرماتے ہیں اللھم امتی اللھم امتی یا اللہ میری امت کو معاف کر دے آسمان والے رب نے جبرائیل سے فرمایا جاؤ جبرائیل جا کر میرے مصطفیٰ سے پوچھ کر آؤ محسن انسانیت کا غم امام الانبیاء کا غم آقا علیہ السلام رو رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام غمگین ہیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام آئے سوہنیا اللہ پاک نے بھیجا ہے کیوں رو رہے ہو بات کیا ہے سوہنیا آنسو بہانے کی وجہ کیا ہے تو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جبرائیل علیہ السلام میری امت کا مجھے فکر ہے اللھم امتی امت کی فکر لگی ہے تو جبرائیل جا کر کہتا ہے یا اللہ تیرا محبوب تو امت کے غم میں رو رہا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں جبرائیل جاؤ میرے محبوب سے کہہ دو سوہنیا امت کے غم میں نہ روئیں جیسے کہتے جاؤ گے میں رب ویسا کرتا جاؤں گا اللہ فرماتا ہے، سوہنیا! امت کے غم میں پریشان نہ ہو جیسے کہتے جاؤ گے ویسے ہی کرتا جاؤں گا اے نوجوانو آمنہ کے لعل ﷺ کو تمہاری فکر لگی ہے امت کی فکر لگی ہے

کدی منگ دے دعاواں بہہ کے یاراں دے وچ
کدی روندے جا کلے غاراں دے وچ
کتنا احساس سی امت دا پیر نوں
ساری عمراں تاں رب نوں مناندا گیا
جیہڑے کول آ گئے او صحابہ بنے
ٹکٹ جنت دے سوہنا عطاندا گیا

میرے پاک نبی امت کے غم میں رو رہے ہیں نبی پاک ﷺ امت کے لیے دعائیں کر رہے ہیں آنسو بہا رہے ہیں نوجوانو! رب کا واسطہ ہے جو نبی تمہارے غم میں اے میرے

بزرگو! جو نبی تمہارے غم میں رو رہا ہے اس نبی کا غم اٹھا نا رونا میں نے اور تم نے کیا قدر پائی ہے پیارے نبی ﷺ کو فکر لگی ہے امت کی امت کی فکر لگی ہے حضرات آؤ پھر تمہارا ذوق تازہ کروں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ

گھر بے مثال آقا دا
رتبہ کمال آقا دا
جنت نوں لے جائے گا
پیار میرے آقا دا

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾(آل عمران:31)

حضرات قرآن کہتا ہے اللہ پاک کی محبت چاہتے ہو اور رب کا پیار چاہتے ہو تو کیسے ملے گا؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں حضرات ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ میری پیروی کرو میرا کہنا مان لو اللہ پاک تم سے پیار کرنے لگ جائے گا نبی پاک ﷺ سے محبت پیار آپ ﷺ کی تابعداری حضرات جنت میں جانے کا ذریعہ اور سبب ہے

جنت نوں لے جائے گا
پیار میرے آقا دا

خدا کی قسم نبی پاک ﷺ کی محبت اور اس انداز سے پیار ہو کہ جان جاتی ہے تو جائے کائنات کے رشتے دار اپنے بیگانے سب کچھ چلا جائے پیارے نبی سے محبت سب سے زیادہ حتی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر پیار ہو کیوں؟ وہ نبی تمہاری خاطر غاروں میں بیٹھ کر روتا رہا ہے غور کرنا توجہ فرمانا میں یہ بتا رہا ہوں

گھر بے مثال آقا دا
رتبہ کمال آقا دا
غاراں دے وچ جا کے

قرآن پڑھ دے رہ
جو غاراں دے وچ جا کے
قرآن پڑھ دے رہ
امت لئی دعانواں
سرکار کر دے رہ
قرآن دا خلاصہ اے
اخلاق میرے آقا دا
رتبہ کمال آقا دا
گھر بے مثال آقا دا

وہ نبی علیہ السلام امت کے غم میں روتا ہے امت کے غم میں رو رہا ہے آنسو بہار رہا ہے یا اللہ میری امت اللہ پاک فرماتے ہیں سوہنیا فکر نہ کرو جیسے کہتے جاؤ گے میں ویسے ہی کرتا جاؤں گا حضرات بات سننا حسنین کے نانا کے غم امام الانبیاء ﷺ کے غم تم کہو گے حسنین رضی اللہ عنہما یہ جملہ کیسے انتخاب کیا حسنین کے نانا کے غم پیارے نبی علیہ السلام کو امت کا غم صحابہ کا غم اولاد کا غم یہ جملہ اس لیے بیان کر رہا ہوں رکھا ہے حضرات مضمون کا نام اس لیے رکھا ہے اس کائنات میں میرے آقا علیہ السلام کو حسنین رضی اللہ عنہما سے بہت پیار ہے حسنین رضی اللہ عنہما سے بہت محبت ہے حسنین رضی اللہ عنہما سے میرے آقا علیہ السلام کو عقیدت ہی بڑی ہے آقا علیہ السلام ان کو سینے سے لگایا کرتے ان کو چوما کرتے حسنین پاک رضی اللہ عنہما کا غم میرے پاک نبی علیہ السلام کو بھی برداشت نہیں کہ حسنین علیہ السلام کو تکلیف میرے پاک نبی علیہ السلام برداشت نہیں کرتے سنو ذرا غور سے میں بیان کر رہا ہوں حسنین کے نانا علیہ السلام کے غم نبی پاک ﷺ کے غم حضرات حسنین علیہ السلام کا نام بار بار اس گفتگو میں آئے گا وجہ کیا ہے امام الانبیاء ﷺ کو حسنین علیہ السلام سے بڑا پیار صحابہ کو حسنین علیہ السلام سے بڑا پیار نبی پاک ﷺ نے حسنین پاک علیہ السلام کی کبھی بات نہیں موڑی تھی صحابہ بھی حسنین علیہ السلام کی کبھی بات نہیں موڑتے تھے دونوں جملوں میں بات کو سمجھاؤں بات کو آگے بڑھاؤں حسنین

کے معنی حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین ، حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے نانا پاک جناب محمد ﷺ کے غموں کا تذکرہ میرے آقا کو حسنین رضی اللہ عنہما سے پیار اتنا

حسنین نوں نبی نے گودی وچ اٹھایا
منہ وچ دوناں دے اپنا ہے لعاب دہن پایا
حسنین نوں نبی نے جھولی وچ کھڈایا
حسنین دے آن سے خطبہ وی چھڈ کے آقا

دیکھو میرے پاک نبی ﷺ کا حسنین کریم رضی اللہ عنہما سے پیار حضرات محبت سے سنو حدیث پاک کا ترجمہ

حسنین کے آنے تے خطبہ وی چھڈ کے آقا
دوناں نواسیاں نوں ہے سینے دے نال لایا
حسنین نوں نبی نے وچ گودی دے اٹھایا
حسین نوں نبی نے جھولی دے وچ اٹھایا

میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں

حسن و حسین میری جنت دیاں بہاراں
امت نوں اپنی آقا نے ہے بتلایا
حسنین نوں نبی نے سینے نال لایا

اگلا جملہ بڑا کمال سبحان اللہ کی گونج پڑنی چاہیے

حسن و حسین جنت سردار نوجواناں
فاطمہ نے عورتاں دی زائی دا تاج پایا
حسنین نوں نبی نے سینے نال لایا

حضرات میں یہ بتا رہا ہوں حسنین کے نانا کے غم میرے پاک نبی کو امت کا غم ہائے میرے اللہ آؤ نا بات کو آگے بڑھاؤں حضرات خوشی اور غمی زندگی کا مجموعہ ہے کبھی دن اچھے

کبھی برے خدا کی قسم کبھی پریشانی کبھی دکھ ہر بندے کو دکھ آتا ہے ہر بندے کو پریشانی آتی ہے جتنے نبی آئے ہیں ہر نبی غموں میں مبتلا رہا لیکن سب نبیوں سے زیادہ غم اگر آئے ہیں تو وہ امام الانبیاء جناب محمد ﷺ کو میرے آقا علیہ السلام ابھی دنیا میں آئے نہیں حضرات بات سنو حسنین کے نانا پاک علیہ السلام کے غم میرے پاک نبی ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں آپ ﷺ کا باپ عبداللہ پہلے ہی فوت ہوگیا باپ عبداللہ چلا گیا خدا کی قسم کبھی خوشی کبھی غم دکھ پریشانیاں آتی ہیں کون ہے وہ بندہ جو کہے قاری صاحب مجھے کبھی کوئی دکھ نہیں آیا مجھے کبھی کوئی پریشانی نہیں آئی مجھے کوئی تکلیف نہیں آئی خدا کی قسم یہاں لوگ دکھوں کے ستائے پریشانیوں کے ستائے روزانہ ہی کہتے ہیں حضرت جی دعا کرنا اللہ مشکلات آسان کردے پریشانیاں آسان کر دے کہیں بیماری کا دکھ کبھی غربت کا دکھ کہیں اولاد کا دکھ کہیں اولاد ہے پر نافرمان ہے یہ دکھ خدا کی قسم کس کس دکھ کا تذکرہ کروں حضرات سفر کے دکھ جدائی کے دکھ بیماری کے دکھ پریشان کے دکھ اگر مال نہیں پھر بھی دکھ اگر رب نے زیادہ دے دیا ہے پھر بھی دکھ دکھوں نے ستا لیا ہے کسی کو دکھ زیادہ کسی کو کم دینے والا کون ہے؟ کسی کے غم زیادہ کسی کے کم ہر چیز اکجیسی نہیں خدا کی قسم ہر بندہ کے دن بدلتے رہتے ہیں پریشانیاں اور خوشیاں آتی رہتی ہیں حضرات پھر مولانا سعید الفت بڑی پیاری بات کر گئے ذرا تمہارے سامنے وہ پیش کروں تمہارا تاکہ سماں بن جائے

نہ ساری دنیا کوجی اے
نہ ساری دنیا سونی اے
نہ سارے چہرے ہس دے نے
نہ ہر اک صورت رونی اے
پنڈ دکھاں دی سر تے چاہ
جس ٹونی اے اس ٹونی اے
پیا بندہ پانویں کجھ کرے۔
جو ہونی اے سو ہونی اے

﴿وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ﴾ (آل عمران : 140)

دن بدلتے رہتے ہیں

پیا بندہ پانویں کجھ کرے
جو ہونی اے سو ہونی اے
کتے غماں تو چھٹی مل دی نئیں
کئی خوشیاں وچ اٹے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیاریر نقشے کٹے نے
ہے اکو ول انگوراں دی
کجھ کھٹے نے کجھ مٹھے نیں

حضرات بات سننا

کتے چیرے چوں چوں کر دے نیں
کتے رنگ ای رہندے اڈے نیں
کوئی وچ بڑھاپے جوان دسن
کئی وچ جوانی بڈھے نیں
کتے ٹانگے جوگے پیسے نئیں
کئی چڑھ جہازی اڈے نیں
واہ مولا توں اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نیں

اور بات بڑی اخیر ہے

ہتھ لایاں میلے ہندے کئی
کئی توے نالوں بہنے کالے نے

قدرتوں کا مالک کون ہے بولو؟ مرضیوں کا مالک کون ہے

ہتھ لایاں میلے ہندے کئی
کئی توے نالوں بہتے کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
کئی بہتے ای کرمانوالے نے
کتے لسی چین نوں مل دی نئیں
کئیاں کتے دودھی پالے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نے

حضرات بات سننا

کتے سونا سونا سونا اے
کتے کناں وچ پان نوں والے نئیں
کیتے اگلے ڈھنگ جڑ دی نئیں
کئی دیندے پھر دے چھٹے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نے
کتے غماں توچھٹی مل دی نئیں
کئی خوشیاں وچ اٹے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نے

میرے پاک نبی ﷺ کا غم امام الانبیاء کا غم کا تذکرہ کروں حضرات غم تو ہر بندے کو آتے ہیں میں نبیوں کے نبی کا دکھ بتا رہا ہوں پیارے نبی کا غم بیان کر رہا ہوں آقا دنیا پر آئے

نہیں میرے آقا کا ابو عبداللہ فوت ہو گیا باپ فوت ہو گیا میرے آقا جب پیدا ہوئے تو یتیم پیدا ہوئے حضرات بات سننا میرے پاک نبی کی عمر بڑھی جارہی ہے ادھر کیا ہے آپ کی عمر کوئی پانچ چھے سال کی ہوئی دیس سے پردیس مدینہ میں رہنے ننھیال کے پاس گئے ہیں اپنی والدہ سیدہ آمنہ کے ساتھ وہاں سے واپسی آئے میرے پاک نبی مقام ابواء پر آئے میرے آقا کی کوئی پانچ چھے سال کی عمر ہے حضرات بات سننا آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ اپنی ماں کے ساتھ ہیں بی بی ایمن بھی ساتھ ہے مقام ابواء پر ماں بیمار ہو گئی لوگو! ماں نبیوں کے نبی کی ہے ہائے میرے اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ماں بیمار ہوئی امی بیمار ہو گئی امی جان بیمار ہوئی ہیں میرے پاک نبی کبھی ماں کے دائیں جاتے ہیں کبھی بائیں چھوٹے چھوٹے نرم ہاتھوں سے میرے پاک نبی امی کو دبا رہے ہیں اے اماں اے اماں اللہ بڑیاں آسانیاں پیدا کردے گا اور ماں آمنہ محمد پاک ﷺ کا منہ ماتھا چومتی ہے کہتی ہے اے میرے پردیسی بیٹے! ابھی تم پیدا نہیں ہوئے تمہارا باپ فوت ہو گیا آج لگتا ہے جیسے میں بھی تمہاری ماں دیس سے پردیس جدائیاں دے کر جارہی ہوں ہائے میرے محمد ﷺ بیٹے تمہارا رب ہی وارث ہے میں تمہاری امی آمنہ دعا کرتی ہوں اللہ تمہیں عزتیں دے اللہ تمہیں ترقیاں دے اللہ تمہارا مقام بلند کردے میرے پاک ﷺ نبی ماں کے سرہانے کبھی دائیں کبھی بائیں کبھی ماں کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہیں کبھی ماں کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہیں ماں نے آخری ہچکیاں لیں ماں دعائیں کرتے کرتے اے میرے بیٹے باپ نے تمہارا چہرہ نہیں دیکھا میں نے تمہارا بلند و بالا مقام نہیں دیکھا اب خدا کے حوالے کر کے جارہی ہوں

بیٹھا رہ گیا کول میت دے
پاک رسول الٰہی
چھم چھم روندا

پاک نبی ﷺ روئے جاتے ہیں میت پاس پڑی ہے روئے جاتے ہیں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں خدا کی قسم ماں دعائیں دے رہی ہے ماں دعائیں دیتے دیتے چلی گئی

مکہ دور سے دور مدینہ

اے ماوؤں والو! خدا کی قسم یہ امام الانبیاء کی ماں کا تذکرہ کر رہا ہوں جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے اسی نبی پاک ﷺ کی ماں کا تذکرہ کر رہا ہوں میرے آقا کو ماں کی جدائی کا غم نبی کو باپ کی جدائی کا غم بات سننا

مکہ دور سے دور مدینہ

ہیساں خبر نہ کوئی

وچ پردیس جدائی والی

تے بات برابر ہوئی

میرے پاک نبی ﷺ یتیم ہو گئے میرے پاک نبی کو غم خدا کی قسم امت کا دولہا اماموں کا امام نبیوں کا نبی آج پردیس میں یتیم ہو گیا یہ میرے پاک نبی کا غم ہے یہ نبی پاک ﷺ کا دکھ ہے ماں فوت ہو گئی تمہیں پتہ ہے کہتے ہو نا اتنی گہری چھاؤں نہیں ملتی لوگوں دوسری مرتبہ ماں نہیں ملتی خدا کی قسم بڑے بڑے کہتے ہیں بڑے بڑے کہتے ہیں حضرت جی قاری صاحب ہماری ماں نے اچار کھا کھا کر چٹنی اور مرچیں کھا کھا کر ہمیں پالا سنبھالا ہے سنو خدا کا واسطہ ہے نوجوانو ادھر میری طرف دیکھو بات سنو بوڑھی ماں نے چٹنی اور مرچی کے ساتھ روٹی کھا کر بیٹوں کو پالا سنبھالا ہے اچار کے ساتھ کھا کر بیٹوں کی پرورش کی ہے بیٹے جوان ہو گئے اللہ ذوالجلعل کی قسم ہے باپ بھی محنتیں کرتا ہے خدا کی قسم بڑی محنتوں سے پالا وقت آیا اور بیٹے جوان ہوئے نوکریاں مل گئیں سرکاری محکموں میں نوکریاں کاروبار چلایا اب رب نے گاڑیاں بھی دے دی ہیں اور کوٹھیاں بھی دے دی ہیں بینک بیلنس بھی دے دیا ہے روزانہ صبح وشام سحری وافطاری مرغ چرغے اور بکرے چلتے ہیں خدا کی قسم ایک نوجوان اپنی اے سی والی گاڑی پچیس تیس لاکھ والی گاڑی میں اس جیسے گنہگار کو فرنٹ پر بٹھا کر اے سی چلا کر کہتا ہے قاری صاحب رب نے دیا تو بہت کچھ ہے ربّ نے بہت کچھ دیا ہے جب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا تب والدین زندہ تھے اور جب رب نے رزق میں

فراوانیاں پیدا کر دی ہیں بوڑھی ماں ہی چلی گئی باپ بھی فوت ہو گیا وہ ساری زندگی مرچی چٹنیاں اچار کے ساتھ روٹی کھاتے چلے گئے اب رب نے بہت کچھ دیا ہے میرا دل کرتا ہے کاش آج میری ماں زندہ ہوتی میرا باپ زندہ ہوتا میں اپنی گاڑی میں بٹھا کر کہتا ابو جان اے میری پیاری ماں بولو بتاؤ آپ کیا کھانا چاہتے ہیں آپ کے سامنے بکرا پیش کروں امی بتاؤ کپڑے کتنے جوڑے درجن دو درجن بیس تیس کپڑوں کے جوڑے چاہیے کونسی جوتی چاہیے کہتا ہے قاری صاحب والدین کی خدمت کرتا میں اپنے ابو کو حج کرواتا ماں کو حج کرواتا اپنی امی اور ابو کو عمرہ و حج کرواتا یہاں لوگوں کو کروا رہا ہوں کاش آج میری امی میرا ابو زندہ ہوتا ان کے پاؤں بھی دباتا ان کو حج و عمرہ کرواتا ان کو کھلاتا میں پوچھتا امی بتاؤ تمہیں کیا چاہیے میری ماں بول کر کہتی میں منٹ سے پہلے اپنی امی کی خواہش کو پورا کر دیتا میری ماں جو چیز بھی مانگتی میں حاضر کر دیتا اے نوجوانو! خدا کی قسم ایک بار والدین چلے جائیں دوبارہ نہیں ملتے؟ بولو ماں باپ چلے جائیں دوبارہ نہیں ملتے اگر زندہ ہیں تو خدمت کر لو اگر چلے گئے ہیں تو پھر دعائیں کر لو پھر تمہارا ذوق تازہ کروں حضرات ذرا محبت سے سننا پیار سے بات سنو

ماں باپ نے جنت دونویں
سانوں پاک نبی فرما گئے

تم جاگ کر سنو گے بیان کروں گا محبت سے سنو گے بیان کروں گا ورنہ جملے یہاں ہی روک دوں گا۔

ماں باپ نے جنت دونویں
سانوں پاک نبی فرما گئے
خدمت کیتی جنہاں
جنتاں اوہ پا گئے
ماں باپ نے جنت دونویں
سانوں پاک نبی فرما گئے

رب نے وچ قرآن دے دسیا
پالن ہار مربی تیرے
رحمت فضل کریمی بندیا
نعمت کو نہ وڑی تیرے
خون تے پسینے جیہڑے
تیرے لئی بہا گئے
ماں باپ نے جنت دونویں
سانوں پاک نبی فرما گئے
جیوندیاں نال وفاواں کر لے
مرن توں بعد دعاواں کر لے
اللہ کر دے رحمت ایہناں تے
رو رو عرض صداواں کر لے
اللہ رحمت کر دے ایہناں تے
رو رو عرض صداواں کر لے
او عتیق گل مک دی مکا گیا
ماں باپ نے جنت دونویں
سانوں پاک نبی فرما گئے
خدمت کیتی جنہاں
جنتاں او پا گئے
ماں باپ نے جنت دونویں
سانوں پاک نبی فرما گئے

میرے پاک نبی ﷺ ماں کی جدائی میں روتے رہ گئے نبی پاک علیہ السلام کا غم حضرات

مزید بات کو آگے بڑھاؤں میرے تمہارے مرشد پاک ﷺ اللہ پاک کی قسم ماں کی جدائی میں رو رہے ہیں ماں باپ کی جدائی کا غم حضرات بات کو آگے بڑھاؤں ایک وقت آیا میرے پاک نبی کی شادی ہوگئی سیدہ خدیجہ کے ساتھ اللہ پاک نے چار بیٹیاں دو بیٹے عطا کیے ہیں دونوں بچے بچپن میں فوت ہو گئے نبوت کا دسواں سال رمضان المبارک کی گیارہ روزوں کا مہینہ ہے رمضان کی گیارہ تاریخ سیدہ خدیجہ شعبہ ابی طالب کی گھاٹی سے باہر آئیں بیمار ہو گئیں چند دن بعد گیارہ رمضان کو فوت ہو جاتی ہیں میرے پاک نبی خدیجہ کی جدائی میں آنسو بہا رہے ہیں بیوی کا غم، ادھر کیا ہے چند دن گزرے ہیں پہلے چچا ابو طالب فوت ہو گئے حضرات پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی فوت ہوگئیں ایک ہی سال میں چچا کی جدائی کا غم ہے بیوی کی جدائی کا غم ہے اس سال کو عام الحزن غم کا سال کہا گیا ہے نبی پاک ﷺ کو دو دو غم آئے دو دو پریشانیاں آئیں ایک تو سیدہ خدیجہ کی جدائی کا غم دوسرا چچا ابو طالب کی جدائی کا غم دونوں ہی میرے پاک نبی کے دست و بازو ہیں دونوں ہی میرے پاک نبی ﷺ کے حضرات دکھوں سکھوں میں آسانی میں کندھے سے کندھا ملانے والے یہ نبی پاک ﷺ کو غم ہے ادھر کیا ہے حضرات بات سنتے جانا اللہ نے میرے پاک نبی ﷺ کو ماریہ سے ایک بیٹا عطا فرمایا اولاد کے غم اولاد کے غم ہیں میرے نبی ﷺ کو اللہ نے ایک بیٹا جس کا نام ابراہیم رضی اللہ عنہ ہے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا میں سے اللہ نے عطا فرمایا ہے سن آٹھ ہجری میں یہ بچے کی عمر اٹھارہ ماہ کی سترہ اٹھارہ ماہ کی عمر ہوتی ہے اس کا نام ابراہیم رضی اللہ عنہ بن محمد ہے میرے پاک نبی ﷺ کو بڑا پیار ہے میرے پاک پیغمبر کا بڑا دلارہ ابراہیم اولادوں والو! بیٹوں والو! بیٹیوں والو! بات سنو پاک نبی ﷺ کا بیٹا بیمار ہوگیا نبی پاک ﷺ نے گود میں اٹھایا ہے ابراہیم رضی اللہ عنہ ہچکیاں لیتے لیتے ہچکولے لیتے لیتے سانسوں والی ڈور ٹوٹ گئی انا للہ وانا الیہ راجعون نبی پاک ﷺ بیٹے ابراہیم کی جدائی میں رو رہے ہیں نبی پاک ﷺ کا غم آقا کی بیوی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ابراہیم کی ماں روئے جاتی ہے میرے آقا ﷺ نے دیکھا فرمایا ماریہ رضی اللہ عنہا حوصلہ کرو اللہ پاک کی مرضیاں ہیں اور ساتھ میرے پاک نبی ﷺ نے دو

چار جملے بولے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی جدائی میں غم میں نڈھال ہیں میرے تمہارے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں اے بیٹے ابراہیم جدائی دے کر باپ کو غموں میں نڈھال کر گئے ہو آج تمہارے باپ پر غموں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اے ابراہیم رضی اللہ عنہ تمہاری جدائی نے آج دل میں غم اور آنکھوں میں آنسو جاری کر دیے ہیں ابراہیم میں تمہاری جدائی میں آنسو بہا رہا ہوں دل میں غم ہے پر میں زبان سے ایسے جملے نہیں کہوں گا جس کی بنا پر اللہ پاک ناراض ہو جائیں میں وہی جملے وہی بات کہوں گا جس کو سن کر اللہ پاک راضی ہو جائے حضرات نبی پاک ﷺ کو بیٹے کی جدائی کا غم پورے مدینے میں غم کی فضا، پھر اسی دن سورج کو گرہن لگ گیا سورج گرہن لگ گیا لوگ کہتے ہیں نبی پاک کا بیٹا فوت ہوا اس لیے بہت بڑی ہستی فوت ہوئی ہے اس لیے سورج گرہن لگ گیا ہے نبی پاک ﷺ نے حالت غم میں بڑا شاندار خطبہ دیا آقا ﷺ فرماتے ہیں لوگو! آقا ﷺ روتے ہیں ساتھ فرماتے ہیں لوگو! بڑی سے بڑی ہستی فوت ہو جائے سورج چاند ستاروں کا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ تو اللہ پاک کی نشانیاں ہیں یہ گرہن تو قدرت کی طرف سے لگا ہے میرے بیٹے ابراہیم کی وفات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ماں رو رہی ہے بہنیں رو رہی ہیں نبی پاک ﷺ رو رہے ہیں جو آیا ہے جانے کے لیے آیا ہے یہاں کوئی ہمیشہ کے لیے رہنے آیا؟......نہیں

اس جگ اتے بندیا پروہنا توں آیا
پر دنیاں نوں جانا پینڈا اے
ایتھے کسے وی نئیں پکا ڈیرہ لایا
پروہنیاں نوں جانا پینڈا اے
تینوں کندھا دے کے ٹورنا جہان نے
مٹی تھلے آنا تیری اس اچی شان نے
تیرے عملاں نے رہنا اے بقایا
پروہنیاں نوں جاندا پینڈا اے

اس جگ وچ بندیا پرونا اے تو آیا
پرونیاں نوں جانا پینڈ اے
ایتھے سکے وی نئیں پکا ڈیرہ لایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
دیکھ لیا اکھاں نال عام نظارہ اے
دیکھ لیا اکھاں نال آپ میں نظارے اے
ٹر گیا میرے کولوں بیٹا پیارا اے
ٹر گیاں میرے کولوں ابو پیارا اے
ٹر گیا میرے کولوں بھائی پیارا اے
اس دل نوں میں بڑا سمجھایا
پرونیاں نے چلا جانا اے
اس جگ وچ بندیا پرونا تو آیا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
ادھی راتی اٹھ کے تے کراں ایہہ دعا اے
اللہ میرے ابو نوں جنت عطائے
اللہ میرے بیٹے نوں جنت عطائے
ادھی راتی اٹھ کے کراں اے دعا اے
اللہ میرے بھائی نوں جنت عطائے
ایہناں ہتھاں نال میں تے آپ دفنایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
ایتھے کسے وی نئیں پکا ڈیرہ لایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے

تیرے عملاں نے رہنا اے بقایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
پچھوں اوناں مانواں کر لوں
اوناں دا کی حال اے
ٹر گیا جہاں کولوں
سوہنا پیارا لعل اے
اوناں مانواں نے وی دکھ سینے لایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
اس جگ وچ بندیا پرونا توں آیا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے

میرے پاک نبی کا بیٹا فوت ہوا خدا کی قسم نبی پاک ﷺ کو اولاد کا غم بیٹوں کا غم پہلے دو بیٹے رب نے دے دے کر بلا لیے پھر تیسرا بیٹا بھی بلا لیا حضرات بیٹوں کا غم امام الانبیاء جناب محمد ﷺ خدا کی قسم میرے پاک نبی ﷺ کو بیٹوں کا غم میرے آقا میدان بدر کو جا رہے ہیں آپ ﷺ کی بیٹی رقیہ بیمار ہو گئیں آقا ﷺ فرماتے ہیں عثمان یار تم رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی رہو اپنی بیوی کے پاس رہو اس کی تیمارداری کرو اللہ پاک تمہیں میدان بدر میں مجاہدین کے برابر ثواب عطا کر دے گا وہ جو تین سو تیرہ ہیں ان کے برابر اجر مل جائے گا میرے پاک نبی کا یار عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس موجود ہے ادھر بدر میں اللہ پاک نے کامیابیاں دی ہیں اللہ پاک نے عزتیں دی ستر قیدی بنا لیے ستر کو جہنم بھیج دیا آقا مدینے واپس آئے مدینہ کے باہر ایسے صحابہ دوڑ کر آئے مبارک ہو مبارک ہو بدر میں کامیابی ہوئی ہیں میرے پاک نبی اسی مدینے میں لوگوں میں نظریں ڈال ڈال کر نبی پاک ﷺ دیکھ رہے ہیں آقا دیکھ رہے ہیں صحابہ پوچھتے ہیں آقا کیا دیکھ رہے ہو کیا ڈھونڈ رہے ہو دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں پروانو میری بیٹی رقیہ عثمان کو ڈھونڈ رہا ہوں ایک بول کر کہتا ہے

سوہنیا رقیہ آپ کی بیٹی فوت ہو گئی جنازہ بھی ہو گیا اسے دفن بھی کر دیا گیا ہے نبی پاک ﷺ نے بیٹی کی وفات کی خبر سنی بیٹی کی جدائی کے غم نے نبی پاک ﷺ کو نڈھال کر دیا حضرات بات سننا بیٹی رقیہ کا غم میرے آقا روتے روتے قبرستان چلے جاتے ہیں صحابہ ساتھ ہیں رقیہ بیٹی کی قبر پر جا کر دعا کی ایک جملہ بولا عورتیں مرد پورا مدینہ جمع ہے میرے پاک نبی فرماتے ہیں بیٹی رقیہ ابو کا انتظار بھی نہیں کیا اے بیٹی میں بدر کی لڑائیاں لڑنے گیا ہوں تم یہاں بیماری میں فوت ہو گئی ہو اے بیٹی تمہاری قسمت بڑی عجیب ہے جب تمہاری ماں خدیجہ فوت ہوئی تم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ گئی تھی ماں کا آخری دیدار نہیں کیا اے بیٹی رقیہ آج خود دنیا سے چلی گئی ہو تیرا باپ محمد ﷺ بدر کی لڑائیاں لڑنے گیا ہے باپ نے تیرا آخری دیدار نہیں کیا آقا ﷺ فرماتے ہیں عثمان بن معظون رضی اللہ عنہ ایک مہاجر صحابی ہے یہ مردوں میں سے پہلے فوت ہوا ہے عورتوں میں سے دوسرے نمبر پر رقیہ رضی اللہ عنہا، آقا ﷺ فرماتے ہیں اے رقیہ رضی اللہ عنہا بیٹی عثمان رضی اللہ عنہ بن معظون وہ بھائی پہلے فوت ہو گیا ہے دوسرے نمبر پر تم جدائی دے کر چلی گئی ہو پورے مدینے میں آنسو کی ہچکیاں اور سسکیاں نکل گئیں لوگ روتے ہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آ کر میرے پاک نبی ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئیں نبی پاک ﷺ بیٹی کی قبر کے پاس بیٹھے ہیں آقا قبر پر مٹی چڑھا رہے ہیں آقا فرماتے ہیں رقیہ ابو کا انتظار نہیں کیا تو فاطمہ کہتی ہیں بابا ابو جان بہن رقیہ آپ کی جدائی میں بہت تڑپتی رہی ہیں بابا روتے روتے بہن دنیا سے چلی گئی ہے اور کہتی تھی ابو کو میرا سلام کہنا مجبور بیٹی خدا کی قسم موت ملاقات کی مہلت نہیں دیتی موت ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دیتی فاطمہ کہتی ہے بابا رقیہ آپ کو سلام دے رہی تھی دنیا سے جا چکی ہے میرے نبی کا بیٹی رقیہ کے غم میرے مصطفیٰ ﷺ کو ساری زندگی دیکھو غم زیادہ ہیں خوشیاں کم ہیں نبی پاک ﷺ کے غم زیادہ خوشیاں کم میرے پاک نبی ﷺ کی بڑی بیٹی زینب کو حبار بن اسود نے نیزہ مارا مکہ سے لمبا سفر طے کر کے پر بیٹی ایسے کپڑا باندھا مدینے آئی اور میرے پاک نبی باہر بیٹی کا انتظار کر رہے ہیں اونٹ جیسے جیسے قریب آتا ہے آج بیٹی اڑھائی پونے تین سال

بعد آئی ہے اپنے ابو بابا سے ملاقات کرنے لگی ہے ایسے دور سے دیکھتی ہے وہ صحابہ میں میرا ابو محمد ﷺ کھڑا ہے بیٹیوں والو بات سنو نبی پاک ﷺ شہر سے نکل کر بیٹی زینب کے انتظار میں کھڑے ہیں جیسے جیسے اونٹ قریب آتا ہے میرے آقا کا دل بیٹھتا جاتا ہے اونٹ قریب آیا اونٹ کو بٹھایا گیا زینب اونٹ سے نیچے اتر کر میرے پاک نبی کے سینے سے لگ گئی خدا کی قسم زینب میرے آقا کی سب سے بڑی بیٹی ہے تمہیں پتہ ہے دکھی سر ہو محبت بھری گود مل جائے آنسوں تو خود بخود نکل آتے ہیں زینب چیخیں مار کر روئے جاتی ہے بیٹی روئے جاتی ہے آنسو بہائے جاتی ہے نبی پاک ﷺ بیٹی کا ماتھا چومتے ہیں اس کی پیشانی پے بوسہ لیا اور بیٹی کی ہچکیاں نکلتی جا رہی ہیں آقا فرماتے ہیں اے بیٹی زینب بیٹا حوصلہ کرو بات کیا ہے اب تو اپنے باپ کے پاس آ گئی ہو تو بیٹی نے زخموں سے کپڑا ہٹایا کہتی ہے ابو جی یہ دیکھو نا زخم آقا فرماتے ہیں بیٹی جلدی بتاؤ یہ زخم کس نے لگائے ہیں زینب کہتی ہے بابا میرا کوئی قصور بھی نہیں میری غلطی بھی کوئی نہیں ہائے بابا میں مکہ سے نکلی تو حبار بن اسود نے نیزہ مارا ہے ابو جی میرے پیٹ میں بچہ تھا حمل بھی ضائع ہو گیا ہے حبار نے بڑا ظلم کیا ہے ابو جی آپ تو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئے ہو پیچھے مکہ والوں نے آپ کی پردیسن بیٹی کو بڑا ستایا ہے بابا آپ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے ابو میں کون سا دکھ بتاؤں انہوں نے وہ کونسا طعنہ ہے جو مجھے نہیں دیا بابا انہوں نے بڑا ستایا ہے آج نیزے اور خنجر مارے ہیں دکھ بھری داستان بیٹی کی داستان سنو اے نوجوانو! خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں بیٹیوں کے صدمے والدین کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتے ہیں بیٹیوں کے صدمے بیٹیوں کے دکھ ماں باپ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتے ہیں خدا کی قسم ہے لوگو میں دعا کرتا ہوں یا اللہ اگر بیٹیاں دو تو بیٹیوں کے دکھ نہ دینا بیٹیوں کے مقدر اچھے بنانا (آمین) رمضان کا مہینہ ہے ایک ماں رو کر کہتی ہے قاری صاحب بیٹی کی شان بیان کر دو بیٹیوں کے دکھ ہی بہت زیادہ ہیں قاری صاحب بڑی شان بیان کر دو بیٹیوں کے دکھ نے کمر توڑ دی ہے روٹیاں حرام ہو گئیں سحری افطاری ختم ہو گئیں میں نے کہا ماں بات کیا ہے کہتی اللہ جانے کیا بن گیا چوتھا پانچواں روزہ تھا بیٹی نے روزہ بھی رکھا ہے

افطاری بھی کی ہے رات لیٹ گئے ہیں صبح دن چڑھا ہے بلکہ سحری کا وقت ہے اٹھے ہیں تلاش کیا ہے چارپائی خالی ہے بڑی کوشش کی پتہ نہیں چلا آخر کار پتہ چلا وہ بیٹی جس کی عمر تیئس سے چوبیس سال ہے جسے میں نے اتنے دکھوں سے اپنے پیٹ میں رکھا خون پلایا یہ بچی بن کر دنیا میں آئی میں نے چھاتی کا دودھ پلایا سکول کالج مدرسے کی تعلیم دلوائی قرآن پڑھایا رنگ برنگے سوٹ پانچ سات بھائیوں کی ایک ہی بہن تھی بڑے چاہ اور بڑے لاڈ ننھیال کو بھی پیار اور دادھیال کو بھی پیار بھائیوں کو بھی پیار والدین کو بیٹی سے بڑی آس امیدیں ہماری بیٹی اچانک اللہ جانے کیا بن گیا ہم پر پریشانی قیامت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اپنے آشنا کے ساتھ بوڑھے والدین کو رلاتے ہوئے رمضان کے مہینے میں صدمہ دے کر بھاگ گئی، اے نوجوانو والدین کا خیال کرو اے میری بیٹیو بہنو! جس باپ نے پالا سنبھالا جس والدین نے اتنی مشکلوں میں پریشانیوں میں پرورش کی آج جوان ہو گئی ہو دو چار دن کسی سے غلط رابطہ ہو رہا ہے والدین کی محبت باپ کی محبت بھائیوں کی محبت چھوڑ کر غیر کے ساتھ بھاگ گئی خدا کی قسم جب اس طرح کے صدمے والدین پر آئیں والدین کی روٹیاں حرام ہو جاتی ہیں جن کی جوان بیٹی عزت برباد ہو جائے بھائی گلیوں میں چلنے کے قابل نہیں رہتے والدین گلیوں میں نکلنے کے قابل نہیں رہتے کہتی ہے ہماری عیدیں حرام دن گزرتے جاتے ہیں کوئی پتہ نہیں چل رہا وہ بھاگ گئی ہمیں بدنام کر گئی برادری میں ہماری ناک ڈبو گئی قاری جی بیٹی کی شان بیان کر دو یہ دعا بھی کیا کرو یا اللہ اگر بیٹیاں دو تو ان کے نصیب بھی اچھے بنا دو یا اللہ بیٹیوں کی چادروں اور ہماری چاردیواریوں کی حفاظت فرما (آمین) اللہ جن کو نہیں دی ہیں اے اللہ ان کو قرآن وسنت کے مطابق اسلامی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما (آمین) بیٹیوں کے بڑے صدمے بیٹیوں کے بڑے دکھ ہیں بیٹیوں کے دکھ والدین کی گلیوں کا تنکا بن کر رکھ دیتے ہیں میرے آقا کی بیٹی خدا کی قسم یہ تو نبی پاک ﷺ کی بیٹی ہے نبی پاک ﷺ کی بیٹی ہے یہ جنتی شہزادی ہے میرے آقا بیٹی کے غم میں رو رہے ہیں فرماتے ہیں بیٹی زینب حوصلہ کرو دونوں جہانوں کے پیر نے اسی غم میں فرمایا اے میرے صحابہ حبار بیت اللہ کے غلاف

ہے بھی چھٹ جائے اسے پکڑ کر زندہ جلا دینا اسے قتل کر دینا چھوڑ نا مت نبی پاک ﷺ کو بیٹوں کا غم بھائی ٹائم ختم ہو رہا ہے میں کس کس غم کا تذکرہ کروں میدان احد میں نبی پاک ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے خدا کی قسم آپ ﷺ کا ماتھا شہید ہو گیا بڑے بڑے ستر صحابہ شہید ہو گئے میرے آقا لاشوں کا معائنہ کر رہے ہیں سب سے بڑا غم نبی پاک ﷺ کو زندگی میں سب سے بڑا غم جس نے نبی کے دل کو ہلا دیا ہے نبی پاک ﷺ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے وہ نبی کا غم کیا ہے آقا احد کے میدان میں لاشوں کا معائنہ کر رہے ہیں ایک لاش کے پاس گئے ہیں جس کا ناک کان کاٹا گیا ہے ہونٹ دانت توڑے گئے ہونٹ کاٹے گئے سینہ چیر کر دل کلیجہ نکال لیا گیا ہے ہندہ نے چبا لیا ہے انگ انگ پاؤں پاؤں تھا کہ پاؤں کی انگلیاں کاٹ کر دھاگے میں پرو کر گلے کا ہار بنا لیا گیا ہے چہرہ بگاڑا گیا ہے نبی پاک ﷺ پاس آئے دل ہل گیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں یہ کون ہے یہ لاش کس کی ہے ایک کہتا ہے سوہنیا کیا آپ ﷺ نے نہیں پہچانا اے محبوب ﷺ رب کعبہ کی قسم ہے یہ آپ کا پیارا چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہے یہ حمزہ رضی اللہ عنہ ہے بہادر حمزہ ہے شیر خدا حمزہ ہے آپ کا چچا حمزہ ہے جناب محمد نے چچا کا نام سنا ہے آپ کو چکر آ گئے لڑکھڑا گئے دل پر ہاتھ رکھا ہے ٹانگوں ہاتھ پاؤں میں طاقت ختم ہو گئی ہے نبی پاک ﷺ نڈھال ہو کر زمین پر بیٹھ جاتے ہیں اتنا بڑا غم حمزہ کون ہے؟ اتنا بڑا بہادر ہے خدا کی قسم قتل کرنے والا کہتا ہے اگر میں سامنے ہو کر لڑتا کسی ماں نے ایسا بیٹا پیدا ہی نہیں کیا جو امیر حمزہ کا مقابلہ کرے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں میں تلواریں پکڑ کر لڑا کرتے اور دشمنوں کی گردنیں خون اور جسم کی بوٹیاں اڑ اڑ کر میدان میں ایسے گرتیں جیسے جنگل میں طوفان آئے درختوں کے پتے گرا کرتے ہیں تو میرے آقا روئے جاتے ہیں اے صحابہ پتہ ہے حمزہ کون ہے ایک نہیں مجھ سے کئی رشتے ایک تو میرا سگا چچا تھا دوسرا میرا صحابی تھا تیسرا جس ماں کا میں نے دودھ پیا اسی ماں کا دودھ چچا امیر حمزہ نے پیا یہ میرا رضاعی بھائی تھا چوتھا پروانو ابھی میں پیدا نہیں ہوا میرا باپ عبد اللہ پہلے فوت ہو گیا تو کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے کاش آج ابو ہوتا میں کبھی مجھے خیال آتا تم اولاد بیٹے جب جوان ہوں تو خیال آ ہی جاتا ہے کاش آج ابو ہوتا میں

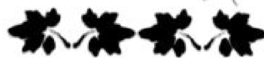
اس کی خدمت کرتا پتہ نہیں ابو کا چہرہ کیسا خدا کی قسم آقا فرماتے ہیں اے لوگو! جب مجھے باپ عبداللہ کی یاد آتی میں اپنے چچا امیر حمزہ کا چہرہ دیکھ کر سینہ ٹھار لیتا میرے باپ جیسے چچا امیر حمزہ کو قتل کرنے کے بعد دشمنوں نے لاش کو بگاڑ دیا ہے لاش کا مثلہ کر دیا ہے آقا روئے جاتے ہیں نبی پاک ﷺ کو چچا کی شہادت کا غم ہے ادھر آقا ﷺ کی پھوپھو نبی پاک ﷺ کی پھوپھو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اسے پتہ چلا، اے صفیہ تمہارے بھائی کو کسی نے شہید کر دیا ہے اور لاش دیکھنے والی نہیں ہے بہن بھائی کا آخری دیدار کرنے چل پڑی تمہیں پتہ ہے بہنوں کو بھائی بڑے پیارے ہوتے ہیں

شالا مرن نا ویر ایہناں بہناں دے
تے بہناں نا ہون نمانیاں
شالا ویر نہ وچھڑن ایہناں بہناں دے
تے بہناں نا ہون نمانیاں
جہناں بہناں دے ویر کوئی نئیں
اوناں دنیا تے کی دیسنا

صفیہ رضی اللہ عنہا آ رہی ہے میرے نبی پاک ﷺ کی نظر پڑی آقا فرماتے ہیں اے زبیر جاؤ اپنی ماں کو روکو بہن اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر برداشت نہیں کر سکے گی جاؤ روک دو لاش پر نہ آئے زبیر دوڑے اے ماں نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے لاش نہ دیکھنا قریب نہ آنا تو صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی بیٹے زبیر جاؤ میرے بھتیجے محمد ﷺ کو پیغام دو سوہنیا آرڈر کرو میں حمزہ کی بہن یہاں سے ہی واپس چلی جاؤں گی پر سوہنیا رب کا واسطہ ہے آج میرے بھائی نے من مٹی کے نیچے آ جانا ہے میں نے رونا نہیں پیٹنا نہیں ماتم نہیں کرنا مجھے اجازت دے دو میں اپنے بھائی کی لاش دیکھ لوں میرے آقا فرماتے ہیں ٹھیک ہے پھر جو صبر کرنا تمہیں اجازت ہے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن روتے روتے آنسو بہاتے اپنے بھائی کی لاش پر آئی ہے لاش کو دیکھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو گئی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو صفیہ واپس چلی گئی آقا فرماتے ہیں

پروانو ان شہدا کی لاشوں کے کفن دفن کا انتظام کرو کفن و دفن کا انتظام کیا گیا ستر شہدا ہیں سب کو کفن پہنائے گئے امیر حمزہ کی باری آئی اے حسنین کے نانا کے غم سننے والو نبی پاک ﷺ کے دکھوں کا تذکرہ سننے والو نبی پاک ﷺ کے غموں کا تذکرہ سننے والو دل پر ہاتھ رکھ کر بات سنو میں بات کو ختم کروں میرے پاک نبی فرماتے ہیں لاشوں کو کفن دو ان کو کفن کر دفن کیا جائے رب کعبہ کی قسم مصعب بن عمیر کی لاش اور امیر حمزہ کی لاش پڑی ہے اور چھوٹی چھوٹی دو چادریں آئی ہیں کفن کے لیے کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے امیر حمزہ کے سر پر دیا جاتا ہے پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں پاؤں پر کفن کا کپڑا دیا جاتا ہے سر ننگا ہو جاتا ہے تو میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں کوئی اور کپڑا ہے تو لے آؤ میں شہیدوں کے سردار چچا کی لاش پر کفن ڈال دوں خدا کی قسم تلاشی کی گئی کوئی کپڑا کفن کے لیے میسر نہ آیا نبی پاک ﷺ کو پھر شہادت کے بعد صدمہ اور دکھ دل ہل گیا جھٹکا لگا اور میرے آقا زمین پر بیٹھ گئے فرماتے ہیں چچا آج کن حالات سے گزر رہا ہوں کن مجبوریوں میں ہوں چچا تمہیں دینے کے لیے محمد کے پاس مکمل کفن بھی موجود نہیں امام الانبیاء کے غم دکھوں کا تذکرہ خدا کی قسم پوری زندگی دیکھو خوشیاں کم غم زیادہ ہیں آقا رو کر فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم چچا کے چہرے پر کپڑا دے دو پاؤں پر گھاس کاٹ کر پھینک دو اسی طرح امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا حضرات بات ہوتی رہے بات ختم نہیں ہوتی آخری پیغام دوں بات ختم کر دوں قرآن کہتا ہے ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا﴾ (الکھف : 6) امام الانبیاء کے غم حسنین کے نانا محمد ﷺ کے غم پوری زندگی دکھوں میں غموں سے بھری پڑی ہے غم زیادہ خوشیاں کم دعا کرو اللہ نبی پاک جس طرح غموں پر صبر کرتے رہے ہیں رب ہمیں بھی صبر کی توفیق نصیب فرمائے (آمین) حوصلے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین) نبی پاک ﷺ کے نقش قدم پر چل کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (سورۃ الجمعۃ : 8)

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یہ
جیسے بچھڑے ہوئے اک زمانہ ہوا
اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

اللہ تعالی کی حمد وثنا حمدیں ثنائیں کبریائی بڑائی تعریفات اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات کے لیے ہے بے شمار لا تعداد درود وسلام امام الانبیاء آمنہ کے لعل نبی بے مثال جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے۔

حضرات مضمون تم احباب نے اشتہار پر پڑھا ہے۔اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں۔

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

بار بار میری گفتگو میں یہ جملہ دوہرایا جائے گا اور اس حوالے سے آج چند گزارشات معروضات اور پھر ان شاء اللہ میں بڑے ادب سے اپیل کروں گا محبت سے ہوشیار ہو کر بیٹھو حضرات رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ نیکیوں کے موسم بہار نیکیوں کے سیزن والا مہینہ پہلے انتظار تھا رمضان آرہا ہے رمضان آرہا ہے آکر چلا بھی گیا آج صبح سحری بھی آخری اور آج

شام کو افطاری بھی آخری اور جمعہ بھی آخری اور میرا تمہارا کسی کا بھی آخری دن ہو سکتا ہے اگر رب زندگی دے تو اللہ پاک کی مرضی ہے آئندہ سال رمضان میں برکتیں حاصل کرنے کی توفیق دے یہ بھی ہو سکتا ہے کئی پچھلے سال موجود تھے آج کوئی نہیں اور جو آج موجود ہیں پتہ نہیں اگلے سال رہنا ہے یا نہیں رہنا یہ رب ہی بہتر جانتا ہے اللہ کرے اللہ پاک زندگی دے اسلام والی موت دے ایمان والی حضرات موت ایک ایسا مسئلہ ہے جو آیا جانے کے لئے آیا کوئی ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا نیک بہت زیادہ نیک ہیں گنہگار بہت زیادہ گنہگار ہیں نہ گنہگار نے رہنا نہ نیکوکار نے رہنا نہ خواتین نے رہنا ہے نو بچوں نے اور نہ ہی بوڑھوں نے موت نہیں دیکھتی کہ یہ بچہ ہے موت نہیں دیکھتی کہ یہ بوڑھا ہے موت نہیں دیکھتی باپ ہے چلا گیا بچے یتیم ہو جائیں گے ماں چلی گئی بچے رل جائیں گے یہ بچہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہے یہ دنیا میں بھی نہیں آیا فوت ہو گیا ہے موت نہیں دیکھتی یہ مسافر ہے موت کسی کی ضرورتیں نہیں دیکھتی حضرات موت نہیں دیکھتی خطیب ہے، فوت ہو جائے گیا پیچھے کیا بنے گا نا نا موت نہیں دیکھتی جماعت کے افراد فوت ہو جائیں گے حضرات جو ٹائم جس کا جہاں پروردگار نے جس حال میں لکھ دیا ہے موت نے آکر دبوچ لینا ہے نیچے گاڑھ دیتے ہیں اور بھائی اس میں کسی کو اختلاف نہیں باقی ہر مسئلے میں اختلاف ہو سکتا ہے موت میں کافروں کو بھی اختلاف نہیں وہ بھی جانتے ہیں موت نے آنا ہی آنا ہے موت سے کوئی بھاگ سکتا؟ بولو جب جانا ہی جانا ہے پھر کیوں نہ قبر حشر کی تیاری کی جائے آخرت کی تیاری کی جائے اس حال میں موت آئے کہ جنت کے دروازے کھل جائیں عرش والا رب راضی ہو جائے حضرات ادھر روح نکلے ادھر آواز آئے ﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾ (الفجر : 27تا30) اللہ کرے رب ایسی موت نصیب فرمائے (آمین) روزے کی حالت میں موت آئے (آمین) ایسی موت جس کی وجہ سے عرش والا رب راضی ہو جائے موت تو آنی ہی آنی ہے کوئی شراب پیتے ہوئے مر جائے گا کوئی بدکاریاں کرتے ہوئے مر جائے گا کوئی گناہوں کی دل دل میں اترا ہے اسی

حال میں مرجائے گا لوگوں کے پلاٹوں پر قبضہ کرتے مرجائے گا حضرات کوئی مار پیٹ کرتا ہوا مرجائے گا یعنی بندے نے مرنا تو ہے ہی اللہ کرے رب زندگی اسلام والی موت ایمان والی نصیب فرمائے (آمین) قرآن کہتا ہے میں قرآن پڑھوں اور بات کو آگے بڑھاؤں فرمایا اے محبوب نبی جناب محمد ﷺ اے محبوب ﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الجمعة : 8) اللہ ذوالجلال فرمارہا ہے لوگو! پروردگار نے جس کا جہاں موت کا ٹائم لکھ دیا ہے موت آ کر رہے گی اور سب نے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے موت کب آئے اور کہاں آئے گی یہ اللہ پاک جانتا ہے رب کے علاوہ کوئی نہیں جانتا حضرات غیب کا علم کس کے پاس ہے بولو؟ اللہ رب رحمٰن کے پاس کس گھڑی میں آنی ہے کب آنی ہے کس حال میں آنی ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں صحابہ ذرا بتاؤ موت کس انداز سے آئے گی کیا تمہیں اندازہ ہے کتنی مہلت ملے گی صحابہ کہتے ہیں سوہنیا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے آقا فرماتے ہیں میں بھی نہیں جانتا کہ نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ ایک طرف پھیر لیا ہے دوسری طرف پھیرنے کا موقع ملنا ہے یا نہیں ملنا یہ بھی رب ہی جانتا ہے رب کے علاوہ کوئی جانتا؟ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران: 185) ہر ایک نے موت کا پیالہ پینا ہے موت ایسا جام ہے ہر ایک نے پینا ہی پینا ہے قرآن کہتا ہے ﴿اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ﴾ (النساء: 78) حضرات قرآن کہتا ہے جتنے مضبوط قلعے بناؤ کوٹھیاں بناؤ موت نے آ کر پنجے گاڑھ دینے ہیں قرآن کہتا ہے فرمایا ﴿كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ﴾ (الرحمٰن: 27،26) حضرات ایک رب کی ذات باقی رہے گی باقی سب نے فنا ہو جانا ہے انسان فوت ہو جائیں گے فرشتے بھی ختم ہو جائیں گے زمین و آسمان ختم ہو جائے گا ایک تمہارا رب ہی باقی رہے گا ﴿كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ﴾ شیطان ابلیس کو بھی موت آ جائے گی شیطان کو بھی موت آئے گی میرے آقا فرماتے ہیں جب زمین ختم ہو جائے گی

حضرات میری طرف دیکھنا انسان فوت ہو جائیں گے ایک وقت آئے گا اس شیطان پر بھی موت آئے گی بھاگ کھڑا ہوگا عزرائیل ملائیکہ کے ساتھ ہتھکڑیاں اور بیڑیاں لے کر اس کے پیچھے نکلے گا شیطان سمندروں میں غوطے مارے گا بڑے بڑے جنگلوں میں بھاگے گا بالآخر بابا جی آدم علیہ السلام کی قبر پر چلا جائے گا شیطان وہاں آ کر روئے گا کہے گا بابا میں نے تمہیں سجدہ نہیں کیا اللہ پاک کی نافرمانی کر بیٹھا ہوں اسی لیے میں ذلیل و رسوا ہو گیا اسی مقام پر حضرت عزرائیل ملک الموت پہنچ جائیں گے شیطان ابلیس کی روح نکالیں گے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کائنات کے جتنے کافر غلیظ ترین انسان ہیں رب کے نافرمان اور بے ادب ہیں مشرک کافر جتنی تکلیف ہوتی ہے ساری کائنات کے لوگ ایک طرف شیطان ابلیس اکیلا ایک طرف جب اس کی روح نکالی جائے گی یہ دہائیاں اور چیخیں مارے گا حضرات میں بتانا چاہتا ہوں رب کے علاوہ وہ سب فنا ہو جائے گا ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ☆ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (الرحمٰن : 27،26) جو آیا ہے جانے کے لیے آیا ہے کوئی آب حیات پی کر نہیں آیا قرآن کا ایک اور مقام سن لو ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى﴾ (طٰهٰ : 55) اللہ پاک نے مٹی سے بنایا مٹی میں جانا ہے ایک وقت آئے گا مٹی میں سے اٹھایا جائے گا۔

تُوں مٹی وچ پے رہ سی
تُوں پاراں نوں پل ویسی
تینوں چھیتی ہے دفنانا
تیرا بندیا قبر ٹھکانا
پے مڑ کے کوئی نہیں آنا
تُوں مٹی وچ رل ویسی
ویس باراں نوں پل ویسی
وہے دور اندھیر مسافر

ٹر ونجنا ای اک دن آخر
آخر ہے ٹر جانا
قبر بندیا قبر ٹھکانہ
پے مڑ کے کوئی نئیں آنا
گلاں ساڈیاں یاد کریسیں
گلاں میریاں یاد کریسیں
جد مسجد وچ کدی آ سے
تینوں آکھیا عتیق نمانا
تیرا بندیا قبر ٹھکانا
تے مڑ کے کوئی نئیں آنا

ابھی موقع ہے پچھلوں کی معافی مانگ لو آئندہ سے توبہ کرلو جب موت کا وقت سکرات لگ گئی پھر رب نے توبہ کی بھی مہلت نہیں دینی حضرات موت سے پہلے توبہ کے دروازے کھلے ہیں قرآن کہتا ہے اللہ ذوالجلال نے فرمایا اے محبوب نبی جناب محمد ﷺ سوہنیا اعلان کردو ﴿وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (المنافقون : 10، 11) کامیابی چاہتے ہو کامرانی چاہتے ہو عزت چاہتے ہو مقام چاہتے ہو زندگی اللہ پاک کی راہ میں کچھ خرچ کرلو جو رب نے تمہیں دیا ہے ﴿اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ اور جب موت آ گئی موت کا وقت آ گیا ﴿فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ﴾ جب موت کا وقت آ جاتا ہے پھر لوگ کہتے ہیں یا اللہ تھوڑی سی مہلت دے دے ٹائم دے دے ﴿فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ یا اللہ مہلت دے دے میں تمہاری راہ میں کچھ خرچ کرلوں قرآن کہتا ہے ﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ جب

ٹائم آجاتا ہے ہچکیاں لگ جاتی ہیں پھر رب مہلتیں نہیں دیتا حضرات بار بار رب مہلت نہیں دیتا زندگی کو تندرستی کو اس کو بہت بڑی نعمت سمجھا کرو اللہ پاک نے یہ نہیں موقع دیا ہے اچھے اعمال نیکیاں جمع کر لو جب موت کی ہچکی لگ گئی پھر توبہ کی بھی مہلت نہیں ملتی یہ فرمان خداوندی ہے اللہ کرے رب ہمیں معاف کر دے (آمین) اور زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) روح نکلے تو رب راضی ہو جائے اونچی کہو (آمین) خدا کی قسم دیکھتے ہو دیس سے پردیس کوئی جناب پردیس میں گھر سے نکلا ہے اور شام کو اس کا جنازہ واپس آتا ہے یہاں پاکستان سے کوئی سعودی عرب گئے ہیں مرضی اللہ پاک کی وہاں روح نکل گئی حضرات موت نہیں دیکھتی دیس سے پردیس ہو یا گھر میں ہو جہاں بھی رب نے موت کا ٹائم لکھ دیا ہے موت نے آکر دبوچ لینا ہے اللہ کا واسطہ ہے ایک نوجوان سعودی عرب میں گاڑی کے نیچے آیا فوت ہو گیا ورثاء نے دعا کے لیے بلایا بھائی روتے ہیں مجھے کہتے ہیں حضرت جی آخری دیدار نصیب نہیں ہوا بھائی کا آخری دیدار بھی نہیں ہوا ہم جنازہ بھی نہیں پڑھ سکے غائبانہ جنازہ پڑھتے ہیں دفن کرنے کا موقع ہی نہیں ملا غسل کرنے کا کفن دینے کا موقع نہیں ملا یہ اللہ پاک کی مرضیاں ہیں ﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ﴾ (الجمعة : 8) جو آیا جانے کے لیے ہی آیا آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں دنیا ایک مسافر خانہ ہے جیسے مہمان سفر پر کہیں جائے تھوڑا سا زادراہ ایک دو جوڑے کپڑوں کے اور دو تین دن بعد واپس آجاتا ہے ہر بندہ ایسی زندگی گزارے حضرات مقام جنت ہے یا جہنم یہ رب جانتا ہے اچھے عمل کرو گے رب جنت عطا کر دے گا، نافرمانیاں من مرضیاں کرو گے حضرات پھر جہنم کی ہولناکیاں یعنی لوٹ کر پروردگار کی طرف جانا ہے قبر میں جانا ہے حساب و کتاب کے معاملات پیش آئیں گے بھائی زندگی عارضی ہے دنیا فانی ہے ایسے زندگی گزار لو جیسے ایک مہمان اور مسافر مہمان خانے جا کر زندگی گزارتا ہے آج میں تمہارے سامنے حضرات میں گزارش کرنا چاہتا ہوں ایک مسافر کا تذکرہ وہ مسافر صحابی بھی ہو سکتا ہے مسافر نبی بھی ہو سکتا ہے مسافر میں اور تم میں سے بھی ہو سکتا ہے کوئی بھی مسافر ہو سکتا ہے

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

ذرا نظر دوڑاؤ ہمارے باپ دادا تمہارے بڑی بڑی پگڑیوں والے بڑے لینڈ لارڈ بڑی پنچائیتوں والے کہاں ہیں بڑے بڑے علماء خطاب حکمران

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روان ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یہ
جیسے بچھڑے ہوئے اک زمانہ ہوا
آج بشر خاموشاں کی زینت بنا
محبتوں کا الفتوں کا دیا بجھ گیا
کاروان شرافت ذہانت لٹا
زندگی سے خفا ہو کے وہ چل دیا
جیتے جی جو کسی سے خفا نہ ہوا
وہ رونق کی صورت میں گزرا جہاں

جو زندگی میں کسی سے ناراض نہیں ہوا آج دنیا سے چلا گیا

کاروان ذہانت شرافت لٹا
زندگی سے خفا ہو کے وہ
اک مسافر
زندگی سے خفا ہو کے وہ چل دیا
جیتے جی جو کسی سے خفا نہ ہوا
وہ رونق کی صورت میں گزرا جہاں

گلیوں بازاروں دوستو علماء کے آگے پیچھے خدمتیں کرنے والا محبتیں کرنے والا

وہ رونق کی صورت میں گزرا جہاں
ان ہی رستوں پہ اس کا جنازہ اٹھا
دیوارو در رو دیے بحر و بر رو دیے
بلایا سرکار نے وہ چل دیا
موت کا تو بس اک بہانہ ہوا
اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران: 185) بات ہم شروع کرتے ہیں افضل اور بشر بعد الانبیاء نبیوں کے بعد جس کا مقام امام کائنات ﷺ کا یار آپ کا یار غار سیدنا صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زندگی کے آخری لمحات آخری وقت ہے امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس بیٹھی ہیں اماں جان روئے جاتی ہیں روئے جاتی ہیں تو بابا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتا ہے بیٹی کیوں رو رہی ہو بات کیا ہے حضرات میری طرف دیکھنا باپ ابوبکر کہتا ہے بیٹی میں مسلمانوں کا خلیفہ رہا ہوں عدل و انصاف میں کوئی کمی آگئی تب رو رہی ہو، نا نا ابو جی تو باپ کہتا ہے بیٹی کیوں روتی ہو کس بات کا دکھ ہو کس لیے آنسو بہاتی ہو فرمایا آج مسلمانوں کا خلیفہ دنیا سے جا رہا ہے میں اس لیے رو رہی ہوں باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتا ہے بیٹی آج دن کیا ہے فرمایا بابا سوموار ہے فرمایا آمنہ کے لعل ﷺ کب دنیا سے گئے فرمایا دن سوموار تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا اللہ مجھے بھی آج بلا لو اے بیٹی امام کائنات محمد ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا کفن کے کتنے کپڑے تھے بیٹی کہتی ہے بابا تین کپڑے بابا ابوبکر فرماتے ہیں بیٹی یہ دو چادریں جو میرے جسم پر لپٹی ہوئی ہیں ان کو دھو کر میرا کفن بنا دینا ایک کپڑا کہیں اور سے لے لینا بیٹی کہتی ہے بابا نیا کفن منگوا لیں گے باپ فرماتا ہے بیٹی نئے کپڑے کی ضرورت زندہ بندے کو زیادہ ہوتی ہے مردہ بندوں کو کم اور بیٹی کفن نیا ہو تب کیا ہے کفن پرانا ہو تب کیا ہے بات تو عملوں سے بنتی ہے خدا کی قسم لوگو یار غار ہے جس کی خواہش

خود جنت کر رہی ہے یا اللہ ہر بندہ چاہتا ہے جنت مل جائے جنت چاہتی ہے مجھے نبی کا یار ابوبکر رضی اللہ عنہ مل جائے یہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے جس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے فرما رہے ہیں بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا کفن نیا ہو تب کیا ہے پرانا ہو تب کیا ہے بات تو عملوں سے بنتی ہے حضرات میری طرف توجہ کرو حضرات باتیں کرتے کرتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رب توفنی مسلما، رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین یا اللہ اسلام کی حالت میں موت دینا آخرت کو نیکوں کا ساتھ دینا صالحین کا ساتھ دینا حضرات روح نکل گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یہ
جیسے بچھڑے ہوئے اک زمانہ ہوا

﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الجمعة : 8)

ایک اور مسافر حضرت عبد اللہ بن مسعود لوگو آخری وقت ہے آخری وقت حضرت عثمان کا دور ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے کر آئے فرمایا عبد اللہ تم دنیا سے جا رہے ہو جب تم فوت ہو جاؤ گے میں تمہارے بعد بیت المال میں سے تمہاری بیٹیوں کو وظیفہ جاری کر دوں گا عبد اللہ بن مسعود علیہ السلام کی بیٹیاں ہی بیٹیاں ہیں فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ رب کا واسطہ ہے بیت المال میں سے میری بیٹیوں کا وظیفہ جاری نہ کرنا کیوں یہ لوگوں کی میل کچیل یہ لوگوں کا پیسہ زکوۃ میری بیٹیاں زکوۃ کا پیسہ نہیں کھائیں گی اللہ کرے ہم زکوۃ دینے والے بنیں لینے والے نہ بنیں فرمایا میری بیٹیاں زکوۃ نہیں کھائیں گی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبد اللہ جب تم دنیا سے چلے جاؤ گے تمہاری بیٹیاں گزارہ کیسے کریں گی گھر کا نظام کیسے چلے گا حضرت عبد اللہ

فرماتے ہیں عثمان میں نے اپنی بیٹیوں کو اپنی بچیوں کو اپنے گھر میں آمنہ کے لعل ﷺ کی زینت دے کر جا رہا ہوں جب تک میری بیٹیاں امام کائنات کی تعلیم پر عمل کرتی رہیں گی گھر میں کبھی فاقہ نہیں آئے گا وہ کونسی تعلیم ہے عبد اللہ فرماتے ہیں حضور فرما گئے من ترك صورة الواقعة لمہ .... لوگو کائنات میں جس گھر میں سورۃ واقعہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس گھر میں خدا کی قسم کبھی فاقہ نہیں آتا جہاں سورہ واقعہ پڑھی جائے وہ گھر کبھی فاقے سے دوچار نہیں ہوتا عبد اللہ فرماتے ہیں یہ بیٹیوں کو تعلیم دے کر جا رہا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبد اللہ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتاؤ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں آپ نہیں دے سکتے فرمایا میں چالیس لاکھ مربع میل کا مالک میں امیر المومنین ہوں مانگو تو سہی کیا دل کرتا ہے کیا چاہتے ہیں تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رو کر فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ مجھے رحمت کی ضرورت ہے اللہ پاک سے ایک بوری رحمت کی لا دو عثمان رضی اللہ عنہ کی چیخیں نکل گئیں فرمایا یہ بات تو میرے بس میں نہیں تمہارا دل کیا کرتا ہے دل کیا چاہتا ہے فرمایا میری یہ خواہش بھی آپ رضی اللہ عنہ پوری نہیں کر سکتے میرا دل چاہتا ہے کہ رب میرے گناہوں کو معاف کر دے زندگی کے پاپوں کو معاف کر دے عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ بھی اللہ کے اختیار میں ہے باتیں کرتے کرتے عبد اللہ پڑھی جاتے ہیں اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

نہیں سمجھے؟ آمنہ کے لعل ﷺ غزوہ تبوک پر جا رہے ہیں آقا کا ایک صحابی جس کا نام عبد اللہ ذوالنجادین ہے یہ عبد اللہ ذوالنجادین دو ٹاٹوں والا سب کچھ چھوڑ کر مکہ سے مدینہ آیا فجر کے وقت اونچی اونچی قرآن پڑھا کرتا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبد اللہ یار آہستہ پڑھا کر لوگ فجر کی سنتیں پڑھتے ہیں تم اونچی اونچی قرآن پڑھتے جاتے ہو خلل پیدا ہوتا ہے میرے آقا ﷺ تشریف لائے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ یار عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہ کہو عبد اللہ ذوالنجادین سے کچھ نہ کہو یہ اونچی پڑھتا ہے تب بھی ٹھیک ہے آہستہ پڑھتا ہے تب بھی ٹھیک ہے یہ قرآن کے بدلے میں

اپنا سب کچھ چھوڑ کر آیا ہے سب کچھ چھوڑ کر آیا ہے حضرات توجہ کرنا تبوک کا موقع میدان میں جا رہے ہیں تو عبداللہ ذوالنجادین رو کر آمنہ کے لعل کے پاس آیا سوہنے محبوب ﷺ میرے لیے دعا کرو اللہ مجھے شہادت کی موت دے دے آقا ﷺ فرماتے ہیں جاؤ کسی درخت کا چھلکا لے کر آؤ یہ درخت کا چھلکا لے کر آیا نبی پاک ﷺ نے بازو پر باندھ کر فرمایا اے میرے اللہ میں تیرا نبی دعا کرتا ہوں اس عبداللہ کے خون کو میں نے کافروں پر حرام قرار دے دیا ہے عبداللہ فرماتے ہیں سوہنیا میں تو شہادت چاہتا تھا آپ ﷺ نے دعا کر دی فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ تم میدان میں جا رہے ہو رب کی راہ میں اگر بخار کی وجہ سے فوت ہو گیا اللہ پاک تب بھی تمہیں شہادت کا مقام دے دے گا حضرات نبی پاک ﷺ نے بات کی تھوڑا سا آگے چلے ہی تھے بخار ہو گیا عبداللہ ذوالنجادین بیمار ہو گئے بخار کی وجہ سے غزوہ تبوک پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون آمنہ کے لعل ﷺ کو بتایا حضور تشریف لے کر آئے میرے پاک نبی ﷺ نے خود کفن و دفن کا انتظام کیا جنازہ رو رو کر رقت آمیز انداز میں پڑھایا قبر لحد والی کچی قبر تیار کی گئی میرے آقا قبر میں اترے پوری زندگی میں پانچ قبریں ایسی ہیں کہ آمنہ کے لعل ﷺ خود پہلے قبر میں اترے پوری زندگی میں کل پانچ قبریں تین عورتوں کی قبریں دو مردوں کی قبریں تین عورتوں کی قبریں دو مردوں کی قبریں ہیں حضرات زندگی اپنی چاروں کا تذکرہ پھر کبھی یہ پانچویں قبر عبداللہ ذوالنجادین کی حضور قبر میں خود اترے میرے آقا خود قبر میں اترے فرمایا لحد والی اینٹیں میں خود چنوں گا لحد والی اینٹیں میں خود چنوں گا ذرا بھائی کی لاش لاؤ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں نبی کے یار لاش کو لحد میں اتر رہے ہیں آقا فرماتے ہیں ادب واحترام سے بھولی سی بھائی کی لاش کو لحد میں اتارو میرے آقا خود اینٹیں چن رہے ہیں کسی کی قبر نمازی تیار کرے بڑی عظمت کی بات ہے کسی کی قبر کوئی صحابی تیار کرے بڑی عظمت کی بات ہے اس کی قبر کے کیا کہنے جس کی قبر خود آمنہ کے لعل ﷺ نے تیار کرتے ہوں گے اینٹیں جوڑی گئیں حضرات مٹی ڈال دی گئی آقا باہر نکل کر آئے رو رو کر دعا کرتے ہیں اے اللہ میں اپنے صحابی عبداللہ ذوالنجادین پر راضی ہوں اللہ تو بھی میرے صحابی پر راضی ہو جا

صحابہ کی چیخیں نکل گئی حضرت عبد اللہ بن مسعود فرمایا کرتے خدا کی قسم میں نے خواہش کی کاش آج میت میری ہوتی دعا کرنے والے آمنہ کے لعل ﷺ ہوتے میں بتا رہا ہوں

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

یہ آخری منزل ہے میدان محشر اور میدان محشر میں جب جانا ہے سب سے پہلی منزل قبر ہے اللہ کرے رب قبر کی سختیوں سے محفوظ فرمائے (آمین) اونچی بول دو (آمین) حضرات میں بتا رہا ہوں

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

دیکھو یار دوست جن کے ساتھ اٹھتے بیٹھے جن کے ساتھ عیدیں گزارتے خدا کی قسم وہ نظر نہیں آتے بعض کے والدین نظر نہیں آتے بعض کے بھائی نظر نہیں آتے بعض کی بیٹیاں دنیا سے چلی گئیں یا اللہ جن کے یار دوست ماں باپ بہن بھائی جو جو فوت ہوئے ہیں قبروں کو جنت کے باغ بنا دے (آمین) حضرات یہ دنیا عارضی یہ دنیا فانی ہے قرآن کہتا ہے ﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الجمعة : 8) جیسے بندہ کہیں مہمان جائے عارضی طور پر چند دن گزار کر پھر چلا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے حضور نے فرمایا اس انداز سے زندگی گزارو حضرات ایک سادہ سا جوڑا تھوڑا سا زاد راہ پتہ نہیں کس وقت موت کا فیصلہ آ جائے مہمانوں کی طرح زندگی بسر کرو جو مہمان ہوتا ہے اپنا زاد راہ سامان تیار کرتا ہے اور ہر بندے کو قبر حشر کا زاد راہ قبر کا آخرت کے سفر کا زاد راہ نیکیوں کی صورت میں نماز روزہ حج زکوۃ زکوۃ وخیرات کی صورت میں یہ زاد راہ اپنے پاس تیار کرنا چاہیے زاد راہ کرایہ پیسے کہیں سفر پر جاؤ راستے میں پیسے کرایہ ختم ہو جائے تو کتنی شرمندگی کی بات حضرات شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اسی لیے جب آخرت کے

سفر پر جانا ہے اتنا سا زادراہ نیکیوں والا ہو کہ قبر حشر میں کہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے ادھر میری طرف دیکھو نہیں سمجھے میں سمجھا دیتا ہوں

اس جگ تے بندیا پرونا تو آیا
پروھنیاں نوں جانا پینڈا اے
تیرے عملاں نے رہنا اے بقایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
آکھاں نال ویکھ لیا آپ میں نظارہ اے
میرے کولوں ٹر گیا میرا یار پرانا اے
میں تے دل نوں بڑا سمجھایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
ایہناں ہتھاں نال میں تے آپ دفنایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
پچھوں اوناں مانواں نوں
اوناں دا کی حال اے
ٹر گیاں جنہاں کولوں
سونا پیارا لعل اے
اوناں مانواں دی دکھ سینے لایا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے
اس جگ وچ بندیا پرونا توں آیا
پرونیاں نوں جانا پینڈا اے

حضرات ایک اور مسافر سے تمہاری ملاقات کرواؤں یہ مسافر رب کے نبی ہیں باپ بھی نبی ہے اور بیٹا بھی نبی ہے قرآن کہتا ہے فرمایا ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ

مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرٰى ﴾ (طٰہٰ : 55) قرآن کہتا ہے لوگو ﴿ كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ ۝ وَّيَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ ﴾ (الرحمٰن : 26، 27) ہر بندے نے فنا ہو جانا ہے دنیا فنا ہو جائے گی نبی کون ہے جناب یعقوب علیہ السلام مختلف روایات ہیں اپنے بیٹے یوسف سے ایک روایت میں ترپن سال اور ایک روایت میں چالیس سال ایک روایت میں آتا ہے ستر سال تک باپ بیٹا جدا رہے چالیس یا ستر حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں باپ بیٹا یوسف نبی یعقوب نبی چالیس سال ایک دوسرے سے جدا رہے بات بہت لمبی ہے حضرات ایک وقت آیا ہے اللہ پاک نے باپ بیٹے کی ملاقات کروا دی ہے یہ منظر دیکھنے کے لیے آسمان سے نوریوں کی فوجیں آئیں باپ بیٹا ملاقات کر رہے ہیں کنعان سے سارا قافلہ مصر میں آ جاتا ہے حضرات مصر پہنچ گئے ہیں مصر کے بادشاہ جناب یوسف نبی ہیں باپ اپنے بیٹے کو سینے سے لگاتا ہے جپھی ڈالتا ہے اور روئے جاتا ہے غشی طاری ہو جاتی ہے ہوش آتی ہے یوسف کا ماتھا چومتے ہیں پھر غشی طاری ہو جاتی ہے یعقوب نبی فرماتے ہیں بیٹے چالیس سال جدا رہے ہو ذرا مجھے چالیس سال کی غم داستان تو سناؤ تمہارے بھائیوں نے تمہارے ساتھ کیا کیا کیسے چالیس سال گزارے یوسف علیہ السلام کہتے ہیں ابو رہنے دو چھوڑو اللہ خیر کرے گا باپ کو حوصلہ دے کر گھر لے گئے پھر جب بھی ملاقات یوسف ابو کے پاس بیٹھتا ہے یعقوب فرماتے ہیں بیٹا غم داستان بھائیوں کی بے وفائیاں بھائیوں کے دکھ ذرا مجھے سنانا حضرات یوسف علیہ السلام نبی چاہتے ہیں اگر میں نے ابو کو بھائیوں کا ظلم بتا دیا تو میرا ابا باسن کر کہیں فوت ہی نہ ہو جائے اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام باپ کو بار بار تکرار کرتا ہے اور یوسف نبی آخر باپ کی بات موڑ نہیں سکے کہتے ابو جب جب آپ نے مجھے بھائیوں کے ساتھ روانہ کیا بھائیوں نے مجھے اٹھا اٹھا کر زمین پر دھرتی پر مارا انہوں نے تھپڑ مارے ابھی گفتگو شروع کی یعقوب کی چیخیں نکل گئیں یوسف نبی کو باپ کہتا ہے بیٹا مجھے داستاں غم اپنے دکھ سناؤ یوسف نبی علیہ السلام کہتے ہیں اگر میں نے تفصیل بتا دی تو باپ سے برداشت نہیں ہونا کہتے ہیں ابو جی انہوں نے کنویں میں پھینک دیا تھپڑ مارے قمیض اتاری کچھ باتیں چھپا رہے ہیں فرمایا ابو میں بکتا بکتا مصر آ گیا ابو جی

چھوڑ ورہنے دو اللہ کا احسان ہے ملاقات ہوگئی باپ کہتا ہے یوسف نا مجھے غم داستان چالیس سال میرے بعد کیسے گزارے سناؤ پھر یوسف سناتا ہے اور بوڑھا یعقوب کہے جاتا ہے میاں عبدالستار مرحوم لکھتے ہیں

مڑ　مڑ　پچھے　بھائیاں　تینوں
کیونکر　دکھ　پہنچایا

یعقوب نبی اپنے بیٹے یوسف سے پوچھ رہے ہیں سیانے کہتے ہیں بھائی بھائیوں کے بازو ہوتے ہیں لیکن یوسف کے بھائیوں نے بے وفائی کی ظلم کیے زیادتیاں کیں سیانے کہتے ہیں

کھنڈ　باہج　نہیں　ہندے　شربت　مٹھے

بھائی والو اللہ تمہاری جوڑیاں سلامت رکھے (آمین)

کھنڈ　باج　نئیں　ہندے　شربت　مٹھے
تے　کیوں　باجھ　ہندیاں　چوریاں　نئیں
پتراں　باجھ　نئیں　ہندے　نال　وڑے
تے　بھائیاں　باجھ　بندیاں　جوڑیاں　نئیں

باپ یعقوب پھر کہہ رہا ہے

مڑ　مڑ　پچھے　کیونکر　تینوں
تے　بھائیاں　دکھ　پچایا
بے　فرمانیوں　ڈر　کے　یوسف
تے　تھوڑا　حال　سنایا
غش　پے　گیا　نبی　یعقوب　نوں
درد　طاقت　ہوش　نہ　کائی
حیرت　اندر　بیٹھا　یوسف
داوی　گل　سنائی

دلوں یقین یوسف نوں
جے اج حال ہویا
ہووے شہادت باپ میرے سناواں
تے میں روندا روندا رہ جاواں دی

کہتے ہیں ابو جی چھوڑو جو ہوا اللہ نے مجھے بادشاہی دی آپ سے ملا دیا یہ اللہ پاک کا احسان ہے دن گزرتے گئے جناب سترہ سال یعقوب نبی نے اپنے بیٹے کے ساتھ گزارے ہیں شہر مصر میں اور ایک دن یعقوب نبی کی عمر ایک سو پینتالیس سال ایک سو پینتالیس سال عمر خواب آیا خواب میں بابا جی اسحاق علیہ السلام نبی ملے ہیں یوسف بن اسحاق بن ابراہیم۔ ابراہیم بھی ملے اسحاق بھی ملے اور باپ اسحاق کہتا ہے بیٹے یعقوب کیا تمہارا دل نہیں کرتا ہم سے آکر مل جاؤ اور یعقوب نبی اٹھے یوسف علیہ السلام کو بلایا کہتے ہیں بیٹے یوسف یہ مجھے خواب آیا ہے اور یوسف نبی رب کے وہ نبی ہیں خدا کی قسم جن کو اللہ پاک نے خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کیا ہے خواب کی تعبیر سمجھ گئے کہ ابو کے اب دن تھوڑے ہیں لیکن تعبیر اپنے ابو کو نہیں بتائی چپ کر گئے دل ہی دل میں رونے لگ پڑے آنکھیں گیلی ہو گئیں پاؤں تلے زمین کھسکنا شروع ہو گئی حضرات جس کا باپ نیک ہو پھر اکیلا نیک ہی نہیں نبی ہو اور جس باپ کو چالیس سال جدائی برداشت کی ہو حضرات جب پتہ چلے وہ باپ اب دنیا سے جانے لگا ہے تو بیٹے کے دل پر کیا گزرتی ہو گی نوجوانو اگر باپ زندہ ہیں تو خدمت کیا کرو حضرات خدا کی قسم باپ کو رب نے جنت کا حسین گیٹ بنایا ہے اگر زندہ ہیں قدر کروں ماں جنت کی ہوا اور باپ جنت کا مین گیٹ ہے

وکھرے جگ توں رتبے عظمت وکھری اے
دنیا پھر لو پیو دی عظمت وکھری اے
وکھرے جگ توں رتبے عظمت وکھری اے
دنیا پھر لو پیو دی شفقت وکھری اے

پیو دی ہلاں شیری شیر بنا دیندی

کنڈھ تے مار تھاپی دلیر بنا دیندی

وکھرے جگ توں لاڈ محبت وکھری اے

دنیا پھر لو پیو دی شفقت وکھری اے

لوکاں بانے بے شک گالاں پیو دیاں

اے کی جانن کملے اے نالاں گھیو دیاں

قسمے گھوریاں وچ لذت وکھری اے

دنیا پھر لو پیو دی شفقت وکھری اے

جگ تے کیڑا ہور نمانا الفت دا

کیہندے لوگ سیانے بوا جنت دا

رتبے رب ودھائے عزت وکھری اے

دنیا پھر لو پیو دی شفقت وکھری اے

داگ غماں دے کدوں شاکر زلایا دا اے

سر تے سایہ پار سلامت باپ دا اے

میری چولی وچ دولت وکھری اے

دنیا پھر لو پیو دی شفقت وکھری اے

باپ کا جناب جب خواب سنا یوسف نبی علیہ السلام روئے جاتے ہیں روئے جاتے ہیں بھائیوں کو بلایا ابو کو بلایا ابو کو کوئی بات نہیں بتائی بھائیوں کو جمع کیا ہے رشتہ داروں کو جمع کر کے علیحدگی میں باتیں کرتے ہیں یوسف نبی رو رو کر اپنے باپ کی جدائی میں بتا رہے ہیں

سن کر فراگ یوسف چھم چھم ہنجوں آئیاں

ابو کی جدائی اور موت کا وقت قریب ہے سن کر یوسف نبی رو رہا ہے

سن کر درد فراکوں

کہ دوبارہ پھر جدائی پڑنے لگی ہے

سن کر درد فراکوں یوسف
چھم چھم ہنجوں آئیاں
چھوڑ چلے دلدار دلاں دے
پیون جام جدائیاں

بھائیوں کو رشتے داروں کو بلا کر بتایا ہے

حاضر سب فرزند نبی دے
ہور مخلوق ساری
سن کر باتاں درد فراکوں
روون زاروں زاری

بیماری نے یعقوب نبی کو گھیر لیا اور حضرات کمزوری چھا گئی سارے بیٹوں کو بلایا ہے اور بلا کر کہتے ہیں بیٹو ادھر قرآن سنا قرآن کہتا ہے

﴿وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ (البقرۃ: 132، 133)

حضرت یعقوب نبی نے بیٹوں کو بلایا بیٹو جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ اولادوں والو یہ باپ ہے باپ کہتا ہے میرے بعد کس کی عبادت کرو گے بیٹے کہتے ہیں بابا ابو جی ﴿قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ﴾ آپ کے رب کی آپ کے باپ دادا کے رب ابراہیم اسماعیل اسحاق کے رب کی ﴿اِلٰهًا وَّاحِدًا﴾ اس ایک رب کی عبادت کریں گے حضرات ایک دن یعقوب نبی نے اپنے بیٹے یوسف کو علیحدگی میں بلایا

یوسف کو علیحدہ بلایا اٹھ کر بیٹھ گئے کہتے ہیں بیٹے ذرا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ بیٹھ گئے بیٹے یوسف اپنا دایاں ہاتھ آگے کرو یوسف نے دایاں ہاتھ آگے کیا فرمایا میری پشت میری کمر پر ہاتھ رکھو ہاتھ رکھا کرتے کے اندر سے رکھو کرتے کے نیچے سے قمیض کے نیچے سے رکھا یعقوب کہتے ہیں بیٹے یوسف قسم کھاؤ اللہ پاک کی قسم کھاؤ وعدہ کرو جب میں فوت ہو جاؤں میری لاش کو میرے باپ دادا اسحاق ابراہیم ان کے قبرستان میں دفن کرنا وہاں دفن کرو گے قسم کھاؤ یوسف نبی روتے ہیں حضرات جسم کانپ گیا زبان پر کپکپی طاری آنکھوں سے آنسو جاری کمر پر ہاتھ رکھ کر پشت پر وعدہ کیا ابو جو آپ فرما رہے ہیں ویسا ہی ہوگا حضرات لیٹ گئے کہتے ہیں اللہ تیرا شکر ہے یعقوب علیہ السلام نبی کہتے ہیں یا اللہ تو نے مجھے نبیوں کے خاندان میں پیدا کیا اللہ تیرا شکر ہے میرے خاندان میں نبوت کو جاری رکھا میرے بیٹے یوسف کو نبی بنایا اللہ یہ بھی تیرا شکر ہے کہ میرے بیٹے یوسف کو بڑی مدتوں بعد دوبارہ پھر ملا دیا یوسف نبی حضرات پاس بیٹھے یعقوب نبی کہتے ہیں اللہ تیرا شکر ہے میں تیرے نام پر اپنی جان قربان کرنے لگا ہوں اللہ میری جان تیری سپرد ہے اللہ پاک کی حمدیں ثنائیں تعریفیں بیان کرتے بابا کی روح نکل گئی انا للہ وانا الیہ راجعون حضرات یہ نبی بھی تو اک مسافر

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یہ
جیسے بچھڑے ہوئے اک زمانہ ہوا
دیوار و در رو دیے بحر و بر رو دیے

یعقوب نبی علیہ السلام دنیا سے چلے گئے یوسف نبی نے بھائیوں کو جمع کیا ایک لکڑی کا تابوت بنوایا اپنے باپ کی لاش اس تابوت میں حضرات لکڑی کے تابوت میں اپنے باپ کی لاش رکھی ہزاروں مسلمان مصر سے کنعان کو چل پڑے اور جب کنعان پہنچے حضرات وہاں بابا جی یعقوب کا جنازہ پڑھنے کے لیے پہلے لوگ جمع ہیں پوچھا یہ کیسے جمع ہیں ایک رو کر کہتا ہے

یوسف آپ کے باپ کا سگا بھائی یعنی حضرت یوسف کا چچا یعقوب کا جڑواں بھائی وہ بھی فوت ہو گیا ہے اس کے بھی کفن و دفن کی تیاریاں ہیں یوسف نبی نے اپنی شریعت بمطابق اپنے چچا کا بھی جنازہ پڑھایا اور اپنے باپ کا بھی جنازہ پڑھایا باپ اسحاق کے پہلو میں باپ دادا کے قبرستان میں دفن کر کے یوسف نبی کی عمر ایک سو پندرہ بیس سال خواب آیا بابا جی یعقوب ملے کہتے ہیں یوسف یار میرا دل کرتا ہے تمہیں ملنے کو اٹھ کر روئے جاتے ہیں سمجھ گئے اب میرے دن تھوڑے ہیں کہتے ہیں یا اللہ ﴿ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴾ (یوسف: 101) یوسف نبی کہتے ہیں یا اللہ جب موت آئے اسلام پر آئے آخرت کو باپ درد کا ساتھ دے دینا رشتے داروں کو بلایا کہتے ہیں بھائیو رشتے دارو مجھے عارضی طور پر مصر میں دفن کرنا جب مصر چھوڑ کر کنعان جاؤ میری لاش کو بھی باپ دادا کے قبرستان میں دفن کر دینا حضرات یوسف نبی بھی فوت ہو گئے یہاں عارضی دفن کیا گیا سیدنا موسیٰ علیہ السلام نبی کا دور ساڑھے چار سو سال بعد یوسف نبی کی قبر کو تلاش کیا گیا تابوت کو نکالا گیا آباؤ اجداد کے قبرستان میں دفن کیا گیا

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یہ
جیسے بچھڑے ہوئے اک زمانہ ہوا
کل تک تھا جو رونق زندگی
آج شہر خاموشاں کی زینت بنا

اللہ کرے رب زندگی دے اسلام والی موت دے ایمان والی جو آیا ہے جانے کے لیے آیا ہے اللہ آخری وقت میں کلمہ توحید نصیب فرمائے (آمین) اب دو جملے اور اس کے بعد اجازت چاہوں گا میری طرف توجہ کریں ایک بار پڑھیں ﴿ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴾ (بنی اسرائیل: 24) یا اللہ جن کی مائیں زندہ ہیں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما (آمین) جن کی چلی گئی جنت الفردوس عطا فرما (آمین)

دکھ دنیا دے گھیرا لیندے پا
ماواں جدوں مر جاندیاں
کوئی کہندا نئیں پت گھر آ
ماواں جدوں مر جاندیاں
ایہناں ماواں والی ٹھنڈ کون پاندا اے
منہ متھا چم کے تے سینے کون لاندا اے
کون منگ دا اے ٹکروں دعا
ماواں جدوں مر جاندیاں
کوئی کہندا نئیوں پت گھر آ
ماواں جدوں مر جاندیاں
اپنے پرائے سارے مکھ موڑ لیندے نیں
سمجھ یتیم سارے دل توڑ دیندے نیں
رہندے دل وچ دل والے چاہ
ماواں جدوں مر جاندیاں

جو بات بڑا بھائی نہ مانے جو بات ابو نہ مانے وہ بات ماں ہنس کر مان لیتی ہے امی عید آئی ہے مجھے فلاں چیز چاہیے ماں کہتی ہے بیٹے یہ لو جو چاہیے مانگتے جاؤ ماں کہتی ہے لیتے جاؤ

پت پانویں برا ہوے ماں برا کہندی نئیں
مر کے بھی بچیاں دا دکھ کدی سہندی نئیں
لگن دیندی نئی تتی ہوا
ماواں جدوں مر جاندیاں
ماواں والے ہر ویلے خوشیاں مناندے نیں
موئیاں ماواں والے رو کے آپے چپ ہو جاندے نیں

کوئی سن دا نئیں جگ تے صدا
ماواں جدوں مر جاندیاں

حضرات کل عید کا دن ہے

ماں مری تے رشتے ای مک گئے
کھیڈی سی ماں دیاں ساواں نال
ماں نئیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال
عیداں آون بن

ایک ہی جملہ

عیداں آون بن ماواں دے
اے عیداں کیوں ہندیاں نیں
ویکھ خوشیاں لوکاں دیاں
میریاں اکھاں بھر بھر روندیاں نیں
مچھلی وانگ تڑپنا پینا
کسے نوں کیوں تڑپانواں نال
ماں نئیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال
ماں میری تے رشتے ای مک گئے
کھیڈ سی ماں دیاں ساواں نال
ماں نئیں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا﴾ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ندامت کے آنسو

﴿وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَہٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا﴾ (النساء: 110)

اللہ تعالی کی حمد وثنا حمد ین ثنائیں کبریائی بڑائی تعریفات اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات اقدس کے لیے ہے بے شمار لا تعداد درود وسلام درختوں کے پتوں سے زیادہ ریت کے ذرات سے زیادہ پانی کے قطرات سے زیادہ درود وسلام امام الانبیاء خطیب الانبیاء آمنہ کے لعل نبی بے مثال جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات نیکیوں کا موسم بہار رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ رمضان المبارک دو ہزار اٹھارہ رمضان المبارک کا پہلا خطبہ جمعۃ المبارک ہے صحیح معنوں میں اس مہینے کی رحمتیں برکتیں اللہ پاک نے اس مہینے میں جو رحمتیں رکھی ہیں جو خزانے مومنوں کو روزہ داروں کو عطا کرنے ہیں اللہ پاک ہمیں حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین) اشتہار پر آپ احباب نے مضمون پڑھا ہے ندامت کے آنسو رمضان المبارک میں اس خطبہ جمعہ اور موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے ماشاءاللہ سارے سیانے بیٹھے ہو پڑھے لکھے بیٹھے ہو ندامت کے معنی سمجھتے ہو میں مزید وضاحت کرنا مناسب سمجھتا ہوں پھر بات کو آگے بڑھائیں گے حضرات میں کوشش کروں گا تھوڑے ٹائم میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا قرآن مکی مدنی سرکار محمد الرسول اللہ ﷺ کا فرمان تمہارے سامنے پیش کیا جائے حضرات ندامت کا مطلب ہوتا ہے شرمندگی پریشان ہونا پشیمان ہونا شرمندہ ہونا اور آنسو یعنی اپنے گناہوں کو یاد کر کے اپنی خطائیں غلطیاں گناہوں پر اللہ پاک سے معافی مانگ کر شرمندہ ہو کر ندامت کے آنسو بہانا رمضان المبارک کے مہینے میں اگر اللہ ہمیں موقع دے دے حضرات توبہ کا خدا کی قسم کیا باتیں ہیں یہ وہ مہینہ

ہے حضرات اس مہینے کی ایک نیکی عام دنوں کی ستر نیکیوں کے برابر ہے نفل فرضوں کے برابر فرض عام دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ہے اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں رب کی رحمت جوش میں ہوتی ہے یعنی معاف تو رب عام دنوں میں بھی کر دیتا ہے اگر کوئی معافی مانگنے والا ہو لیکن بالخصوص رمضان میں خصوصی پیکج ہے رب کی رحمت جوش میں ہے تم ایک قدم چل کر رب کی طرف آؤ گے رب کی رحمت بے بہا قدم چل کر تمہارے پاس آئے گی حضرات رحمتوں والا مہینہ برکتوں والا مہینہ آؤ اپنی زندگی کی کتاب کھولیے دل ہی دل میں اور اپنے گریبان میں جھانکئے کہ ہم نے کتنے ظلم کیے ہیں کتنی زیادتیاں کیں ہیں کتنے کبیرہ گناہ کیے ہیں کتنے صغیرہ گناہ کیے ہیں خلوت میں کتنے گناہ پوشیدہ اور ظاہری طور پر کتنے گناہ کیے ہیں حضرات یہ ساری زندگی کی فلم اور کتاب کو مرد حضرات بھی خواتین بھی دل ہی دل میں یاد کر کے اللہ پاک سے معافی مانگ لو خدا کی قسم معافی مانگنا توبہ کرنا سچے دل سے تمہارا کام ہے زندگی کے گناہوں کو معاف کرنا اور گناہوں کو نیکیوں میں بدلنا عرش والے رحمان کا کام ہے۔ اللہ اکبر۔ حضرات یہ بات میں نے ایسے ہی نہیں کہہ دی قرآن کہتا ہے جو بندہ اپنی خطاؤں کو یاد کر کے رب سے معافی مانگے اللہ پاک سے توبہ کر لے معافی مانگ لے او بھائی رب گناہ تو معاف کرتا ہی کرتا ہے خدا کی قسم تمہارے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دیتا ہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اللہ پاک سے ڈر کر رو پڑتا ہے حضرات رونا فطرتی طور پر ہے بعض بندے تکلیف کی وجہ سے رو پڑتے ہیں تکلیف کی وجہ سے آنسو نکل آتے ہیں بعض دفعہ جدائی کے دکھ کی وجہ سے جدائی کے درد کی وجہ سے آنسو نکل آتے ہیں بعض دفعہ حضرات اولاد کے دکھ کی وجہ سے بندہ رو پڑتا ہے بعض دفعہ خوشی میں آنسو بہا دیتا ہے غمی میں آنسو بہا دیتا ہے بیماری اور مشقت تکلیف کی وجہ سے آنسو بہا دیتا ہے ایک ہے اللہ سے ڈر کر رونا گناہوں کو یاد کر کے رونا حضرات ایک بندہ روتے کو دیکھ کر رو پڑتا ہے قرآن سن کر رو پڑتا ہے قرآن پڑھتے رو پڑتا ہے حدیث سن کر رو پڑتا ہے یہ فطرتی طور پر

رونا ہے اور حضرات کہیں جھوٹ موٹ کا رونا دکھلاوے کا بھی رونا پیسے لے کر رونا رونے رونے میں فرق ہے آج جو بات میں تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہوں جس رونے کا تذکرہ جن آنسوؤں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں حضرات ان آنسوؤں کے متعلق آمنہ کے لعل ﷺ نے فرمایا ہے تیرے آنسو کا قطرہ رب کے ڈر اور خوف سے حضرات آنکھ سے نکل کر گالوں پر رخساروں پر آکر خشک ہو جائے آنسو کا قطرہ زیادہ بڑا نہ ہو مکھی کے سر اور دم جتنا ہو آمنہ کے لعلا ﷺ نے فرمایا او بھائی تمہاری آنکھ کا آنسو بعد میں خشک ہو گا رب تیری زندگی کے سارے گناہ پہلے معاف کر دے گا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ پر کب جب رب کے ڈر سے رویا جائے آنسو بہائے جائیں اللہ پاک کے ڈر سے اور غور کرنا توجہ فرمان میں ندامت کے آنسو گناہوں کو یاد کر کے رونا اور آنسو بہانا ان آنسوؤں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جب اللہ سے ڈر کر روئیں گے خدا کی قسم آمنہ کے لعل ﷺ فرماتے ہیں جس کے آنسو زمین پر گر جاتے ہیں رب کے ڈر اور خوف کی وجہ سے جہنم کی سزاؤں سے ڈر کر آخرت کی تیاری کے لیے گناہوں سے ڈر کر رو پڑتا ہے آنسو کے قطرے زمین پر گر جاتے ہیں زمین کی مٹی گیلی ہو جاتی ہے آمنہ کے لعل ﷺ نے فرمایا لوگو جو رب سے ڈر کر رو پڑتا ہے خدا کی قسم وہ بندہ کبھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ جو اللہ کو یاد کر کے رب کے ڈر سے رو پڑتا ہے امام کائنات کے یار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو جو رو پڑتا ہے بالآخر گناہ معاف جس کو رونا نہیں آتا آنسو نہیں نکلتے خدا کی قسم وہ رب سے ڈر کر رونے والا منہ بنا لے رب پھر بھی اس کی زندگی کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے آؤ گنہگارو خطا کارو آؤ رحمت کے دروازے کھل گئے ہیں حضرات جنت کے دروازے کھلے ہیں آؤ پچھلے گناہوں کی معافی مانگ لو آئندہ سے توبہ کر لو فرمان خداوندی ہے رب العالمین اعلان فرما رہے ہیں جب توبہ کرو گے معافی مانگو گے کیا ملے گا رب العالمین فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ سوہنیا اعلان فرما دو حضرات سورۃ فرقان ہے انیسواں پارہ

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (الفرقان: 70)

رب العالمین فرماتا ہے ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ جو بندے رب سے توبہ کریں معافی مانگیں توبہ کر کے ایمان لے آئیں اچھے عمل کریں اللہ فرماتا ہے ﴿فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ اللہ ذوالجلال فرماتا ہے لوگو! میں تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا جو بندہ توبہ کرتا ہے معافی مانگتا ہے رب سے معافی طلب کرتا ہے اللہ فرماتے ہیں میں معاف بھی کروں گا گناہوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا ﴿وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ اللہ پاک بہت بڑے مہربان معاف کرنے والی ذات غفور الرحیم ہیں رب نے معاف تو کرنا ہی کرنا ہے اللہ فرماتا ہے: میں گناہوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا حضرات سورۃ الفرقان انیسواں پارہ۔ سنا اب سولہواں پارہ سورہ مریم ہے قرآن کہتا ہے ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا﴾ (مریم : 60) قرآن کہتا ہے جو بندے توبہ کرتے ہیں اللہ پاک سے معافیاں طلب کرتے ہیں توبہ کر کے رب سے معافی مانگنے والے اللہ فرماتے ہیں کہ اچھے عمل کرتے ہیں ﴿فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ﴾ میں صدقے اور قربان جاؤں قرآن کی عظمت پر اللہ فرماتے ہیں ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے اور بھائی اگلی بات سنا ﴿وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا﴾ ظلم نہیں ہوگا زیادتی نہیں ہوگا ظلم نہیں ہوگا زیادہ کوئی نہیں برابر اجر دے کر اللہ پاک جنت کا وارث بنا دے گا ابھی بھی نہیں سمجھے ہوں میں تمہیں قرآن کا تیسرا مقام سمجھا دوں ادھر دیکھو قرآن سن لو اللہ فرماتے ہیں رب ذوالجلال نے فرمایا اے دنیا جہان کے لوگو ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ﴾ حضرات یہ پانچواں پارہ سورہ نساء ہے اللہ میں تیرے قرآن پر صدقے جاؤں اللہ میں قرآن پر قربان جاؤں اللہ اخیر کر دی ہے حضرات نوجوانو! بزرگو! گناہگار و خطا کارو! قرآن کہتا ہے ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ اللہ ذوالجلال فرماتا ہے جو بندہ برے عمل کر بیٹھا ہے جو بندہ برائیاں کر بیٹھا ہے گناہوں کے انبار لے کر بیٹھا ہے گناہوں کے پہاڑ کے کر بیٹھا ہے جو بندہ گناہوں کی دلدل میں اترا ہے اس نے دنیا کا کوئی عیب نہیں چھوڑا اس نے دنیا کا

کوئی گناہ نہیں چھوڑا ﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ﴾ یہ گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھا ہے قرآن کہتا ہے گناہوں کے پہاڑ انبار لگے ہیں کہتا ہے اللہ میں بڑے گناہ کر بیٹھا ہوں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھا ہوں اللہ فرماتے ہیں معافی مانگنا تیرا کام ہے معاف کر دینا مہربان کا کام ہے اپنی جان پہ ظلم کرنے والا گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھنے والا ﴿ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾ پھر اللہ پاک سے معافیاں مانگتا ہے اللہ فرماتے ہیں ﴿يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اللہ پاک بہت بڑی ذات مہربان ہے معافیاں دینے والی ذات ہے او بھائی گناہ کر کے گناہوں کی معافی مانگنا آمنہ کے لعل ﷺ نے فرمایا ہے یہ بہترین گنہگار ہے ساتھ گنہگار ساتھ بہترین یعنی غلطی کر کے معافی مانگ لیتا ہے گناہ کر کے گناہ پر ڈٹے مت رہا کرو بلکہ رب سے معافیاں مانگ لیا کرو یہ رمضان کا مہینہ ہے اللہ پاک سے معافیاں مانگا کرو عرش والے بڑا گنہگار ہوں بڑا خطا کار ہوں اے میرے اللہ معاف کر دے اللہ معاف کر دے قرآن پاک کا چوتھا مقام محبت سے قرآن سنو اللہ ذوالجلال فرماتا ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ اے ایمان والو! ایمان لے کر آنے والو! قرآن کہتا ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ (التحریم : 8) آج موقع ہے رب کو منا لو آج موقع ہے رب کو یاد کر لو برائیوں کی جان چھوڑ دو گناہوں کی جان چھوڑ دو رب کو منا لو رب کی رحمت بڑی جوش میں ہے رب کی رحمت انتظار میں ہے حضرات میں دو چار جملے محبت سے پیش کرنا چاہتا ہوں اللہ کرے رب ہماری زندگی کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے (آمین) یا اللہ اگر گناہوں کی طرف دیکھو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے آپ کی رحمت کی طرف دیکھا جائے تو کیا بات ہے اے نوجوانو بزرگو صاحب دل بڑی کمال بات کرتا ہے کیا کہتا ہے

چھڈ بدیاں دا کھیڑا سئیں صدا رہنا جی

بدیاں گناہوں کو برائیوں کو کہا جاتا ہے

چھڈ بدیاں دا کھیڑا سئیں صدا رہنا جی

چھڈ جانی دنیا فانی جا قبری پینا جی
جد محشر دا دن ہونا گناہگاراں اوتھے رونا واویلا کر کے
سوہنے رب نوں منا لے توں توبہ کر کے
پیارے رب نوں منا لے تو توبہ کر کے
منگی روندے کولوں معافی فیر روی ڈر کے
رب کرے گا تینوں معاف
رکھی نیکی دی توں آس
کری نیکی ڈر کے
سوہنے رب نوں منا لے توں توبہ کر کے
منگی اوندے کولوں معافی فیر روی ڈر کے
گل دلوں نہ پلائی میں سچی آکھاں جی
اگ جہنم دی ڈاڈی جیہڑی مارے لاٹاں جی
اگ مار دی اے چمکارے
وچ سڑن گے قسمت مارے
تو کی لینا سڑ کے
سوہنے رب نوں منالے تو توبہ کر کے
مومن جنتاں نوں جانے
روزے دار جنتاں نوں جانے
نمازی جنتاں نوں جانے
مومن جنتاں نوں جانے جیہڑیاں نیکیاں کردے
پنج وقت نمازاں ہن جیہڑے پڑھ دے
مومن اکٹھے ہون گے سارے

بہہ کے پلنگاں تے چڑھ کے
سوہنے رب نو منا لے توں توبہ کر کے
منگی اوندے کولوں معافی فیر روی ڈر کے

بات اگلی بھی بڑی اخیر ہے

رب جنت بنائی نہ چھڈیا شک جی
جنت کڈی سونی یارو نہ ٹکے اکھ جی
وچ جنت موج نظارے
اٹاں سونے دیاں کستوری دے گارے
نال ہیرے موتی لعل جڑ کے
سونے رب نوں منال لے توں توبہ کر کے

قرآن کہتا ہے فرمایا ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ آمنہ کے لعل ﷺ فرماتے ہیں حضرات ندامت کے آنسو دونوں جہانوں کے پیر نے فرمایا ہے دو قطرے رب کو بڑے پیارے دونوں جہانوں کے پیر ﷺ فرماتے ہیں دو قطرے رب کو بڑے پیارے ہیں اور دو نشان اللہ پاک کو بڑے پیارے لگتے ہیں جی جی محبوب کونے قطرے؟ آقا فرماتے ہیں ایک قطرہ آنسو کا قطرہ ہے جو بندہ اللہ پاک سے ڈر کر رو پڑتا ہے رب کے خوف کی وجہ سے رو پڑتا ہے گناہوں کو یاد کر کے آنکھیں گیلی کر لیتا ہے یہ آنسو کا قطرہ خدا کی قسم دنیا جہان کی چیزوں سے رب کو زیادہ عزیز محبوب ہے اور دوسرا قطرہ جو رب کی راہ میں لڑتے لڑتے گردن کٹاتے خون کا قطرہ بہا دیتا جائے حضرات رب کی راہ میں ملک کی ملت کی حفاظت کرتے اللہ پاک کی راہ میں جان کے نذرانے پیش کرنا جان دے دینا خون کا قطرہ یہ ہی بڑا قیمتی ہے کل پورے ملک میں حضرات پاکستان میں حضرات ایک سوگوار اور پریشان کن واقعہ کہ محترم کرنل محمد سہیل عابد فوج کا بہت بڑا کرنل حضرات کوئٹہ میں دہشت گردوں کے منصوبے ناکام کرتے کرتے کل فوج کا کرنل پاک آرمی کا کرنل شہید ہوا دہاڑی

ے اس کا تعلق حضرات ایک جنازہ وہاڑی ہو رہا ہے اور ایک راولپنڈی ہو رہا ہے ملک پاکستان کی حفاظت کرتے حضرات اللہ پاک کی رضا و رحمت کے لیے دہشت گردوں سے لڑتے لڑتے کرنل سہیل نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے ان شاء اللہ ایک ایک خون کا قطرہ بے کار اور ضائع نہیں جائے گا پاک فوج کی عظمت کو سلام ہے قربانیوں سے داستان بھری ہے حضرات جہاں لوگ پہلے روزے کی خوشیاں منا رہے ہیں اس گھر میں جس نے قربانی دی ہے اس گھر میں کیا بنے گا کیا بنا ہوگا ملک کی خاطر وطن عزیز کی خاطر میرا اور تمہارا دفاع کرتے ہوئے روزے داروں ایمان والوں کی پاکستانیوں کی حفاظت کرتے دہشت گردوں سے لڑتے کوئٹہ میں شہید ہوئے ہیں یا اللہ عرش کے شاہاں جہاں کرنل سہیل عابد لیٹا ہے کروڑوں رحمتیں نازل فرما (آمین) آرمی کے نوجوانوں کی شہادتیں ان شاء اللہ بے کار نہیں جائیں گی یہ دہشت گرد ملیا میٹ ہوں گے ان شاء اللہ ملک میں امن وسکون آئے گا اور ہماری دعائیں ہماری ان شاء اللہ التجائیں اور حضرات ان شاء اللہ ہماری دعائیں پاک فوج کے ساتھ بھرپور ہیں ان شاء اللہ الرحمان کل بھی دعائیں آج بھی دعائیں اور ان شاء اللہ دعائیں جاری رہیں گی ان کے ایک ایک خون کا قطرہ بے کار و ضائع جائے گا؟ نہیں۔ پاک فوج کی عظمت کو سلام ہے ایک آنسو کا قطرہ جو رب کی راہ میں ڈر کر رو کر بہایا جائے وہ قطرہ بھی بڑا قیمتی ہے دوسرا وہ خون کا قطرہ جو حضرات اللہ پاک کی راہ میں جان لٹاتے بہایا جائے وہ قطرہ بھی رب کو بڑا پسند ہے اور دو نشان ہیں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا فرماتے ہیں دو نشان ہیں ایک نشان میدان جہاد میں حضرات ملک کی حفاظت کرتے رب کی راہ میں لڑتے لڑتے بہایا غازی بن کر آتا ہے یہ نشان رب کو بڑے پیارے لگتے ہیں دوسرا نشان نماز پڑھتے حضرات سجدے کرتے ماتھے پر نشان پڑ جاتے ہیں یہ نشان بھی رب کو پیارے لگتے ہیں حضرات میں جو بات کرنا چاہتا ہوں آنسو اللہ سے ڈر کر ندامت پریشانی پشیمانی کے آنسو جو رب سے ڈر کر آنسو بہا دیتا ہے آمنہ کے لعل ﷺ نے فرمایا رب گناہ بھی معاف کر دیتا ہے رب گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے ادھر میری طرف دیکھنا دلیل کیا ہے امام کائنات

جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں میرے آقا ایک دن مسجد سے باہر نکلے اے نوجوانو بزرگو کوئی لڑکے اپنے پیار و محبت کی وجہ سے روتے ہیں محبت کی جدائی کی وجہ سے روتے ہیں رونے رونے میں فرق ہے خدا کی قسم

کسی کے ایک آنسو سے ہزاروں دل تڑپتے ہیں
کسی کا عمر بھر رونا یونہی بے کار جاتا ہے

اگر رونا ہے تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے رولو آج رولو خدا کی قسم قیامت کے دن اللہ خوشیاں اور امن دے دے گا جو آج خوش ہے حضرات جو آج امن میں ہے رب سے ڈر کر نہیں روتا قیامت والے دین اتنا روئے گا اتنا روئے گا آنسو ختم ہو جائیں گے آنکھوں سے خون نکلنا شروع ہو جائے گا لیکن قیامت کو رونا اسی بندے کے کام نہیں آنا ہے آج ایک قطرہ بہالو رب قیمت ادا کر دے گا رونا نہیں آتا رونے والا منہ بنالو رب پھر بھی تمہاری قیمت ادا کر دے گا دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں موسی نبی ایک دن بارش کی ضرورت پڑ گئی اپنی امت کو لے کر باہر پہنچے ہیں باہر پہنچے یہ وہ نبی ہے رب سے ڈائریکٹ باتیں کرنے والا کہتا ہے عرش والے رب بارش کی ضرورت ہے اے اللہ رحمت کی بارش برسا دے اللہ بارش برسا دے آسمان والے رب نے فرمایا اے میرے موسی بارش نہیں آنی میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں بھیجوں گا موسی نبی فرماتے ہیں یا اللہ بات کیا ہے فرمایا موسی تمہارے مجمع میں ایک گنہگار ایسا گنہگار جس پر میں رب ناراض ہوں وہ بہت بڑا پاپی گنہگار ہے میں اس پر ناراض ہوں جب تک یہ بندہ مجمع میں ہے میں بارش نازل نہیں کروں گا اسے کہو مجمع سے اٹھ کر چلا جائے پھر بارش آئے گی ورنہ نہیں آئے گی حضرات جناب موسی علیہ السلام نبی رب کے نبی نے مجمع میں اعلان کیا اے لوگو جتنے تم بیٹھے ہو ایک اس طرح کا پاپی ہے جس پر رب ناراض ہے جب تک وہ مجمع میں بیٹھا ہے بارش نہیں آئے گی تو موسی علیہ السلام نبی فرماتے ہیں اللہ کا واسطہ ہے تم اکیلے کی وجہ سے ہم پریشان ہیں اٹھ کر مجمع میں سے نکل جاؤ اٹھ کر چلے جاؤ تا کہ اللہ پاک کی رحمتیں آ جائے بارش آ جائے حضرات جو گنہگار ہے امام کائنات جناب محمد ﷺ اپنی امت کو بتا رہے

ہیں فرمارہے ہیں جو گنہگار ہے اس نے دل ہی دل میں اللہ پاک سے کال ملائی اے میرے اللہ یا اللہ تو جانتا ہے میں گنہگار پاپی ہوں اگر آج اٹھ کر چل جاؤں میں برادری میں لوگوں میں ذلیل ہو جاؤں گا اللہ کیا مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہو اے عرش والے رب میں تیرے آگے معافی مانگتا ہوں سچے دل سے حضرات ہاتھ نہیں اٹھائے دل ہی دل میں کہتا ہے یا اللہ گنہگار تو میں ہوں پچھلے گناہ معاف کر دے آئندہ سے میری توبہ ہے حضرات اس نے دل ہی دل میں اللہ پاک سے کال ملائی ہے اس نے معافی مانگی حضرات تم بھی کہہ لو میں بھی کہہ لیتا ہوں سارے مل کر کہہ لیتے ہیں

ساڈی کر منظور دعا مولا
تیرے در تے ڈگے آ مولا

ہر بندہ دل ہی دل میں اپنی زندگی کی کتاب کو پڑھو خدا کی قسم لوگو میرا ایمان ہے آج تم نے جمعہ کے خطبہ میں دل ہی دل میں معافی مانگو چاہے جتنے بھی گناہ ہیں رب گناہ معاف کر دے گا کیونکہ رب کا وعدہ ہے حضرات میں کہنا چاہتا ہوں اور سب کی فریاد ترجمانی کرنا چاہتا ہوں

ساڈی کر منظور دعا مولا
تیرے در تے ڈگے آ مولا
تیرے باجھوں ہمیں کوئی دکھیاں دا
ہور سہارا یا مولا

یا اللہ لوگوں کے ہزاروں در ہمارا ایک ہی در یا اللہ لوگوں کے کئی در ہوں گے ہمارا ایک ہی در ہے یا اللہ تمہارے علاوہ کوئی آسرا نہیں اللہ معاف کر دے یہ بزرگ بھی کہہ رہے ہیں بچے بھی کہہ رہے ہیں اللہ سفید داڑھیوں والے بھی کہہ رہے ہیں اے میرے اللہ پھر محبوب نے فرمایا سفید بالوں والا جب رب کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے اللہ پاک کو حیا آتی ہے سفید بالوں کی رب کبھی خالی نہیں موڑتا یا اللہ ہم نے بڑے جھوٹ بھی بولے ہیں بے ایمانیاں بھی بہت کی ہیں ٹھگیاں بھی ماری ہیں ظلم بھی بڑا کیا ہے لڑائیاں بھی بڑی کی ہیں یا اللہ

ہر گناہ کیا ہے یا اللہ تو جانتا ہے آج سچے دل سے تیرے گھر میں باوضو بیٹھے ہیں اللہ تیرے گھر میں خطبہ جمعہ میں یا اللہ معافیاں مانگتے ہیں عرش والے معاف کر دے یا اللہ معاف کر دے

ساڈی کر منظور دعا مولا

اللہ روزے کی حالت میں کہہ رہے ہیں

ساڈی کر منظور دعا مولا
تیرے در تے ڈگے آ مولا
تیرے باجھوں نائیں کوئی دکھیاں دا
ہور سہارا یا مولا
ساڈے گناہواں دی کوئی حد نئیں
تیری رحمت نالوں پر ودھ نئیں
ہر ویلے ٹھاٹھاں مار دا اے
تیری رحمت دا دریا مولا

اور بات بڑی اخیر ہے

ربا تو آس کسے دی توڑی نا

آمین کہو

ربا تو آس کسے دی توڑی نا
در اپنے توں خالی موڑی نا
تینوں خالی ہتھ پرتاندے نوں
آندی اے آپ حیا مولا

حضرات رب سے معافیاں مانگنے کا وقت ہے ادھر کیا ہے یہ بندہ دل ہی دل میں اللہ پاک سے کال ملاتا ہے اس نے معافی مانگی ادھر باش شروع ہوگئی حضرات چھم چھم بارش نازل ہوئی جناب موسیٰ نبی علیہ السلام کہتے ہیں عرش والے رب آپ نے فرمایا ایک گنہگار ہے یہ اٹھ کر

جائے گا تب بارش آئے گی یا اللہ کوئی بندہ اٹھا بھی نہیں بارش پھر بھی آ گئی ہے اللہ فرماتا ہے اس بندے نے میرے ساتھ صلح کر لی ہے اس نے مجھ سے معافیاں مانگ لی ہیں میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور بارش آ گئی ہے موسی نبی فرماتے ہیں یا اللہ وہ کون قسمت والا ہے وہ کون مقدر والا ہے اس کا نام کیا ہے تا کہ میں اس کی زیارت کروں یا اللہ جس کے ساتھ آپ کی صلح ہوئی ہے جس پر آپ راضی ہوئے ہیں تو رب ذوالجلال فرماتا ہے جب میرا بندہ میں اس سے ناراض تھا گنہگار تھا میں نے تب اس کا نام نہیں بتایا اب تو میرا اپنا بن گیا ہے میں نے اس کا نام نہیں بتانا حضرات میں یہ بتا رہا ہوں ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ﴾ اے نوجوانو بزرگو قرآن وسنت کے پروانو قرآن کہتا ہے ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ موسیٰ نبی کے اس امتی نے حضرات ندامت کے آنسو بہائے اس نے گناہوں کو یاد کر کے اللہ پاک سے کال ملائی رب نے معاف بھی کر دیا رب نے بارش بھی ڈال دی حضرات میں بتانا چاہتا ہوں ابھی موقع ہے رب سے معافی مانگ لو ابھی موقع ہے اللہ پاک سے مانگ لو خدا کی قسم معافیاں مانگنا تمہارا کام ہے معاف کر دینا عرش والے رب کا کام ہے ندامت کے آنسو حضرات ترمذی مستدرک حاکم کی روایت ہے ایک عورت ہے غربت کی ستائی حضرات بیوہ عورت ہے غربت کی ستائی عورت اور درہم و دینار کی تلاش میں نکلی پیسے کی تلاش میں نکلی ہے اور چلتے چلتے یہ واقعہ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے کئی مرتبہ اپنے صحابہ کو سنایا کہ صحابہ کِفل نامی بندہ ایک بنی اسرائیل کا کفل نامی ایک گنہگار بندہ ہے جو زانی ہے جو بدکار ہے دنیا کا کوئی عیب نہیں جو اس نے نہ کیا ہو بی بی اس کے پاس آئی کہتی ہے کفل میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھوکے ہیں روٹی چاہیے آٹا دانے چاہیے درہم و دینار دے دو کفل کہتا ہے بی بی ایک رات میرے ساتھ گزار لو میں تمہیں ساٹھ درہم و دینار دے دوں گا بی بی کہتی ہے کفل اللہ کی پناہ رب سے ڈر جاؤ اللہ سے ڈر جاؤ شرم کرو حیا کرو حضرات کہتا ہے پھر کچھ نہیں دوں گا بی بی واپس چلی جاتی ہے بچے یتیم ہیں باپ سر سے جا چکا ہے چھوٹے چھوٹے بچوں کا رونا

دیکھا ہے بچوں کے آنسو دیکھے ہیں بی بی سے نہیں رہا گیا حضرات اولادوں کے دکھ والدین سے برداشت نہیں ہوتے ہائے میرے اللہ لوگو غربت بڑی عجیب چیز ہے آج غربت کے ستائے بندے گردے نکال کر ہسپتالوں میں بیچ رہے ہیں غربت کے ستائے بندے خون کی بوتلیں بیچ رہے ہیں غربت کے ستائے بندے حضرات خودکشیاں کررہے ہیں اللہ دکھوں سے محفوظ فرمائے (آمین) جن عورتوں کو کبھی چاند سورج نے دیکھا نہیں عزت بیچنے پر آ گئی ہیں وجہ کیا ہے غربت ہائے میرے اللہ کئی افطاریاں کرتے ہیں مرغے اور چرغے کے ساتھ بعض کے گھروں میں ایک وقت کا آٹا نہیں کئی افطاریاں اے سی کمرے میں کرتے ہیں بعض کو سادہ پنکھا بھی میسر نہیں مرضی میرے رب کی ہے اللہ آزمائشوں سے بچا لو دکھوں سے بچا لو (آمین) مجبور عورت غربت کی ستائی دوبارہ پھر کفل کے پاس آ گئی اے کفل میرے چھوٹے یتیم بچوں پر ترس کھا لو کہتا ہے ساٹھ درہم و دینار دوں گا ایک رات گزار لو مجھے راضی کر دو بی بی مجبور ہو کر کہتی ہے ٹھیک ہے دروازے بند ہیں یہ بات آمنہ کے لعل ﷺ کئی مرتبہ اپنے یاروں کو سنائی ہے دروازے بند کر لیے اور جب کفل گنہگار بی بی کے قریب جانے لگا بی بی تھر تھر کانپے جاتی ہے روئے جاتی ہے ساتھ کانپے جاتی ہے کفل کہتا ہے کیا بن گیا تو رو کر کہتی ہے کفل میں بدکاری سے منہ کالا کرنے جا رہی ہوں غربت کی ستائی کاش مجھے مجبوری نہ ہوتی میں کبھی بھی رب کی نافرمانی نہ کرتی اے کفل میں مجبور عورت ہوں تم میری مجبوری کا فائدہ اٹھا رہے ہو مجھے ڈر لگتا ہے میں اللہ پاک کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گی قبر میں کون سا منہ لے کر جاؤں گی حساب و کتاب کیسے دوں گی رب کی عدالت میں کونسا منہ لے کر پیش ہوں گی

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ (الحشر : 18)

اے لوگو کل قیامت کو رب کی عدالت میں جانا ہے پائی پائی کا حساب رائی رائی کا حساب دروازے بند کر کے بند کمروں میں کیا کرتے رہے ہو وہاں راز کھل جائیں گے رات کے اندھیرے میں کیا کرتے رہے ہو راز کھل جائیں گے سفر میں کیا کرتے رہے ہو راز کھل جائیں گے گھروں میں کیا کرتے رہے ہو راز کھل جائیں گے حضرات وہاں خدا کی قسم راز

فاش ہونے والا دن جسے قیامت کا دن کہا جاتا ہے بی بی کہتی ہے اے کفل مجھے رب قدیر کا ڈر آتا ہے میں اللہ پاک کے سامنے کونسا منہ لے کر جاؤں گی یہ حرام کام ہے جو تم کرنے لگے ہو مجھے قبر کا ڈر آتا ہے مجھے عذاب جہنم کا ڈر آتا ہے بی بی تھر تھر روتی ساتھ کانپتی ہے خدا کی قسم بی بی کے رونے نے کفل کی زندگی بدل کر رکھ دی ہے کفل کہتا ہے بی بی تم پہلی مرتبہ برائی کرنے پر اتنا ڈر رہی ہو روئے جاتی ہو میں تو گناہوں والا پاپی ہوں میں تو گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھا ہوں میرا کیا بنے گا تم نے گناہ نہیں کیا پھر بھی روئے جاتی ہو میں تو گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھا ہوں جلدی سے دروازہ کھول دیا پیسے دے کر کہتا ہے بی بی گواہ بن جا آئندہ سے میری توبہ ہے میں تمہاری عزت کو تمہیں معاف کرتا ہوں تمہاری عزت محفوظ ہے جاؤ بچوں کے لیے پیسے لے جاؤ بی بی اٹھ کر چلی گئی کفل نے دروازہ بند کر لیا وضو کر لیا کہتا ہے یا اللہ میں نے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا عرش والے رب! اگر میں پوری زندگی دیکھوں نیکیاں ہیں ہی نہیں گناہ ہی گناہ ہیں اے میرے اللہ میں زبردست نہیں کہ بات منوا سکوں تیری رحمت کی ضرورت ہے اللہ معاف کر دے رب بھی کہتے ہوں گے اے کفل یہ لفظ سننے کے لیے میں کب سے انتظار کر رہا ہوں خدا کی قسم یہ لفظ جب بندہ زبان سے نکالتا ہے رب کو بڑا ہی پیارا لگتا ہے جب بندہ کہتا ہے یا اللہ مجھے معاف کر دے خدا کی قسم رب کی رحمت جوش مارتی ہے کفل نے رو رو کر معافی مانگی حضرات اسی رات فوت ہو جاتا ہے اسی حال میں فوت ہو گیا دن چڑھ گیا دروازہ بند ہے دروازہ نہیں کھلا لوگ کہتے ہیں گنہگار پاپی باہر نکل حضرات دیواریں پھلانگ کر اندر گئے حضرات کفل فوت ہو گیا ہے باہر دروازے پر لکھا ہے اے لوگو تحقیق اللہ پاک نے کفل کو معاف کر دیا ہے خدا کی قسم لوگو! اب چاہیے تو اپنے بھی ہو سکتا ہے باہر دروازے پر پٹی لکھ دی گئی اللہ پاک نے کفل کو معاف کر دیا ہے ابھی موقعہ ہے

تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں تو لین دے
گنہگار پاپی آیا لکھاں چکاں مار کے

سارے پاسے چھڈ تیری تیری کر کے
ہن دتی نہ دھتکاری لا کے تو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
اتی نہ جھڑ کی لاگے ہو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
جیہڑے بوہے جاوے پاپی اگوں بوتے وج دے
پھڑ لو مارو مارو پیر خانے گج دے
مینوں اپنے ای بوہے وچ کھلو لین دے
تیرے بوہے وچ بہکے اللہ رو لین دے
ٹھیک اے ربا تیرے بوہے میں سج دا نئیں
جیہڑا سجدہ میرا اوہ سجدہ نئیں
فضلوں جھڑکی نہ مودھا سدھا ہو لین دے
تیرے بوے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
منہ کالا دل کالا دفتر کالا چکیا
بدی کر نوں جدوں پٹیا
منتظم لاگے ذرا کھلو لین دے

یہ بابا جی صمصام کی باتیں بیت اللہ کے ساتھ رات چمٹ کر رو رو کر کہہ رہے ہیں اگلے جملے بھی بڑے کمال ہیں اے نوجوانو بزرگو بات ذرا محبت سے سننا خدا کی قسم جملہ بڑا اخیر ہے

کتھے جانواں بوا چھڈ میرے مالکا
میرا تیرے بنا کون میرے سچے خالقا

حضرات یہ جملہ دوبارہ دہراؤں

میں تیرا بوا چھڈ کدھر جانواں میرے مالکا

میرا تیرے بنا کون میرے بے خالقا
مینوں اپنے ہی بوہے چ بہہ کے رو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے

ندامت کے آنسو حضرات آج اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو لو رب قیمت ادا کر دے گا آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے پاس ایک آنے والا آیا ہے نبی پاک ﷺ کے پاس آیا کہتا ہے سوہنیا روئے جاتا ہے روئے جاتا ہے روئے جاتا ہے کہتا ہے میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے ہم بڑا آج یار دوستوں میں بیٹھ کر گناہ بیان کرتے ہیں اور ہنستے ہیں فلاں کی عزت میں نے برباد کی ہنسی جاتا ہے یہ غم کر کے آیا ہنسی جاتا ہے ہم گناہ کرتے ہیں ساتھ ہم ٹھٹھا مخول کرتے ہیں نا نا میرے بھائیو خدا کا واسطہ ہے گناہ کر کے اپنی زبان سے اقرار نہ کر بیٹھنا لکھا جائے گا بلکہ اگر گناہ ہو گیا ہے رب سے معافی مانگ لیا کرو امام کائنات ﷺ کے پاس ایک آنے والا آیا ہے روئے جاتا ہے روئے جاتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں یہ اتنا رویا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو بھی اس نے رلایا ہے آج سے پہلے ہم نے نبی پاک ﷺ کو کبھی بھی اتنا روتے ہوئے نہیں دیکھا اتنا رلایا ہے یہ اپنی آپ بیتی سناتا ہے کہتا ہے سوہنیا جس دور کی میں بات کر رہا ہوں لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کرتے ہیں لوگ بیٹیوں سے نفرت کرتے ہیں بیٹیوں کو عار جانتے ہیں بیٹیوں کو نحوست سمجھتے ہیں اے محبوب جی مجھے بھی رب نے ایک بیٹی دی تھی یہ باتیں کرتا جا رہا ہے آمنہ کے لعل ﷺ کو اپنی بیتی سنائے جاتا ہے کہتا ہے محبوب میرے گھر میں ایک بیٹی پیدا ہوئی اس سے پہلے میں جب گھر سے جانے لگا ہوں میری بیوی امید سے ہے جس گھر میں بیٹی پیدا ہوتی ہم قتل کر دیتے اگر بیٹا پیدا ہوتا ہم بیٹے کو زندہ رہنے دیتے بیٹیوں سے نفرت کی جاتی بیٹی پیدا ہو گی یہ جوان ہو گی اس کی شادی ہو گی پھر بندہ داماد والا بن جائے گا محبوب بیٹیوں سے اتنی نفرت بیٹیوں کو قتل کیا جاتا میں مہمان خانے جا رہا ہوں اپنی بیوی سے کہا اگر میرے بعد بیٹا پیدا ہو تو رہنے دینا اس کی خدمت اور پرورش کرنا اگر بیٹی پیدا ہوئی تو قتل کر دینا یہ بات کہہ کر میں چلا جاتا ہوں اے محبوب ﷺ میں چار سال بعد

واپس آیا چار سال کے بعد جب میں گھر واپس آیا چار پونے چار سال کی ایک ننھی سی بچی گھر میں دوڑتی پھرتی ہے کبھی امی امی بابا بابا کی آوازیں میں گھر آیا میں نے اپنی بیوی سے پوچھا اے کرمانوالی یہ بچی کون ہے میری بیوی بول کر کہتی ہے سرتاج یہ اپنی بیٹی ہے تمہارے بعد اللہ پاک نے بیٹی دی ہے خاوند کہتا ہے تم نے قتل کیوں نہیں کی یہ ماں کہتی ہے میرے دل نے برداشت نہیں کیا میں قتل نہیں کر سکی حضرات بات سننا پر اب اپنی باتیں سناتا ہے کہتا ہے بچی مجھے دوڑ کر چمٹ گئی ابو ابو بابا کہاں رہے ہو کتنے عرصے بعد آئے ہو بیٹی منہ ماتھا چومتی ہے میرے سینے سے لگ گئی محبوب میرا دل نرم ہو گیا کھانے کا ٹائم ہوا چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے لقمہ توڑ کر میرے منہ میں ڈالتی ہے میں اور محبت کرنے لگ پڑا کبھی میری چھاتی پر چڑھ جاتی کبھی دائیں کبھی بائیں سونے کا ٹائم ہوا کہتی بابا میں نے تمہارے ساتھ ہی لیٹنا ہے کبھی چھاتی پر کھیلتی ہے کہتا ہے سوہنیا بیٹی کے پیار میں میں بھی قتل کرنا بھول گیا میں بازار جاتا ہوں بیٹی میرے ساتھ جاتی ہے جدھر جاتا ہوں بیٹی ساتھ جاتی ہے جب رشتے داروں قبیلے والوں نے دیکھا مجھے طعنے دینے شروع کر دیے کہتے ہیں دیکھو بیٹی والا آ رہا ہے سوہنیا انہوں نے طعنہ دیا مہنے دیے ان طعنوں اور مہنوں نے میرا سینہ چیر دیا مجھے غصہ آیا میں بھول گیا کہ میں بھی باپ ہوں میں گھر آیا بیٹی کی تیاری کروائی لے کر جنگل کو چلا آیا یہ اپنی بیتی داستان سناتا ہے امام کائنات جناب محمد ﷺ اور نبی پاک ﷺ کے یار اس کی بات سنتے جاتے ہیں آقا ﷺ فرماتے ہیں بھائی آگے کیا بنا کہتا ہے سوہنیا میں نے رسی پکڑی کسی کدال اٹھائی اپنی بیوی سے کہتا ہوں میں ذرا جنگل سے لکڑیاں لیکر آتا ہوں بیٹی کو میری بیوی نے نہلایا دھلایا کپڑے پہنائے لے کر چل پڑا ہوں حضرات جنگل بیابان میں میں نے بیٹی کو کندھوں پر اٹھایا ہے بیٹی کبھی نیچے پیدل چلتی ہے کبھی انگلی پکڑ کر چلتی ہے کبھی آگے دوڑتی ہے کبھی پیچھے دوڑتی ہے اور رو کر کہتا ہے محبوب مجھے اپنی بیٹی کی ادائیں بڑی ہی یاد آتی ہیں بڑی یاد آتی ہیں آقا فرماتے ہیں آگے کیا ہوا حضور ﷺ چھم چھم روئے جاتے کہتا میں جنگل میں پہنچا کنواں کھودنا شروع کر دیا کدال سے گڑھا کھودتا جا رہا ہوں میری بیٹی کہتی ہے بابا کیا گم ہو گیا ہے

ابو جی یہ کنواں کیوں کھود رہے ہو کہتا میں نے کوئی بات نہیں کی گڑھا کھودتا رہا پھر میں آرام کے لیے تھوڑی دیر سانس لینے کے لیے بیٹھا میری بیٹی دوڑ کر آئی ابا بڑی دیر ہو گئی ہے کیا کر رہے ہو اپنے دوپٹے سے میرے جسم کو صاف کرتی ہاتھ پاؤں کی مٹی صاف کرتی منہ چومتی ہے ہاتھ چومتی ہے بابا امی انتظار کر رہی ہو گی چلو واپس چلیں کہتا ہے سوہنیا میرا دل پتھر ہے مجھے بیٹی کی کوئی بات اثر نہیں کرتی گڑھا کنواں کھودتا جا رہا ہوں جب سر تک گہرا کنواں کھود لیا اے محبوب ﷺ جی میں نے بیٹی کو پکڑا یہ میرے سینے سے لگ گئی اس نے سمجھا ابو مجھے محبت سے گلے لگانا چاہتا ہے بیٹی گلے لگی میں نے بازو سے پکڑا معصوم سی کلی کی زبردستی بازو پکڑے اور اٹھا کر گڑھے میں رکھا مٹی ڈالنی شروع کر دی آقا روئے جاتے ہیں صحابہ کہتے ہیں آنے والے بس کرو بس کرو اور کتنا نبی پاک ﷺ کو رلاؤ گے اور بات نہ کرنا بس کرو صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں بس کرو اور آقا فرماتے ہیں پروانو اسے کچھ نہ کہو اسے سنانے دو آقا فرماتے ہیں بھئی آگے کیا ہوا مجھے بات سنا دو میاں عبدالستار مرحوم اس بات کا ترجمہ کرتے ہیں اس کی گفتگو کا ترجمہ

آکھے اک میں بیٹی رکھی
یا محبوب غفاری

آنے والا آپ اپنی بیتی سنا رہا ہے

اک میں بیٹی رکھی یا محبوب غفاری
عجب پیاریاں باتاں کر دی تے لگے بہت پیاری
گھر آواں تے دوڑ شتابی آوے چائی چائی
بابل بابل کر کے پیاروں کی حال سناواں
بہت محبت اس دی مینوں دل وچ سمائی
میں بن پلک آرام نہ پاوے او مسکین نمانی
میں جس مجلس اندر جانواں او وی جاوے نالے

کرن ملامت ہن مینوں لوکی مجلس والے
سب خوشیاں ہمسائیاں تائیں قہر دلاں وچ آیا
اس نے کیوں نہیں بیٹی ماری ہر کوئی گلہ سنایا
جس دل جانواں ہس کر آکھن بیٹی والا آیا
تائی ظلم ادا وہ کیتا قہر ای چایا
بیٹی پیاری مارن کارن دل وچ نیت ہوئی
الفت محبت پیار ماپیاں والی دل وچ رہی نہ کوئی
لے ثریا جنگل

سوہنیا

لے ثریا جنگل دے ول اے محبوب بیانواں
پیاریاں باتاں کر دی جاوے اجے وی نا شرمانواں
انگلی پکڑ پیاروں میری چل دی جلدی چائی چائی
کوئی خبر خواب نہ بیٹی باپ بے چارہ کی کرسی آزمائی
اس اے بابل مینوں لاڈ لڈاون آیا
کیا جانے اج ہو گیا دشمن ظلم کماون آیا

سوہنیا مجھے کوئی ترس نہیں آیا اور بیٹی کو پتہ ہی نہیں بابل کیا کرنے لگا ہے جب میرے سینے سے لگی میں نے بازو سے پکڑا اٹھا کر گڑھے میں پھینکا مٹی ڈالنی شروع کر دی بیٹی کی چیخیں نکل گئیں کہتی ہے بابا یہ کیا کر رہے ہو ابو میں تمہاری لاڈلی پیاری بیٹی ہوں بابا کیا کر رہے ہو میں مٹی ڈالتا جا رہا ہوں یہ بیٹی رو کر کہتی ہے بابا میرا کیا قصور ہے میری کیا غلطی ہے ابو جی ایسے تو نہ کرو کہتا ہے محبوب بیٹی ترلے کرتی رہی امام کائنات جناب محمد ﷺ روتے آنسو بہاتے اس کی بات سن رہے ہیں کہتا ہے سوہنیا میں مٹی ڈالتا رہا بیٹی کہتی ہے ابو جی امی انتظار کرتی ہوں گی چلو گھر چلتے ہیں ایسے نہ کرو کہتا ہے محبوب میں مٹی ڈالتا رہا جب کندھوں کے

قریب مٹی پہنچی چار سال کی معصوم بچی نے چار پانچ سال کی معصوم بچی نے ایسے ہاتھ باندھ لیے بابا میرا کیا قصور ہے کیوں مجھ پر ظلم کرنے لگے ہو ابو جی رب کا واسطہ ظلم نہ کرو میں آپ کی بیٹی ہوں کہتا ہے سوہنیا میں مٹی ڈالتا رہا بیٹی کہتی ہے ابو میں آپ کو تنگ نہیں کروں گی میں مطالبے نہیں کروں گی ابو جی میں کچھ نہیں مانگوں گی رب کا واسطہ مجھے معاف کر دو کہتا سوہنیا میں پھر بھی مٹی ڈالتا رہا بیٹی کہتی ہے بابا چلو گھر نہیں لے کر جانا تو آپ کی مرضی مجھے جنگل میں ہی چھوڑ دو لیکن ایسے زندہ دفن نہ کرو سوہنیا پھر بھی مٹی ڈالتا رہا بیٹی رو کر کہتی ہے ابو جی اگر اس طرح کرنا تھا تو مجھے گھر میں بتا دیتے میں اپنی ماں کو تو جی بھر کر مل کر آتی میں اپنی امی سے الوداعی ملاقات اور جپھی ڈال کر آتی ایک نہیں مانی، کہتا ہے سوہنیا رو کر کہتی ہے

نہ میں رونواں نہ میں پیسے منگاں
تے نہ میں تیرے دل آنواں

اولادوں کو والدین پر بڑا مان ہوتا ہے خدا کی قسم تب بیٹی کے دل پر کیا گزرتی ہو گی جب سگا باپ زندہ بیٹی پر مٹی ڈال رہا ہے ساتھ روتا ہے ساتھ کہتا ہے سوہنیا اس بچی کی آوازیں ترلے منتیں میرے کانوں میں آج تک گونجتی ہیں بیٹی کہہ رہی تھی

نہ میں رونواں تے نہ میں پیسے منگاں
تے نا میں تیرے دل آنواں
بابل مینوں چھڈ کے نا جانوی
میں تے روندی روندی مر جانواں

سوہنیا میں مٹی ڈالتا رہا جب صرف چہرہ رہ گیا کہتی ہے ابو آپ نے باز نہیں آنا اگر نہیں آنا تو ایک بات سن لو قیامت کا دن ہو گا میرا دوپٹہ اور تیرا گریبان ہو گا میرے ہاتھ ہوں گے تیرا گریبان ہو گا میں پوچھوں گی اللہ میرے ابو سے پوچھو میرا گناہ کیا ہے میرا جرم کیا ہے اس دن قیامت کی باتیں ہوں گی کہتی ہے

جس دن روز قیامت ہو سی

تے اللہ دے دربارے
لبھ لواں گی ابو تینوں
تے بدلے لے لاں گی سارے

کہتا ہے سوہنیا بیٹی کی چیخیں میری نیندیں حرام ہیں میری روٹی چھوٹ گئی میرا کیا بنے گا بہت بڑا پاپی ہوں بہت بڑا گناہ کر کے آیا ہوں لیکن اسلام سے پہلے گناہ کیا ہے اپنے گناہوں کو یاد کر کے ندامت کے آنسو بہائے جاتا ہے میرے آقا فرماتے ہیں بھئی تم کلمہ پڑھ لو مسلمان ہو جاؤ گناہوں کی معافی مانگ لو معافی مانگنا تیرا کام ہے اتنے بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنا عرش والے رحمٰن کا کام ہے ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ ہر بندہ کہہ لو

آخری بات ہر بندہ گنہگار

معافیاں دے قلم اج پھیر اللہ سوہنیا
یا اللہ سب مل کر رو رو کر کہہ رہے ہیں یا اللہ رو کر تیرے خوف سے کہہ رہے ہیں
معافیاں دے قلم اج پھیر اللہ سوہنیا
گل تینوں اے پسند ڈھیر اللہ سوہنیا
تیریاں عطاواں اگے میریاں خطاواں کی
کیناں دے مقابلے نیں پھیر اللہ سوہنیا
چنگا ہاں یا مندہ ہاں اخیر تیرا بندہ ہاں
آندے آندے میتوں ہو گئی دیر اللہ سوہنیا
معافیاں دے قلم اج پھیر اللہ سوہنیا

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ: 201) ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الاعراف: 23)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یتیموں کے آنسو

﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ٥ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ٥ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ٥ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ٥ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ٥ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ٥﴾ (الضحیٰ: ٩٣-٦تا١١)

ماں اک باغ بہشت دا بوٹا
تے ٹھنڈی اے جس دی چھاں
در در تکے چین اونہاں نوں
تے مر گئی جنہاں دی ماں
او عبدالستارہ ماں پیو پیارا
تے جاوے چھوڑ جہاں نوں
وقت دا ملک تمامی دے
تے قبرستان اونہاں نوں

حمد وثناء کبریائی بڑائی تعریفات اللہ رحیم وکریم کے لیے بے شمار لاتعداد درود وسلام آقا دو جہاں سرورکائنات امام اعظم امام دین رحمت العلمین جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

دوستو! بزرگو ساتھیو اللہ والو! نوجوان بھائیو!

آج کا جمعہ اپریل 2018 کا شاندار خطبہ جمعۃ المبارک میں ان شاء اللہ الرحمٰن رب العالمین کی عطا کردہ رحمت وتوحید کے ساتھ یتیموں کے آنسو، یتیموں کے ہنجوں یتیموں کے ذکڑے اس حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں چند معروضات تمہارے سامنے گوش گزار

سے تشریف رکھیں دعا ہے کہ کرنا چاہتا ہوں بڑے پیار بڑی محبت بڑی الفت وعقیدت سے تشریف رکھیں دعا ہے کہ پروردگار میری اور تم احباب کی آج کی حاضری اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ (آمین)

حضرات:

یتیموں کے آنسو یتیموں سے پیار یتیموں سے محبت یتیموں سے الفت اور عقیدت کامیابی اور کامرانی جنت جانے کا ذریعہ اور سبب ہے یہ غور کرنا قرآن پاک میں تقریباً بائیس تئیس مرتبہ لفظ یتیم استعمال کیا گیا ہے توجہ میری طرف یتیم کا معنی ہوتا ہے اکیلا۔

حضرات!

جس کا باپ، بچہ ابھی نابالغ بچپن میں ہی ہے باپ دنیا سے تشریف لے جائے اس بچے کو یتیم کہتے ہیں اگر ماں فوت ہو جائے پھر بھی یتیم کہا جاتا ہے اور لوگو، کائنات کے امام محمد الرسول اللہ ﷺ جب کائنات میں آئے یتیم تھے، ابھی آقا دنیا میں آئے نہیں باپ دنیا سے پہلے تشریف لے جا چکا ہے کائنات کے امام محمد الرسول اللہ ﷺ ابھی کائنات میں تشریف لے کر نہیں آئے ماں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں ہیں باپ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ دنیا سے تشریف لے گئے آقا جب پیدا ہوئے یتیم پیدا ہوئے، چھ ساڑھے پانچ چھ سال کی عمر ہے ماں آمنہ بھی جدائیاں دے کر چلی گئیں اے لوگو! جس نبی ﷺ کا میں اور تم نے کلمہ پڑھا ہے اس نبی نے یتیمی کی حالتیں دیکھیں اور اسی لیے شاید جب تک زندہ رہے آقا فرماتے رہے۔ اے لوگو! یتیموں سے پیار کرلو۔ یتیموں سے محبت کرلو جو بندہ یتیم سے محبت کرے گا یتیم سے محبت کرے گا بخاری مسلم کی روایت ہے آمنہ کے لعل جناب محمد الرسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کا دن ہو گا یتیموں کے آنسو صاف کرنے والا یتیموں سے محبت کرنے والا یتیموں کو سینے سے لگانے والا بندہ قیامت کا دن ہو گا آقا فرماتے ہیں میرے ساتھ ایسے جنت میں ہو گا جیسے یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں جنت میں ہمسائیگی چاہتے ہو کائنات کے امام محمد الرسول اللہ ﷺ کا جنت میں ہمسایہ اور گوانڈھی بننا چاہتے ہو آؤ پھر یتیموں سے پیار کرلو۔ یتیموں سے محبت کرلو۔ غور کرنا، میرے آقا ﷺ جب دنیا میں تشریف

لے کر آئے۔ حضرات! آقا ﷺ یتیم ہیں اور رب العلمین فرما رہے ہیں توجہ سے اللہ کا قرآن سماعت کر لو۔ اللہ میرے تمہارے دل میں قرآن وسنت کے لیے جگہ بنا دے۔ (آمین) کائنات کے امام پر رب نے قرآن نازل فرمایا فرمایا محبوب گھبرانے کی ضرورت نہیں کیا تمہیں پتہ نہیں بھول گئے ہو، جب تم پیدا ہوئے تو یتیم، لوگوں کے دلوں میں تمہیں جگہ دی، قیامت تک تمہارا نام بلند کر دیا لوگ آتے رہیں گے تمہاری عظمت کا ستارہ بلند ہوتا رہے گا تمہیں مقام دیا تمہیں نبوت دی تمہیں نبوت و رسالت سے ہمکنار فرمایا۔ یہ فرمان خداوندی، فرمایا ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ کائنات کے امام جناب محمد ﷺ کو اللہ ذوالجلال تبلیغ فرما رہے ہیں محبوب ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ ہم نے تمہیں یتیم پایا پھر ہم نے تمہیں جگہ عطا فرمائی مقام دے دیا۔ یتیم پیدا ہوئے ہو یتیم پیدا ہوئے ہو میں رب نے تمہیں زمین سے اٹھایا بیت المقدس ساتوں آسمانوں کی سیر جنت کی سیریں کروا دی ہیں۔ ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ سوہنیا تمہیں یتیم پایا، پھر ہم نے تمہیں نبوت و رسالت عطا کر دی یہ سنو ذرا غور سے آگے فرمایا: ﴿وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ﴾ میں رب نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی میں رب نے تمہیں حوصلے عطا کیے طاقتیں دی ہیں آگے فرمایا میرے محبوب میں جو بات کہنا چاہتا ہوں یتیمی کی حالتیں تو تم نے بھی دیکھی ہیں یتیمی کی حالتیں تو تم نے بھی دیکھی ہیں میں رب کہہ رہا ہوں ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ اے میرے محبوب ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ کسی یتیم بچے کو جھڑکنا نہیں، یتیم کو منہ نہ بولنا، سوہنیا ﷺ یتیم پر سختی نہ کرنا ہم رب اپنی نبی کو فرمایا رہا ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

حضرات! ذرا غور کرتے جانا دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ قرآن پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں فرمایا لوگو میرے رب نے اعلان کر دیا ہے ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ رب اپنے نبی سے فرما رہا ہے سوہنیا کسی یتیم پر سختی نہ کرنا کسی یتیم کو جھڑکنا نہیں کسی یتیم کو منہ نہ بولنا یتیم جب تمہارے دروازے پر آ جائے ماتھے پہ بل نہ ڈالنا ماتھے پہ تیور نہ لانا، یہ سنو ذرا

اللہ کا قرآن فرماتا ہے: ﴿وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ سوہنیا ﷺ جب کوئی سوالی تمہارے دروازے پہ آ جائے سوالی کو واپس نہ جانے دینا سوالی واپس نہ جائے سوال کرنے والا مانگنے والا تمہارے در پر آ جائے اُسے خالی واپس نہ جانے دینا اگلی بات سن لو فرمایا: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ فرمایا سوہنیا ﷺ میں رب کی نعمتیں گنتے جاؤ شمار کرتے جاؤ اور میں رب کا شکر کرتے جاؤ سنو ذرا غور سے دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ کو میرے رب نے اس مقام پر یتیم سے پیار کرنے کی باتیں بتائی ہیں یتیم سے محبت کرنے کا آرڈر فرمایا ہے یہ سنو ذرا غور سے۔ اللہ ذوالجلال نے اعلان کر دیا ہے لوگو جو بندہ رب کی محبت چاہتا ہے رب کا پیار چاہتا ہے رب کی الفت چاہتا ہے فرمایا:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝﴾ (الدھر: ۸،۹)

اللہ ذوالجلال فرمارہا ہے لوگو! اگر رب کا پیار چاہتے ہو رب کی محبت چاہتے ہو جنت کا داخلہ چاہتے ہو رب کی رضا مندی چاہتے ہو پھر رب کے پیار میں یتیموں کو کھانا کھلایا کرو یتیموں سے پیار کیا کرو مسکینوں سے پیار کیا کرو جو بندہ یتیم کو کھانا کھلائے مسکین کو کھانا کھلائے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے یہ ذریعہ جنت جانے کا ذریعہ ہے یہ سنو ذرا غور سے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کائنات کے امام نے فرمایا: اے لوگو! جو بندہ یتیم سے محبت کرے یتیم سے الفت کرے ایک آنے والا آیا آ کر میرے آقا سے کہتا ہے اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ سوہنے محبوب (قسوۃ قلبہ) سوہنیا میرا دل بڑا سخت ہے، محبوب کوئی فارمولا بتا دو کوئی وظیفہ یا ٹوٹکہ بتا دو میرا دل نرم ہو جائے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں میرے آقا فرماتے ہیں اے آنے والے چلے جاؤ یتیم ڈھونڈ لو یتیم بچہ جہاں مل جائے جس کی ماں سر پر نہیں جس کا باپ دنیا میں کوئی نہیں نہ باپ کا سایہ ہے نہ ماں کا سایہ ہے اُس یتیم بچے کو سینے سے لگا لینا اس سے محبتیں تم کر لو اللہ تمہارے دل کو نرم کر دے گا۔ یہ سنو ذرا غور سے اور

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں لوگو! یتیم بچہ یتیم بچہ جب اللہ ذوالجلال کے آگے فریاد کرے یتیم بچہ جب آہیں بھرے پکارے، او یتیموں کو پریشان کرنے والو! یتیموں کی جگہ تڑپ کرنے والو سن لو، میرے آقا فرماتے ہیں جو بندہ دنیا میں کسی یتیم کو پریشان کرتا ہے یتیم بددعا کردے اللہ ذوالجلال کی عظمت کو گواہ بنا کر کہوں یتیم کی پکار یتیم کی آہ آسمان چیر کر رب کے عرش پہ پہنچ جاتی ہے۔ اللہ ذوالجلال یتیم کی فوراً بدعائیں قبول کر لیتا ہے یتیم کی بدعائیں لے کر بندہ جہنم کا بالن بن جاتا ہے یتیم سے دعائیں لیا کرو یتیم سے بدعائیں نہ لینا یتیم کی بدعائیں تمہیں برباد کر دیں گی۔

یہ سنو بات دور نہ چلی جائے اللہ ذوالجلال کے نبی یعقوب علیہ السلام نبی ہیں حضرات رب نے بیٹوں کی فوج دی ہے یعقوب علیہ السلام نبی کو روئے بیٹیاں دینے والا اللہ بیٹے بھی دینے والا اللہ ہے اختیارات کا مالک تو اللہ ہے بابا یعقوب علیہ السلام نبی کو رب نے بیٹوں کی فوج دی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نبی ایک دن کہتے ہیں ابو جی بات سن لیں بابا جی مجھے خواب آیا ہے ابو جی مجھے خواب آیا ہے بابا یہ گیارہ چاند اور سورج مجھے سجدہ کر رہے ہیں، یہ بات سن لو یوسف نبی کون ہیں جب بچپن میں تشریف لے کر آئے یوسف کا معنیٰ ہوتا ہے مزید، بڑا پیارا بچہ ہے اللہ ایک اور ایسا چاند عطا کر دو اللہ ذوالجلال نے جناب بنیامین عطا کر دیا سیدنا یوسف علیہ السلام کی ماں سیدہ راحیل ابھی بنیامین تشریف لائے جام نفاس میں ماں ہے یوسف علیہ السلام نبی کی عمر دو سال کی ہے ماں دنیا سے تشریف لے جاتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نبی ہو جاتے ہیں یہ سنو ذرا غور سے بچہ یوسف نبی یتیم ہو گیا بنیامین بھی یتیم ہو گیا ہے یعقوب علیہ السلام نبی پریشان ہیں ابھی ایام نفاس میں ماں راحیل بنیامین یوسف کی چلی گئی یہ دو چھوٹے چھوٹے بچے ان کو کون پالے گا ان کے بستر کون بچھائے گا بنیامین کو دودھ کون پلائے گا اولوگو مرضیاں تو رب کی ہیں اللہ فصل پکی کاٹے یا کچی کاٹے اختیارات کا مالک تو اللہ ہے۔ شریعت کے اوراق میں لکھا ہے جناب یعقوب علیہ السلام کی بہن جناب یوسف علیہ السلام کی پھوپھو نے ان بچوں کو پالا ہے یتیمی کی حالتیں یہ غور کرتے جانا یتیمی کی حالتیں یوسف نبی نے

بھی دیکھی ہیں جناب یوسف یتیمی کی حالتیں یتیمی کی پریشانی کاٹتے کاٹتے ابھی جوانی میں قدم نہیں رکھا غور کرنا خواب آیا عرش والے رب ذوالجلال کی طرف سے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

باپ کو خبر بتائی خواب بتایا باپ کہتا ہے بیٹا یوسف علیہ السلام بھائیوں کو نہ بتانا میرے بیٹے دیکھنا کہیں تمہارے بارے میں بُرا نہ سوچیں، خدا کی مرضیاں ایک دن بھائیوں کو پتہ چلا کہتے ہیں ابا جی بات سُن لو ہم یوسف علیہ السلام کے بڑے خیر خواہ ہیں ایسے کرو یوسف کو ہمارے ساتھ جنگل میں سیر کے لیے بھیج دو بابا یعقوب نبی علیہ السلام نے جوہوا سو ہوا، یعقوب علیہ السلام نبی نے بھائیوں کے ساتھ یوسف علیہ السلام نبی کو روانہ کر دیا یوسف نبی کو یہ لے کر جنگل بیاباں میں جا رہے ہیں یہ سنو ذرا غور سے حضرات! بات بہت لمبی چوڑی ہے کنویں میں پھینک کر واپس آ گئے۔

﴿وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ○ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ○ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ (الیوسف: ١٦ تا ١٨)

شام کو روتے آتے پیٹتے آئے واویلا کرتے آئے ابو جی ہم دور چلے گئے یعقوب بابا جی بات سن لیں تمہارے بیٹے یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا ہے روتے پیٹتے واویلا کرتے آئے یہ بات سن لینا ایک بھائی کہتا ہے جاؤ ذرا دیکھ کر آؤ یوسف کنویں میں ہے یا کسی نے نکال لیا ہے لوگو ادھر کیا ایک قافلہ آیا انہوں نے جناب یوسف علیہ السلام کو نکال لیا اور یوسف علیہ السلام کے بھائی پھر دوبارہ آجاتے ہیں قافلے والوں سے بحث وتکرار ہوئی قرآن کہتا ہے: انہوں نے کھوٹے سکوں کے عوض چند پیسوں کے عوض یوسف کو بیچ دیا ہے یوسف کو جب انہوں نے بیچا تو یہ بات سن لو ان قافلے والوں نے یوسف علیہ السلام نبی کو پکڑ لیا اور سگے بھائی کہتے

میں ماں کی قبر پہ بیٹھ جاتے ہیں کہتے ہیں امی بات سن لیں تم دنیا سے جا چکی ہو آج میرے بھائیوں نے امی جی میرے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا لوگو سیرت کی کتابوں میں تفسیروں میں لکھا ہے جناب یوسف نبی اپنی ماں کی قبر پر بچپن کا ٹائم بچپن کی عمر یتیمی کی حالت ہے ماں کی قبر پہ بیٹھے ہیں کہتے ہیں ماں دیکھو نا تمہارا یتیم یوسف علیہ السلام تمہارا لاڈلہ اور پیارا یوسف کھوٹے سکوں کے عوض بیچا جا رہا ہے امی سنگلوں میں جکڑا ہوں امی ذرا دیکھو تو سہی نا ایسے قبر پہ کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں اور ساتھ ماں کو آوازیں دے رہے ہیں حضرات بات سنو نا اور کسی صاحب دل نے بڑی پیاری بات کر دی۔

کرے دعا روح پاک اس دی لئی
تے رُو رُو درد سناندا اے
اج فرزند یتیم تساں دا
تے قیدی ہو کر جاندا
روئے ماں واں باجھ یتیم نمانے

سمندری والو دائیں بائیں سے آنے والو!

ماں واں باہجھ یتیم نمانے
تے در در دھکے کھاون
کتھوں آون پیاریاں ماں واں
تے سینے نال لگاون

جناب یوسف علیہ السلام نبی ایسے قبر پہ بیٹھ کر ماں کے لیے دعائیں کر رہے ہیں اِدھر سالار قافلہ آتا ہے وہ غلام کدھر گیا غلام کو ڈھونڈو اے سمندری والو! بات ذرا دھیان سے سن لو۔ سالارِ قافلہ نے شور مچا دیا منی اسود نامی بندہ، تاریخ والے لکھتے ہیں منی اسود نامی ایک آدمی ہے اسود نامی ایک آدمی ہے ڈھونڈتا ڈھونڈتا آیا کیا دیکھتا ہے جناب یوسف علیہ السلام اپنی ماں کی قبر پر بیٹھے ہیں ماں کی قبر پہ مٹی ڈال رہے ہیں اور ساتھ آوازیں دے رہے ہیں ہر آیا اور

آ کر کہتا ہے اے یوسف تمہارے مالکوں نے سچ کہا تھا کہ تم بھگوڑے ہو تم بھاگ جانے والے ہو تمہارے مالکوں نے سچ کہا تھا اس نے جناب یوسف علیہ السلام کو پکڑا ایسے پکڑ کر گھسیٹا ساتھ رب اکبر کی قسم اے لوگو تاریخ والے لکھتے ہیں اس نے جناب یوسف علیہ السلام کو تھپڑ مارنے شروع کر دیئے جناب یتیم یوسف کو باپ بھی نبی ہے اور بیٹا بھی نبی ہے اس نے یتیم یوسف کو جب تھپڑ مارے حضرت یوسف علیہ السلام یتیمی کی حالت ہے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے آسمان کی طرف نظریں اٹھائی ہیں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا لیئے عرش والے کیسی غلطیاں ہوگئی ہیں اللہ کونسا قصور ہو گیا ہے کیا گناہ ہو گیا ہے۔ یا اللہ اتنا ذلیل تو نہ کرو عرش والے دیکھو نا یہ ظالم کیسے مجھے تھپڑ مار رہا ہے ایسے ہاتھ اٹھائے ہیں جناب یوسف علیہ السلام نے ہاتھ اُٹھا کر ایک بات کہی جس نے میرا دل ہلا دیا ہے کہتے ہیں۔ (اللھم ان کانت لی خطئیتہ) عرش والے ٹھیک ہے اگر کوئی غلطی کوتاہی ہوگئی ہے تو معاف کر دو اللہ میں تمہارے نبی یعقوب کا بیٹا ہوں بھائیوں نے ظلم کیا کھوٹے سِکوں کے عوض بیچ دیا، اے بابا بات سُن لو حضرات نوجوان بزرگو دھیان سے سن لو حضرت یوسف علیہ السلام نبی کہتے ہیں یعقوب نبی کا بیٹا کیا کہتا ہے عرش والے کونسی غلطیاں ہوگئیں یہ ظالم کیوں مجھ پر ظلم کر رہا ہے اور ساتھ ہی اگلی بات کر دی عرش والے اس کے اور میرے درمیان فیصلہ ہونا چاہئے جناب یوسف علیہ السلام مظلوم نبی ہیں اس یتیم بچے نے رب کے آگے فریاد کر دی یہ سننا ذرا دھیان سے حضرت یوسف نبی نے جب التجاء کر دی تو عرش والے رب نے یوسف کی باتوں کو سن لیا کعبہ کے رب کی قسم! فوراً اسی وقت ایک بہت بڑا طوفان ایک بہت بڑی آندھی آ گئی جس نے تہس نہس کر کے رکھ دیا سارا قافلہ الٹ پلٹ ہو گیا، سالارِ قافلہ کہتا ہے قافلے والو! میں اس راہ سے بڑی مرتبہ گزرا ہوں اس راستے سے بڑی مرتبہ گزرا ہوں اس طرح کا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا، ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے کوئی بہت بڑا گناہ کر لیا ہے بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہے روئے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگ لو، جب سالارِ قافلہ نے یہ بات کہی ملی اسود نامی آدمی آیا کہتا اے سالارِ قافلہ وہ بچہ جو ہم نے خریدا ہے وہ بچہ یوسف جس کو غلام بنا کر لے جا رہے ہیں میں اُس بچے پر ظلم کر بیٹھا ہوں

میں اُسے یتیم کو تھپڑ مار بیٹھا ہوں یہ فوراً دوڑ کر آیا سالارِ قافلہ کہتا ہے یوسف اللہ کا واسطہ ہے معاف کر دے جب میں نے تمہیں تمہارے بھائیوں سے خریدا میں نے تمہیں دیکھا تمہاری عظمت کا اندازہ تب ہی لگا لیا تھا معاف کر دو یا پھر بدلہ لے لو یوسف علیہ السلام نبی کہتے ہیں اے سالارِ قافلہ جاؤ میں تمہیں معاف کر دیتا ہوں میں بدلہ لینے والا نہیں ہمارا خاندان تو نبیوں کا خاندان ہے ہم ظلم کا بدلہ نہیں لیا کرتے ہم تو معاف کر دیا کرتے ہیں۔

سمندری والو! میں جو بات بتانا چاہتا ہوں مظلوم کو بندہ دنیا میں پریشان کرتا ہے دنیا میں جو یتیم بندہ ہے اُسے پریشان کرو گے یہ زمین پہ بددعا کرے گا آسمان پر رب کا عرش ہل جائے گا اور فوراً پروردگار اس کی بددعائیں قبول کرے گا کائنات کے امام جناب محمد ﷺ نے فرمایا: یتیم کی بددعائیں رب بڑی جلدی سنتا ہے والدین کی دعائیں، مسافر کی دعائیں اللہ بڑی جلدی قبول کر لیتا ہے یہ سنو نا ذرا غور سے کائنات کے امام نے فرمایا:

''اے لوگو جب کوئی بندہ یتیم پر ظلم کرے یتیم کو دھکے دے دنیا میں یتیم کانپ رہا ہوتا ہے دنیا میں یتیم ہل رہا ہوتا ہے یہ دنیا میں ظلم کر رہا ہوتا ہے یتیم دنیا میں کانپ رہا ہوتا ہے کعبہ کے رب کی قسم ہے آسمان پر رب کا عرش بھی کانپ رہا ہوتا ہے۔''

یہ سنو ذرا غور سے یوسف علیہ السلام نبی ماں کی قبر پر بیٹھ کر ماں ماں کر رہے ہیں اور میں ساتھ ہی اگلی بات عرض کر دوں کیوں نہ عرض کروں کہ میرے تمہارے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے بھی یتیمی والی حالتیں دیکھی ہیں سمندری والو جس نبی کا میں اور تم نے کلمہ پڑھا ہے ذرا بات اس کی بھی سُن لو کائنات کے امام ایسے قبر پر بیٹھے ہیں مقام ابویٰ ہے اور میرے آقا ایسے قبر پر بیٹھ کر مٹی اوپر چڑھا رہے ہیں ساتھ میرے آقا ﷺ زار و قطار روئے جا رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھی رو رہے ہیں صحابہ کہتے ہیں سوہنے محبوب قبر پر مٹی ڈال رہے ہو ساتھ روئے جا رہے ہو سوہنیا کیا بات ہے کس کی قبر ہے تو میرے آقا یعنی جناب محمد ﷺ کو یتیمی والی حالتیں یاد آ گئیں، آقا فرماتے ہیں میرے غلامو میرے پروانو! یہ قبر تو

میری ماں آمنہ کی قبر ہے یہ قبر میری ماں آمنہ کی قبر ہے اے میرے صحابہ ابھی میں دنیا میں آیا نہیں میرا باپ عبداللہ پہلے ہی دنیا سے چلا جاتا ہے پانچ چھ سال کی عمر ہے مدینہ واپسی پر میری ماں مقام ابواء پر بیمار ہو گئیں میری عمر پانچ چھ سال کی ہے میں ماں کے کبھی دائیں طرف جاتا ہوں کیسا تصور کرو ذرا کیسا سین کیا سماں ہو گا ایک پردیس ہے ایک میرے تمہارے آقا کی عمر پانچ چھ سال ہے ماں آمنہ بیمار ہے اُم ایمن لونڈی قریب بیٹھی ہے آقا علیہ السلام کی ماں بیمار ہے اُم ایمن نے بڑے ٹوٹکے استعمال کیے لیکن آقا کی ماں درست نہیں ہو رہی بیماری ختم نہیں ہو رہی میرے آقا کبھی ماں کی دائیں طرف کبھی بائیں طرف اور لوگو اولاد کو کعبہ کے رب کی قسم ہے والدین سے بڑی محبت ہوتی ہے والدین تو بڑی عظیم دولت ہوا کرتے ہیں دعا کیا کرو جن کے زندہ ہیں اللہ والدین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) جن کے دنیا سے چلے گئے اللہ اُن کے لیے دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

میرے آقا کبھی دائیں کبھی بائیں آقا اپنے نرم نرم ہاتھوں سے میرے پاک نبی امی آمنہ کے کبھی دائیں کندھے کو دباتے ہیں کبھی میرے آقا رخساروں کے بوسے لیتے ہیں کبھی ماں کا ماتھا چومتے ہیں میرے آقا فرماتے ہیں امی آمنہ اللہ بہتریاں پیدا کر دے گا میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی چھاتی پر چڑھ جاتے ہیں اور ماں کہتی ہے میرا بیٹا میرے لعل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ماں دکھی ماں اپنی اولاد سے کہا کرتی ہے میرا پاک نبی کو ماں آمنہ کہتی ہے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے لعل اے میرے بیٹے تمہارا باپ تو دنیا سے پہلے ہی چلا گیا اس نے تمہارا چہرہ نہیں دیکھا، آج میں آمنہ رضی اللہ عنہا بھی تمہارا ساتھ چھوڑ کر جا رہی ہوں بیٹا میری دعائیں ہیں اللہ تمہاری عظمت کو بلند کر دے اللہ تمہارے مقام کو اونچا کر دے حضرات بات سُن لو ماں بار بار دعائیں کر رہی ہے!

عمر تیری وچ برکت ہووے

ماں آمنہ رضی اللہ عنہا دعا کر رہی ہے اپنے لعل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

عمر تیری وچ برکت ہووے

تے بہت دعا فرمائی
اکھیاں میریاں ہمبرو رُوون
تے نیندا جل دی آئی
بیٹھا رہ گیا کول میت دے
تے پاک رسول الٰہی
میت کول اکیلا رو وے
تے چھم چھم ہنجوں جاری
مکہ دور تے دور مدینہ
بیساں خبر نہ کائی
وچ پردیس مقدر والی
تے بات برابر ہوئی
اک یتیم تے دوجا پردیسی
تے رب نوں مال حلعل
وچ پردیسیں کیوں آیا
تے وقت جدائی والا

ماں دعا کر رہی ہے اے میرے محمد اللہ تمہیں جوانیاں نصیب فرمائے آج میرے آقا صحابہ کو لے کر بیٹھے ساتھ قبر پر مٹی چڑھا رہے ہیں اے میری اماں آمنہ تم میرے لیے دعائیں کرتی گئی امی آنکھ کھول کر دیکھ لو تمہارے بیٹے محمد کو رب نے کتنی شانیں عطا کر دی ہیں میرے پاک نبی ﷺ کو اتنا مقام دیا میرے رب نے ہر ماں نے یہ مقام دیکھا نہیں لوگو والدین کا دل کرتا ہے ہمارا بیٹا حافظِ قرآن ہو ہمارا بیٹا قاری القرآن ہو کون سی ماں چاہتی ہے کہ میرے بیٹے کو رب عزتیں نہ دے اللہ کی قسم! ہر والدین تو پل پل عزتیں ہی مانگتے ہیں اور لوگو دعائیں کرتے ہیں ماں آمنہ کی بڑی امیدیں ہیں میرے نبی کو رب نے یتیم پیدا کر

کے ساتوں آسمانوں کی سیر کروا کر کائنات کا قیامت تک سردار بنا دیا پر یہ مقام نہ باپ عبداللہ نے دیکھا نہ ماں آمنہ نے دیکھا اور لوگو! میں جو بات بتانا چاہتا ہوں یتیم سے پیار کر لو اللہ کی قسم رب کامیابیاں دے دے گا اور سمندری والو غلطی سے بھی کسی یتیم پر ظلم کر کے اس کی بددعا نہ لینا یتیم کو تنگ کرو گے تمہارے سارے نیک اعمال برباد ہو جائیں گے۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

''قیامت کا دن ہو گا ایک بندے کو لایا جائے گا ایک بندے کو لایا جائے گا فرشتے اس کو جہنم میں پھینکتے ہیں عرش والے رب نے کہہ دیا ہے اے میرے فرشتو! رک جاؤ اسے جہنم میں نہ پھینکو عرش والے کیا آرڈر ہے فرمایا بد بخت کو پیچھے لے جاؤ سنگل بیڑیوں میں جکڑا ہے اسے دوڑا کر دھکا دے کر جہنم کا بالن بنا دو یہ وہ بد بخت ہے یہ وہ لعنتی خبیث بندہ ہے جو دنیا میں یتیموں کو دھکے دیا کرتا تھا آج دھکا دے کر جہنم کا بالن بنا دیا جائے گا۔''

اور قرآن سن لو اللہ ذوالجلال فرماتا ہے:

﴿أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝﴾

اے سمندری والو! اللہ ذوالجلال نے اعلان کر دیا ہے اگر قیامت کا منکر دیکھنا چاہتے ہو اگر رب کی خدائی کا منکر دیکھنا چاہتے ہو رب کی خدائی کا منکر قیامت کا منکر بندہ دیکھنا چاہتے ہو اس بندے کو دیکھ لو۔

﴿فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ﴾

اس بندے کو دیکھ لو جو دنیا میں یتیم کو دھکے دیتا ہے اس قیامت کے دن کا منکر ہے اس رب کی خدائی کا منکر ہے یہ بندہ دنیا میں دھکے دینے والا چلتا پھرتا لعنتی اور جہنمی بندہ ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ پر رب نے قرآن نازل کر دیا، اللہ ذوالجلال کے نبی ﷺ نے فرمایا:

یتیم کی عظمت کیا ہے یتیم کا مقام کیا ہے یتیم پر ظلم کرنے والو! اللہ ذوالجلال نے اعلان

کر دیا، جس کو رب تھوڑا سا مال دے دے تیسواں پارہ سورہ فجر ہے ترجمے والا قرآن اٹھا کر گھر بیٹھ کر پڑھ لینا اللہ ذوالجلال فرماتا ہے:

﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰـهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۵ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ﴾

رب جب عزت دے دے سمندری والو رب جب مال دے دے تو کہتے ہو مجھ پر بڑی رب کی کرم نوازیاں ہیں رب کی مجھ پر سات ہیں رب نے مجھے بڑا مال دیا ہے بڑی دولت دی ہے میری بڑی عزت ہے میرا مقام بڑا ہے جب رب تمہیں مال دے دے پھر تعریفوں کے پل بنا دیتے ہو جب تم پر آزمائش آجاتی ہے جب رب کی آزمائش آجائے قرآن کہتا ہے:

﴿وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ﴾

جب تم پر آزمائش آئے جب تم پر کوئی پریشانی آئے پھر تم بکواس کرتے ہو کہ رب نے مجھے ذلیل کر دیا ہے رب نے مجھے رسوا کر دیا ہے اور لوگو! رب نے میرا کچھ نہیں چھوڑا رب نے مجھے پریشان کر دیا ہے اللہ فرماتا ہے، اوئے بے وقوف میں نے تمہیں ذلیل نہیں کیا تمہارا کیا ہوا تمہارے سامنے ہے اپنے کردار کو تم دیکھتے نہیں کہتے ہو رب نے ذلیل کر دیا ہے نا، نا لوگو پروردگار نے آگے وضاحت کر دی ہے یہ تم پر آزمائشیں تم اس لیے ذلیل ہوئے ہو کیوں

﴿كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ﴾

اوئے تم یتیم کی عزت نہیں کرتے تھے اس لیے دنیا میں ذلیل ہو گئے ہو دنیا میں ذلعلت کا سبب یہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے:

﴿وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ﴾

تم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے۔

﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا o وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾

اللہ فرماتا ہے دل بھر کر مال کو دولت کو عزیز رکھنے والو لوگوں کی یتیموں کی وراثت کو

ہڑپ کرنے والے، یہ لو یتیم بچوں کی وراثت کھالی غیر طریقے سے مال جمع کرلیا اس لیے تم ذلیل ہو گئے ہواو لوگو! میرے تمہارے پاکستان کا واقعہ دو بھائی اور بارہ بارہ کلے زمین ہے ایک بھائی فوت ہو گیا اسے رب نے ایک ہی بیٹا دیا ہے اور جو چچا ہوتا ہے اس کا بھی ایک بیٹا ہے اپنے بھتیجے کو زہر دے کر مار دوں اور اس کے بارہ کِلے بھی میں ہڑپ کرلوں اس نے شہر سے بڑا بہترین حلوہ منگوایا جو بھتیجا بڑی خواہش سے کھایا کرتا ہے بھتیجے یہ تمہارے لیے شہر سے مربہ لے کر آیا ہوں تمہاری پسندیدہ غذا ہے کھالو، اس نے وہاں درخت سے باندھ دیا، بھتیجا ابھی کام میں مصروف ہے دس منٹ ٹھہر کر آیا اس کا اپنا سگا بیٹا ایک ہی بیٹا چلتا چلتا آیا اس نے دیکھا مربہ پڑا ہے اس نے اپنے کزن چچا زاد سے پہلے فوراً کھالیا جب وہ یتیم بچہ آیا تو اس کے چچا کا بیٹا زمین پر تڑپ رہا ہے لوگو نے اٹھایا اسپتال جانے سے پہلے دم نکل گیا اور خود ہی دہائیاں ڈال کر کہتا ہے لوگو! قاتل بچے کا میں ہوں اپنے سگے بیٹے کو قتل کرنے والا میں ہوں لوگ کہتے ہیں بات کیا ہے کہتا ہے میں جائیداد کی خاطر اپنے یتیم بھتیجے پر ظلم کرنا چاہتا تھا یتیم کو قتل کرنا چاہتا تھا یتیم کو مار کر اس کی زمین ہڑپ کرنا چاہتا تھا اس لیے میرا یتیم بھتیجا بچ گیا اور میرا سگا بیٹا زہر کھا کر مر گیا۔

قرآن کہتا ہے:

﴿وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾

اے لوگو جی بھر کر مال کو عزیز رکھنے والو یتیموں کا مال کھانے والو ایسے ہی رب دنیا میں ذلیل کر دے گا اور سُن لو رب ذوالجلال نے ایک اور مقام پر فرمایا جب یتیم بچے کا مال کھانے والا بندہ قبر میں سے اٹھایا جائے گا میرے آقا ﷺ پر رب نے قرآن ہی نازل کر دیا۔ یہ سُن لو حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں یتیم کی جائیداد کھانے والا لعنتی بندہ جب قبر میں سے اٹھایا جائے گا کعبہ کے رب کی قسم ہے اس کے منہ آنکھ اور کانوں سے آگ کے شعلے اور گولے نکل رہے ہوں گے یتیم کی جائیداد ہڑپ کرنے والو یہ سنو، نا ذرا اللہ کا قرآن نا جائز طریقے سے یتیموں کا مال کھانے والو پروردگار فرما رہا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ (النساء : ۱۰)

اللہ ذوالجلال فرمارہا ہے جو یتیم کی جائیداد یتیم کا مال جس کا باپ دنیا سے چلا گیا اس کا سگا ماموں سگا چچا یہ مال یتیم کا کھاتے ہیں گویا کہ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے بھرتے ہیں۔

پاک نبی ﷺ نے فرمایا:

میں نے معراج کی رات دیکھا لوگو! کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے نیچے والے ہونٹ زمین پہ اوپر والے ہونٹ سر پر آگ کے کوئلے اور انگارے فرشتہ پکڑ پکڑ کر اس کے منہ میں ڈال رہے ہیں ان کے پاخانے کے راستے دل اور کلیجہ پگھل پگھل کر نکل رہا ہے عرش والے کون لوگ ہیں جواب آیا میرے محبوب یہ دنیا میں یتیموں کا مال کھانے والے آج آگ کے کوئلے ان کو کھلائے جا رہے ہیں دعا کرو اللہ ہمیں یتیموں پہ ظلم کرنے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین!)

کائنات کے نبی محمد الرسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یتیم کو جھڑکنے والے یتیم کا مال کھانے والے قیامت والے دن جہنم کا بالن بن جائیں گے استغفر اللہ استغفر اللہ!

جھڑکی نہ یتیم کسے نوں
تے مر گئی جس دعا مائی

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ یتیم کو جھڑکنا؟

جھڑکی نہ یتیم کسے نوں
تے مر گئی جنہاں دی مائی
مولا باجھ یتیماں تائیں
ہور آس امید نہ کائی

ماںواں والے ماںواں دے دل

جن کی زندہ ہیں جوانو قدر کیا کرو یہ کونسی ماں جس نے نو مہینے تمہیں پیٹ میں خوب پلایا آج بچہ بن کر دنیا میں آ گئے ہو جس ماں نے تمہیں دو سال تک اپنی چھاتی کا دودھ پلایا ایک میم ماں والی ہے ایک میم محمد والی ہے محمد والی م میں رب نے امت کے لیے درد رکھا ہے ماں والی م میں لوگو اللہ ذوالجلال نے اولاد والا درد رکھا ہے۔

ماںواں والے ماںواں دے دل
تے سو سو فریاد لیاون
رُو کر مویئاں ماںواں والے
تے آپے ای چُپ کر جاون
ماںواں والے ماںواں دے دل
تے سو سو

اے امی جان آج عید کا موقع ہے اے امی مجھے فلاں چیز چاہیے۔ او لوگو! اللہ کی قسم ہے جو بات بڑا بھائی نہ مانے جو بات باپ نہ مانے وہ بات ماں ہنس کر مان لیتی ہے وہ بات وہ تمہارے دل کی خواہش ماں بڑے پیار سے مان لیتی ہے اس ماں کا احترام کیا کرو ایک شاعر بولا بڑی پیاری بات کرتا ہے کہتا ہے۔

ماںواں والے خوشی تھی
تے وانگ باغیچے پھل دے
یتیماں تائیں آس خدا دی
جیویں نے رُکھ جنگل دے
تے ماںواں والے گودی لیئن
تے ملیا خوشی خزانہ
ماںواں باہجھ یتیماں تائیں

تے ساراؔ مُلک بے گانہ

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

لوگو! یتیم سے پیار کرلو رب کامیابیاں دے دے گا رب کامرانیاں دے دے گا یہ سنو ذرا غور سے کائنات کے امام جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

((ان أحب البیوت الی اللہ فیہ یتیم مکرمہ))

اے لوگو! وہ مکان وہ کوٹھی وہ بنگلہ بڑا اچھا لگتا ہے خدا کو جس مکان میں یتیم سے پیار کیا جائے وہ مکان وہ جھونپڑی کیوں نہ ہو رب کو بڑی پیاری لگتی ہے جس میں یتیم کے ساتھ پیار کیا جائے وہ کوٹھی جس میں ٹائلیں لگی ہیں پر یتیم کی قدر نہیں ہو رہی اللہ کی قسم رب کے ہاں مکان کوٹھی کی کوئی قیمت نہیں۔

یہ سنو ذرا غور سے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ سے امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک سوال کر دیا امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ سوہنیا ﷺ آج جب آپ باہر گئے تو میرے پاس ایک بیوہ عورت آئی ساتھ دو یتیم بچیاں تھیں کہتی ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا کئی دن سے بھوکی ہیں کچھ کھانے کے لیے دے دو میری تمہاری امی جان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا میں نے گھر کی تلاشی لی مجھے ایک ہی کھجور ملی کچھ اور نہیں ملا میں نے کھجور پکڑی اور اس بیوہ عورت کو دے دی اس بیوہ عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کر دیئے ہیں ایک ٹکڑا ایک بیٹی کو ایک ٹکڑا ایک بیٹی کو اور گٹھلی خود منہ میں ڈال لی میں نے پوچھا کہتی ہیں ماں گٹھلی چوس کر گزارہ کرلوں گی یہ یتیم کئی دنوں سے بھوکے ہیں آقا ﷺ فرماتے ہیں جو بیوہ عورت عائشہ رضی اللہ عنہا بات سن لو جو بیوہ عورت حسن و جمال والی ہے قد کاٹھ والی ہے حسن و جمال والی جوانی میں خاوند فوت ہو جاتا ہے اس کے یتیم چھوٹے چھوٹے بچے آ گئے شادی نہیں کرتی کہ میرے یتیم کہیں رُل نہ جائیں یہ اپنے بچوں کو پالتی ہے صبر میں اس طرح بیوگی میں بیوہ بن کر زندگی گزار دیتی ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں کل مجاہد فی سبیل اللہ یہ ایسے ہے جیسے مجاہد اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے یہ بیوہ عورت یتیم بچوں کی خاطر جوانیاں قربان کر دینے والی آقا فرماے ہیں قیامت کا دن ہو

گا یہ بیوہ عورت میرے ساتھ جنت میں ایسے ہوگی جیسے یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں جنت میں نبی ﷺ کی ہمسائی بن جائے گی۔

سنو آخری باتیں ایک دن عید کا دن ہے میرے آقا ﷺ باہر نکلے عید پڑھنے کے لیے دونوں جہانوں کے پیر جا رہے ہیں کائنات کے امام عیدگاہ کی طرف جا رہے ہیں آگے کیا دیکھتے ہیں ایک چھوٹا سا بچہ منہ بھی کوئی نہیں اے سمندری والو گھٹنہ چھوڑ کر دل پر ہاتھ رکھ کر بات سن لو میرے آقا فرماتے ہیں جو بندہ پیار سے یتیم کے سر پر شفقت والا ہاتھ پھیر دے جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے اللہ ایک ایک بال کے بدلے میں کئی کئی نیکیاں عطا کردے گا امی عائشہ رضی اللہ عنہا یتیم بچیوں کو ڈھونڈھ کر لائیں اور پرورش کیا کرتیں، آج تمہاری دوکان تمہارے مکان پر یتیم آجائے تم دھکے دے کر بھگا دیتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بخاری میں لکھا ہے:

"یتیم کو بازار سے ڈھونڈھ کر لاتے ہیں اپنے ساتھ بٹھا کر اللہ کی قسم روٹی کے نوالے توڑ توڑ کر منہ میں ڈالا کرتے روٹی کے نوالے بوٹیاں توڑ کر منہ میں ڈالا کرتے۔"

دنیا میں یتیم راضی آسمان پہ رب راضی، آقا ﷺ فرماتے ہیں میں جا رہا ہوں حضرات بات سن لو سامنے ایک یتیم بچہ منہ بھی کوئی نہیں دھوکا کپڑے بھی پھٹے پرانے ہیں سامنے جب یہ یتیم نظر آیا یتیم نظر آیا اور روئے جا رہا ہے آقا پاس بیٹھ جاتے ہیں اے سمندری والو! جس نبی کا میں اور تم نے کلمہ پڑھا ہے ذرا اس کے کردار پر غور کر لو آقا ﷺ بیٹھ گئے سینے سے لگایا اے میرے لعل میرے بیٹے کیوں رو رہے ہو کیا حال بنالیا ہے کہتا ہے سوہنیا میری امی بھی دنیا میں کوئی نہیں میرا باپ بھی دنیا میں کوئی نہیں میرے والدین فوت ہو چکے ہیں میں یتیم ہوں۔ والدین والے نئے کپڑے پہن کر نئے سوٹ بوٹ پہن کر عید پڑھنے جا رہے ہیں سوہنیا ﷺ نہ میرے پاس کپڑے اور نہ جوتے ہیں جوتے لے کر دینے والا باپ بھی نہیں جوتے لے کر دینے والی ماں بھی کوئی نہیں میرے پاک

نبی ﷺ نے سینے سے لگایا فرمایا چُپ کر جاؤ بیٹا چُپ کر جاؤ حضرات! ذرا غور کرنا۔

ویکھیا اک یتیم نمانہ
میرے نبی ﷺ نے
ویکھیا اک یتیم نمانہ
تے کپڑے پائے نے لیراں
پیروں ننگا منہ ان تو تا
تے مندہ اے چال فقیراں
حضرت اس نوں نال محبت
اپنے کول بلایا
اے بیٹے اج عید دیہاڑے
تے تو کی حال بنایا

کہتا ہے:

ماں پیو مر گیا اے میرا
ماں پیو مر گیا اے میرا
تے خالی ہو گیا اے ویڑہ

بچے نے کہا:

میں کی آکھائے کی حال سناواں
حضرت آکھیاں نہ رُو بیٹا
جے مر گیا ماں پیو تیرا
آ میں تینوں سینے نال لاواں
تے بن جا پُتر میرا

میرے آقا ﷺ نے یتیم کو پکڑا اور گھر لے آئے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا اے میری

عائشہ رضی اللہ عنہا! رب نے تمہارے مقدر جگا دیئے ہیں اُدھر صحابہ ابوبکر وعمر دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پنڈال میں عید گاہ میں انتظار کر رہے ہیں آقا لیٹ ہو گئے ہیں آقا یتیم کو گھر لے کر آئے اے عائشہ رب نے تمہارا مقدر جگا دیا ہے اور عائشہ کہتی ہے سوہنیا پہلے بھی میرے مقدر اونچے ہیں صدیق کی بیٹی آپ کی بیوی ہوں فرمایا، نا، نا عائشہ آج یتیم کو لے کر آیا ہوں اس سے پیار تم کر لو تم کہتی ہو نا میرا بیٹا کوئی نہیں رب نے مجھے اولاد نہیں دی اے عائشہ یتیم ڈھونڈ کر لایا ہوں اس سے پیار تم کر لو رب تمہارے دنیا و آخرت کے درجات بلند کر دے گا اور لوگو میرے پاک نبی ﷺ ایسے یتیموں سے پیار۔

پُچھ یتیماں کولوں جا کے
تے ماں پیو مر گئے جناں دے
در در رُل دے چھکے کھاندے
نہ سر پیر جہاں دے
تن من ننگا تے کوئی نہیں پُچھدا
سردی مار مکایا
ماں ہندی گلے نال لاندی
تے کر دی رحم سوایا
عید دیہاڑے ماں پیو والے
عیشاں خوشیاں کر دے
مانواں باہن یتیم نمانے
تے رو رو ہوکے پر دے

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا کامیابی چاہتے ہو تو یتیم سے پیار کر لو۔

آخری بات سن لو بات ختم ہو چلی ہے سلیمان ابن ربیع رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کرنے کے لیے چل پڑے دعا کرو اللہ مجھے اور تمہیں بیت اللہ کی زیارتیں نصیب فرمائے۔ (آمین)

سولوگو! قافلہ سلیمان بن ربیع چل پڑے سوڈیڑھ قافلے کے امیر ہیں بغداد شہر گیا،لوگ کہتے ہیں سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ایسے کرورک جاؤ ہم لوگ جا کر کچھ شاپنگ کرلیں سامان خرید کر لے آئیں سلیمان بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تم بھی جاؤ اور میں بھی ایک دوست کومل کر آتا ہوں لوگ بغداد میں داخل ہوئے سلیمان بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ لوگو تاریخی واقعہ عبرت کے طور پر سنا رہا ہوں سلیمان بن ربیع بغداد میں داخل ہوئے تو دیکھتے ہیں ایک عورت جس نے پردہ کیا ہے برقع پہنا ہوا ہے سر سے لے کر پاؤں تک جسم کو ڈھانپا ہوا ہے باپردہ عورت ہے اس نے ایک ہاتھ میں چھری پکڑی ہے اور ایک ہاتھ سے برتن پکڑ کر سر پر رکھا ہے وہ عوت چلتی جا رہی ہے سلیمان بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عرش والے رب کیا معاملہ ہے یہ باپردہ خاتون پردہ بھی کیا ہے ایک ہاتھ میں چھری پکڑ کر برتن سر پر رکھا ہے جا رہی ہے اللہ کیا معاملہ ہے سلیمان بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ اس عورت کے پیچھے پیچھے چلتا گیا یہ عورت شہر سے باہر جہاں لوگ کوڑا کرکٹ گندگی پھینکتے ہیں اس جگہ پر چلی گئی اس نے برتن نیچے رکھا ایک مردار جانور کئی دنوں سے مرا ہوا جانور یہاں پڑا ہے حرام گوشت پڑا ہے، اس عورت نے چھری پکڑی اور گوشت کاٹ کاٹ کر برتن میں رکھنا شروع کر دیا سلیمان بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ عرش والے کونسی مجبوریاں ہیں یہ حرام گوشت برتن میں کیوں ڈال رہی ہے عورت نے حرام گوشت سے برتن بھرا اور چل پڑی شہر سے باہر ایک جھونپڑی میں پہنچی تو اس نے برتن چولہے پر رکھ کر آگ جلانا شروع کر دی اے سمندری والو جوانو! اے میرے بزرگو اے میری ماؤں بہنو تم بھی دھیان سے سُن لو اس نے چولہے پر برتن رکھ دیا ہے نیچے آگ جلا دی یہ حرام گوشت پک کر تیار ہوا اس نے چار چھوٹی چھوٹی بچیاں بلائیں پاس بٹھا کر برتن میں سالن ڈالا روٹی کا نوالہ توڑا اور حرام گوشت سے لگا کر ایک بچی کے منہ کے قریب لے گئی سلیمان باہر دروازے پر کھڑا اے عورت اللہ کی پناہ اے عورت اللہ کی پناہ رک جاؤ، بچیوں کو کیوں حرام گوشت کھلانے لگی ہو اے عورت کچھ شرم کرو تو عورت کہتی ہے آنے والے مسافر شرم میں کیوں کروں تم کرو تو سلیمان کہتے ہیں اے بی بی اللہ کا واسطہ ہے رک جاؤ کونسی مجبوری ہے تم چھوٹی بچیوں کو حرام گوشت کیوں کھلا

رہی ہو تو بیوہ عورت رو کر کہتی ہے بھائی زخموں پر نمک چھڑک دیا ہے تو سُن لو میرا خاوند فوت ہو گیا ہے میں بیوہ عورت ہوں اور یہ میری چار یتیم بچیاں ہیں، میں اور تم بھی معاشرے میں رہتے ہیں سن لو کہتی ہے اے مسافر سن لو! میرے رشتے داروں نے مجھے دھکے دے کر گھر سے باہر نکال دیا ہے میری یتیم بچیوں کی جائیداد کو ہڑپ کر لیا ہے میں ایک بیوہ بے سہارا عورت میں لوگوں کے برتن صاف کر کے کام کر کے بچیوں کو کھلا کر یتیم بچیوں کو پال رہی ہوں تو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اے عورت! آج حرام گوشت کیوں کھلا رہی ہو کہتی ہیں آج صبح اٹھی ہوں اے مسافر اللہ کی قسم ہے آٹھ دن ہو گئے ہیں نہ مجھے کچھ کھانے کو ملا ہے نہ میری بچیوں کو آٹھ دنوں کی میں بھی بھوکی ہوں میری بچیاں بھی بھوکی ہیں نہ کام ملا ہے نہ لوگوں نے کچھ کھانے کے لیے دیا آج صبح اُٹھی تو میری یہ یتیم بچیاں مجھے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہیں اے امی اللہ کا واسطہ ہے امی اللہ کا واسطہ ہے کئی دنوں سے بھوکی ہیں کچھ کھانے کے لیے نہ ملا تو بھوکی مر جائیں گی اے بھائی اللہ کی قسم ہے یتیم بچیوں نے ہاتھ باندھ کر ترلے کیے مجھ سے برداشت نہیں ہوا میں بغداد چلی گئی لوگوں نے جھڑکیں دے کر مجھے واپس بھگا دیا کچھ کھانے کے لیے نہیں دیا مجھے پتہ چلا فلاں جگہ پر مردار جانور پڑا ہے یہ حرام گوشت لے کر آئی ہوں پکایا ہے یتیم بچیوں کو کھلا کر خود کھا کر جان بچاؤں گی میں مجبوریوں کی ماری ہوئی ہوں او لوگو اللہ کی قسم! اللہ ذوالجلال کی قسم ہے غربت بہت بُری چیز ہے اس غربت کے ستائے لوگ اس طالب علم نے دیکھا ہے غربت کے ستائے لوگ اسپتال میں خون بیچ رہے ہیں غربت کے ستائے لوگ اپنے گردے نکال کر اسپتالوں میں بیچ رہے ہیں وہ عورتیں جن کو کبھی چاند سورج نے نظریں اُٹھا کر دیکھا نہیں غربت کی ستائی ہوئی آج باہر میدان میں اپنی عزت آبرو بیچنے پر اتر آئی ہیں دعا کرو اللہ غربت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

عورت نے دکھ بھری داستان سنائی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی چیخیں نکل گئیں کہتے ہیں بی بی اللہ کا واسطہ ہے رُک جاؤ آقا کا فرمان یاد آیا۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یتیم بیٹیاں یتیم بچیوں سے محبت کرنے والا جنت میں میرا ہمسایہ

ہے بیوہ عورت سے حسن سلوک کرنے والا بھی جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا کہتے ہیں بہن اللہ کا واسطہ ہے رک جاؤ دوڑ کر گئے قافلے والوں سے کہتے ہیں میں حج پر نہیں جانا چاہتا میرا حصہ میرے پیسے مجھے واپس دے دو وہ کہتے ہیں بار بار موقع نہیں ملتا سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے لوگو جو میں دیکھ کر آیا ہوں تم دیکھ لو تو تمہارے کلیجے ہی پھٹ جائیں اپنے پیسے لیے بغداد شہر میں چلے جاتے ہیں اناج کی بوریاں خریدیں کندھے پر رکھی اور آ گئے چند دن گزرے بیوہ عورت سے حسن سلوک کر رہے ہیں چند دن گزرے پیسے ختم ہو گئے کعبہ کے رب کی قسم سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ابن ربیع بغداد میں مزدوریاں کرتا ہے اور پیسے یتیم بچیوں اور بیوہ عورت پر خرچ کرتا ہے مہینے ڈیڑھ بعد قافلہ واپس آیا تو لوگ حاجیوں کو مبارک دینے کے لیے جا رہے ہیں سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بھی جا کر مبارک دیتا ہے کہتا ہے قافلے والو مبارک ہو قافلے والو مبارک ہو تو قافلے میں سے ایک بندہ بول کر کہتا ہے سلیمان رحمۃ اللہ علیہ تمہیں بھی مبارک ہو کہتا کیسی مبارک؟ حاجی عبدالرشید جیسا بول کر کہتا ہے اے سلیمان میں نے تمہیں خود دیکھا تم زم زم کے کنویں میں سے پانی پی رہے تھے حاجی رحمت جیسا بولا بول کر کہتا ہے سلیمان رحمۃ اللہ علیہ میں نے تمہیں طواف کرتے دیکھا ایک اور بابا بولا کہتا ہے اللہ کی قسم ڈاکٹر ایوب جیسا صدیقی جیس نوجوان کہتا ہے میں نے تمہیں دیکھا ہے حجر اسود کو تم بوسہ دے رہے تھے سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے واپس آئے وضو کر لیا دو رکعت پڑھی ہیں لیٹ کر کہتے ہیں عرش والے معاملہ کیا ہے آواز آئی خواب آیا اے سلیمان ابن ربیع حج والے پیسے یتیم بچیوں بیوہ عورت پر لگا دیئے ہیں یہ یتیم بچیوں سے حسن سلوک کرنا اللہ کو اتنا پسند آیا ہے تمہاری شکل کا رب نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جو تمہارے حصے کا حج بیت اللہ کر کے آیا ہے لوگ یتیم سے محبت کرنے کا یہ مقام رب عطا کر دیتا ہے یتیموں سے پیار کیا کرو یتیم کو جھڑکنا نہ کہیں دنیا میں یتیم کو دھکا نہ دے بیٹھنا اللہ کی قسم یتیم دنیا میں کانپ جائے آسمان پہ رب کا عرش بھی کانپ جائے۔

عیداں آون بن مانواں دے
اے عیداں کیویں ہندیاں نے

پوچھ لیا کرو کبھی کسی یتیم سے میں اور تم باتیں کرنے کے لیے ہی مذاق اور ٹھٹھہ کرنے میں کسی یتیم کو پکڑ کر بیٹھ جانا ذرا دکھ بھری داستان سن لینا پہلے گھر سے باہر جاتا ماں دعائیں کرتی واپس آتا مہینے ڈیڑھ بعد ملازم بندہ مولوی لوگ قاری اور حافظ مدرسے جارہے ہیں اللہ کی قسم ماں بڑے پیار سے الوداع کرتی ہے ہفتہ جمعرات، جمعہ پندرہ دن بعد آتے ہو ماں کہتی ہے آج کو اسپیشل سالن بنالو آج گوشت بنوالو اگر چہ میرا لعل مدرسے میں روز بڑا اعلیٰ کھانا کھاتا ہے، نا، نا آج میرا بیٹا آرہا ہے کوئی اچھا کھانا ہی تیار کرلو کوئی اچھی چیز منگوالو گھر کی صفائی ہورہی ہے بیٹے کی آمد کی خوشی ہے اللہ کی قسم! والدین کو بڑی خوشی ہوتی ہے ایک مفتی کہتا ہے قاری صاحب میری ماں جب زندہ تھی بڑی محبتیں اور پیار ملتا اللہ کی قسم میری ماں دنیا سے چلی گئی میرا باپ بھی دنیا سے چلا گیا، اب میں مرکز مدرسے سے واپس آتا ہوں اللہ کی قسم! دروازے پر میرا انتظار کرنے والی میری ماں نظر نہیں آتی ایک دو دن چھٹی گزارنے کے بعد دروازے تک الوداع کرنے والی مجھے میری ماں نظر نہیں آتی اور لوگو ماں کی قدر کرلو اگر زندہ ہیں زمین پر والدین راضی آسمان پر رب راضی

عیداں آون بن مانواں دے
اے عیداں کیویں ہندیاں نے
ویکھ کے خوشیاں لوکاں دیاں
میریاں اکھاں بھر بھر اوندیاں نے
ہن مچھلی وانگوں تڑفنا پینا

یتیم بیٹی کی فریاد

ہن مچھلی وانگوں تڑفنا پینا
کسے نوں کیوں تڑفانواں نال
ماں نیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے مانواں نال

لکھاں بھائی مرجائیاں ہوون
پرماں والا پیار ل دا نیں
کسے وی مینوں سینے لا کے
پچھنا دکھ میرے دل دا نیں
اندر ہی اندر دُکھ ولی جا ساں
اپنیاں چند سانواں نال
ماں نہیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے مانواں نال
دُکھ سکھ ویلے ماں میری تُو
ساہ نال ساہ ملاندی سے
آپ تو مائیں بھکھی رہ کے
مینوں رج کھلانوی سے
پکے ہن وچھوڑے پے گئے
پیکیاں میریاں تھانواں نال
ماں نہیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے مانواں نال
ماں نال پھبدا لوکو
گھر دا سارا ویڑہ اے
سرتے ہتھ رکھ پیار جو دیوے
مینوں دس او کیڑہ اے
میرے وانگوں پر کوئی آکھے
شالا میں مر جانواں نال

ماں نیں میں ہن پیکے آنا

پیکے ہندے ماںواں نال

بٹھایا مینوں وچ ڈولی اے

یتیم بچی کی فریاد

بٹھایا مینوں وچ ڈولی دے

ایہہ جدائی نسہہ گئی ساں

پکی جدائی ماں والی سُن کے

ایتھے آ کے رہ گئی ساں

ہن ڈھانچہ بن کے لگی پھراں میں

آخر چند ساںواں نال

ماں نہیں میں ہن پیکے آنا

پیکے ہندے ماںواں نال

ماں مری تے رشتے مک گئے

ہن کس نوں مل ساں چانواں نال

ماں نہیں میں ہن پیکے انا

پیکے ہندے ماںواں نال

اللہ مجھے اور تمہیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہدائے اسلام

﴿فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء: ٧٤)

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء حمدیں ثنائیں کبریائی بڑھائی تعریفات اللہ وحدہ لاشریک کی ذات کے لیے ہے۔

بے شمار لا تعداد درود وسلام امام الانبیاء ختم الانبیاء آمنہ کے لعل نبی بے مثال جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے۔

حضرات! آج کا عظیم الشان بے مثال شہدائے اسلام کانفرنس مسجد انتظامیہ جماعتی نمازی حضرت مولانا قاری محمد شاہد قصوری صاحب حفظہ اللہ، محترم مولانا حافظ عبدالرشید قصوری صاحب، مولانا قاری محمد رفیق صاحب مسجد انتظامیہ جماعتی نمازی جن جن بھائیوں نے جو جو محنت محبت کوشش کی ہے اللہ پاک اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ (آمین!)

شہدائے اسلام پروگرام ہے اس حوالے سے چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں شہید بندے کا بہت مقام ہے اعزاز بہت زیادہ ہے حضرات جو بندہ اللہ کی راہ میں کٹ جائے شہید کر دیا جائے شہید کا سر کٹ کر خون کا قطرہ بعد میں زمین پر گرتا ہے اللہ پاک زندگی کے پچھلے سارے گناہ پہلے ہی معاف فرما دیتے ہیں۔

حضرات! شہید بندہ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے شہید کا مقام بہت زیادہ عظمت بہت زیادہ ہے اعزاز بہت زیادہ ہیں پہلے سن رہے تھے شہید کو اللہ تعالیٰ نے بغیر حساب وکتاب کے جنت عطا کر دینی ہے، جس کا حساب وکتاب تفصیلی شروع ہو گیا سمجھو وہ پھنس گیا دعا کرو اللہ ہمیں ان خوش قسمت لوگوں میں شمار کرے جو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں جائیں گے۔

حضرات! قرآن کہتا ہے شہید کو مردہ نہ کہو یہ رب کے ہاں زندہ ہے ان کی زندگی کا تم شعور نہیں رکھتے، شہید کی زندگی اللہ پاک ہی بہتر جانتے ہیں کہ وہ کس طرح کی زندگی ہے حضرات! ذرا غور کرنا صحیح بخاری امام کائنات محمد الرسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہداء کی عظیم روحوں کو اللہ پاک جنت میں چھوڑ دیتے ہیں وہ جنت میں سبز پرندوں کی شکل میں سارا دن جنت کے باغات میں سے پھل کھاتے رہتے ہیں جب شام کا ٹائم ہو جاتا ہے اللہ پاک کے عرش کے نیچے سونے کی سبیلیں بنی ہیں شہداء کی عظیم روحیں ان سبیلوں پر بیٹھ کر آرام کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

حضرات! جو رب کی راہ میں شہید کیا جائے اُسے مردہ نہ کہو وہ رب کے ہاں زندہ ہے کہاں لکھا ہے؟ قرآن کہتا ہے دوسرا پارہ فرمایا:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ﴾ (البقرة: ١٥٤)

قرآن کہتا ہے:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرة: ١٥٤)

قرآن کہتا ہے لوگو! جو بندے اللہ کی راہ میں کاٹ دیئے جاتے ہیں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ ذوالجلال فرما رہا ہے لوگو! جو اللہ کی راہ میں کاٹ دیا جائے فی سبیل اللہ اموات اُسے مردہ نہ کہو قرآن کہتا ہے: ﴿بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ شہید بندے اللہ پاک کے ہاں زندہ ہیں اُن کی زندگی کا میں اور تم شعور نہیں رکھتے شہید بندہ حضرات جو اللہ پاک کی راہ میں کٹوا جائے۔ حضرات! جو لڑتے لڑتے اللہ کی راہ میں کٹ جائے، دو صورتیں ہیں جب بندہ رب کی راہ میں نکلتا ہے ایک تو لڑتے لڑتے شہید کر دیا جائے یا غازی بن کر واپس آ جائے قرآن کہتا ہے بندہ غازی اسلام بنے تب بھی کامیاب ہے اگر بندہ شہید اسلام بن جائے تب بھی کامیاب ہے قرآن کیا کہتا ہے فرمایا:

﴿فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء: ٧٤)

اللہ پاک فرماتا ہے لوگو! جو رب کی راہ میں شہید کر دیا جائے کاٹ دیا جائے وہ بھی کامیاب جو اللہ کی راہ میں کاٹ دیا جائے وہ بھی کامیاب ہے جو غازی بن جائے وہ بھی کامیاب قرآن کہتا ہے۔ حضرات! دونوں صورتیں ﴿فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ یا غازی بن جائے وہ بھی کامیاب قرآن کہتا ہے: ﴿فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ دونوں صورتوں میں کامیابی ہے۔

حضرات! قرآن کا تیسرا مقام سنو اللہ پاک فرماتا ہے، لوگو! اللہ پاک نے تجارت فرمائی تجارت بڑی پیاری ہے غور کرنا توجہ فرمانا، اللہ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(التوبہ: ۱۱۱)

حضرات! غور کرنا توجہ فرمانا قرآن کہتا ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ اللہ پاک نے مومن بندوں سے تجارت کی سودا کیا ہے۔ حضرات! ذرا قرآن کی بات سنو اللہ پاک فرماتے ہیں اے ایمان والو فرمایا: ﴿أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ ایمان والو! اللہ پاک فرماتا ہے اپنی جانیں اور اپنا مال میں رب کی راہ میں لٹا دو بدلے میں اللہ پاک فرماتے ہیں: ﴿بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ جنت ملے گی کیا ملے گی بولو اللہ پاک جنت عطا کر دے گا۔ حضرات! بات سنو یہ باتیں تورات وانجیل میں بھی موجود ہیں یہ وعدہ قرآن میں بھی موجود ہے، غور کرنا توجہ فرمانا: ﴿وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ جان اور مال رب کی راہ میں لٹا دو اللہ پاک بدلے میں جنت عطا فرمائے گا جان بھی وہ جو رب نے دی ہے مال بھی وہ جو پروردگار نے دیا ہے رب کی دی ہوئی جان رب کا دیا ہوا مال رب کی راہ میں لٹا کر مفت میں جنتیں

حاصل کرو۔ حضرات! یہ وعدہ تورات وانجیل میں بھی اور قرآن پاک میں بھی یہ وعدہ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔ حضرات! یہ وعدہ ان لوگوں کے ساتھ جو رب کی راہ میں نکلیں جان بھی رب کی راہ میں لٹا دیں اور مال بھی لٹا دیں۔

آؤ ذرا غور فرماؤ حضرات! میں جو گزارش کر رہا ہوں کہ رب کی راہ میں کٹ جانا شہید ہو جانا یہ بہت بڑا مقام ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ حضرات اس نبی ﷺ نے بار بار اللہ کی راہ میں کٹ جانے شہید ہو جانے کی دعائیں کیں تمنا کی اور کس نبی کی میں بات کر رہا ہوں جس کا میں اور تم نے کلمہ پڑھا ہے حضرات جس کی عظمت سننے کے لیے جن کے فرامین احادیث سننے کے لیے بڑی دور سے تشریف لائے ہو اللہ کرے رب تمہاری حاضری قبول فرمائے۔ آمین!

آؤ میں دو جملے تمہارا ذوق تازہ کروں بات کو پھر آگے چلائیں۔

آگیا سوہنا کملی دی جھم مار کے
جندیاں راہواں بڑے ویکھ رے راہ گئے
گودی چکیا حلیمہ نے سرکار نوں
جندیاں راہواں بڑے ویکھ رے راہ گئے
نہ مکھڑا نہ مکھڑے دا تِل ویکھ دے
اللہ سوہنے ناں بندیاں دے دل ویکھ دے
نہ مکھڑا نہ مکھڑے دا تل ویکھ دے
اللہ سوہنے ناں بندیاں دے دل ویکھ دے
کوجیاں نوں وی گل لاوے ساڈا نبی
حسن والے کھڑے ویکھ رے راہ گئے
آگیا سوہنیا کملی دی جھم مار کے
جندیاں دا ہوای بڑے ویکھ دے راہ گئے

حضرات میں جملہ دوبارہ دہرانے لگا ہوں۔

نہ مکھڑہ نہ مکھڑے دا تل ویکھ دے
اللہ سوہنے ناں بندیاں دا دل ویکھ دے
کوجیاں نوں وی گل لاوے ساڈا نبی
حسن والے کھڑے ویکھ دے راہ گئے
بڑی خوش بخت سی قلی ابو ایوب دی
جتھے ٹھہری سی ڈاچی محبوب دی
نیویاں دا پرونا اے ساڈا نبی
غریباں دا پرونا اے ساڈا نبی
کوٹھیاں تے چڑھے ویکھ دے راہ گئے
آگیا سوہنا کملی دی جھم مار کے
جندیاں دا ہواں بڑے ویکھ دے راہ گئے

حضرات! آؤ مرشد پاک کا فرمان سناؤں امام کائنات فرماتے ہیں لوگو! جب کوئی بندہ اللہ پاک کی راہ میں شہید کر دیا جاتا ہے کاٹ دیا جاتا ہے اس شہید کا گلہ کٹ کر خون کا قطرہ بعد میں زمین پر گرتا ہے اللہ پاک زندگی کے سارے گناہ پہلے ہی معاف فرما دیتے ہیں۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں۔ جو بندہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے قیامت کا دن ہوگا خدا کی قسم جب اٹھایا جائے گا یہ جو جسم میں سے خون نکلتا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں خون میں سے عنبر اور کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی۔

حضرات! شہید بندہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا بات ذرا غور سے سننا میں بتانا چاہتا ہوں یہاں ہی بس نہیں آقا ﷺ فرماتے ہیں جو رب کی راہ میں شہید کر دیا جائے گا کل قیامت کا دن ہوگا جہاں حضرات کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ﴾ اللہ پاک کی اجازت کے بغیر

کوئی بات نہیں کرے گا زمین تانبے کی سورج سوا نیزے پر نفسی نفسی کا عالم ہوگا وہاں کوئی کسی کی سفارش نہیں کرے گا خدا کی قسم انبیاء بھی خاموش فرشتے بھی خاموش قرآن کہتا ہے جناب جبرائیل دیگر اللہ پاک کے جو فرشتے ہیں فرشتے بھی پریشانی میں قطاریں بنا کر خاموشی سے کھڑے ہیں وہاں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، قرآن کیا کہتا ہے، اللہ فرماتا ہے:

﴿رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝﴾ (النبا: ۳۷، ۳۸)

حضرات! قرآن کہتا ہے:

﴿ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ (النبا: ۳۹، ۴۰)

حضرات! قیامت کا دن ہوگا خدا کی قسم وہاں کوئی کسی کی بات نہیں سنے گا سفارش نہیں کرے گا حضرات! وہاں کوئی کسی کا مددگار نہیں ہوگا وہاں جناب جبرائیل روح الامین فرشتہ خدا کی قسم ملائکہ صفیں بنا کر کھڑے ہیں وہاں جبرائیل کو بھی بات کرنے کی جرأت نہیں ہوگی بول نہیں سکے گا قرآن کہتا ہے۔ لوگو! ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾ وہاں کوئی بھی فرشتہ بول نہیں سکے گا ملائکہ صفیں بنا کر کھڑے ہیں وہ بولے گا۔ ﴿اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ﴾ جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے گے وہ ہی بات کرے گا اللہ پاک کی اجازت کے بغیر کوئی گفتگو نہیں کرے گا۔ ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ سب سے پہلے اجازت ملے گی میرے تمہارے پاک نبی ﷺ کو امام کائنات پھر وہاں سفارش کریں گے سب سے پہلے میرے تمہارے پیر ومرشد کی سفارش اللہ پاک قبول بھی کریں گے اور سب سے بڑی سب سے پہلی سفارش آمنہ کے لعل ﷺ کی ہے اللہ پاک کی اجازت سے بولیں گے۔

محشر دے دن جدوں دھوپ نے ستانا
کوئی پیر تیرا نظری نیں آنا
تے دربان جنت نے کنڈہ نہیں لانا
توڑی نوں چھڈ دے پسوڑی نوں چھڈ دے
زمانے دی ساری لسوڑی نوں چھڈ دے
پر حادی محمد نوں چھڈیا گزارہ نہیں ہونا
کوئی پیر تیرا سہارہ نہیں ہونا
جتھے آدم تے عیسی موسیٰ دی ڈھولے
یوسف تے یونس لکن سارے اولے
ہر نبی اوتھے اہیون بول بولے
بنا مصطفیٰ دے چھٹکا رہ نئیں ہونا
محمد ﷺ نوں چھڈیا گزارہ نئیں ہونا

حضرات! جو بات میں بتانا چاہتا ہوں سب سے پہلی سفارش آمنہ کے لعل ﷺ کی سب سے بڑی سفارش دونوں جہانوں کے پیر ﷺ کی پھر اور بھی سفارش ہوں گی وہاں شہید بندہ جو رب ذوالجلال کی راہ میں کٹ جائے شہید کر دیا جائے شہید بندہ قیامت کے دن میدانِ محشر ہے سورج سوا نیزے پر زمین تانبے کی ،نفسا نفسی کا عالم ہے اللہ پاک شہید کو اجازت دے گا اپنے ستر رشتے دار قریبی رشتہ دار ستر جو گنہگار اہل ان کی سفارش کرلو میں رب تمہاری سفارش قبول کر کے ستر بندوں کو جنت کا داخلہ عطا کر دوں گا۔

حضرات! قیامت کا دن میدانِ محشر میں یہ شہید بندے کا اعزاز وہاں شہید ستر بندوں کی سفارش کرے گا۔

حضرات! جو رب کی راہ میں کٹ جائے میں کون کون سے شہید کا تذکرہ کروں ، بدر والے شہداء کا تذکرہ کروں ، اُحد والے شہداء کا تذکرہ کروں۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُونَ﴾ (البقرة: ١٥٤)

حضرات! آؤ بات ختم کروں بدر میں نبی پاک کے یاروں نے کافروں کے ستر بڑے بڑے سردار مارے ہیں ستر کو قیدی بنا لیا، حضرات! بات سننا میدان بدر میں نبی پاک کے یاروں نے بڑے بہادری کے جوہر دکھائے اگلا سال ہوتا ہے میدان اُحد میں یہ مکی مشرک جو ہیں بدلہ لینے کی نیت سے پھر میدان بدر میں آئے ادھر کیا ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا شہدائے اسلام اور شہدائے اُحد یہ میری ڈیوٹی لگی ہے اس حوالے سے میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میدان اُحد میں پیارے نبی ﷺ نے لشکر کو ترتیب دیا۔ حضرات! غور کرنا توجہ فرمانا بڑے بڑے جانثار صحابہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ یہ نبی پاک ﷺ کے چچا جان ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی المرتضیٰ، ابوبکر صدیق دیگر نبی پاک کے یار آقا علیہ السلام سامنے کفار کا لشکر ہے، پیچھے پہاڑ ہے ترتیب دی میدانِ اُحد میں آقا فرماتے ہیں پروانو میں چاہتا ہوں لڑائی ایک ہی طرف سے ہو تو حضرات! سامنے کفار کا لشکر ادھر نبی پاک کے یار ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے بہت بڑا پہاڑ ہے اور کسی طرف سے حملے کا خطرہ نہیں ایک ہی درّہ حضرات غار ہے یا پہاڑ کے کونے سے سمجھ لو جہاں اچانک پیچھے کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا وہاں نبی پاک نے پچاس صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی ڈیوٹی لگائی کہ تم نے یہ ردّہ نہیں چھوڑنا جب تک حضرات! آقا علیہ السلام نے فرمایا میں حکم نہ کروں اس درّے پر ہی رہنا ہے۔ چند صحابہ یہ پچاس صحابہ جب ردّے پر آمنا سامنا ہوا پہلے مرحلے میں دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ کے جانثار اس جذبے کے ساتھ لڑ رہے ہیں حضرات! کفار کا لشکر دوڑ پڑا بھاگ گیا آمنا سامنا ہوتا ہے اور میرے نبی ﷺ کے یار نے بڑے جذبے بڑے ولولے اور ایمانی جذبے اور قوت سے میدان میں اترے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں میں تلواریں پکڑی ہیں لڑ رہے ہیں۔

خدا کی قسم اس جذبے کے ساتھ لڑے بعض نے لکھا کہ دونوں ہاتھوں میں تلواریں بعض

نے ایک ہاتھ میں ڈھال پکڑی ایک ہاتھ میں تلوار امیر حمزہ رضی اللہ عنہ میدان اُحد ہے دونوں ہاتھوں میں تلواریں پکڑی ہیں ایک کہتا ہے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جی ڈھال کیوں نہیں پکڑتے فرمایا جو کٹ مرنے کا جذبہ رکھتے ہوں مرنے کا کٹنے کا شہادت کا جذبہ رکھتے ہوں انہیں ڈھال کی کوئی ضرورت نہیں اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ خدا کی قسم ہے لوگو! میدان میں ایسے لڑ رہے ہیں دشمن کی گردنیں جسم کی بوٹیاں اڑا اڑ کر میدان میں ایسے گرتی ہیں جیسے جنگل میں طوفان آئے اور درختوں کے پتے زمین پر گرا کرتے ہیں ہائے، میرے اللہ صحابہ نے کارنامے دکھائے کفار کا لشکر دوڑ پڑا، امام کائنات جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مال غنیمت جمع کر رہے ہیں وہ پچاس جو درّے کے اوپر بیٹھے ہیں پچاس میں سے چالیس نے سمجھا فتح ہوگئی ہے کامیابی مل گئی ہے اب لہٰذا مالِ غنیمت جمع کرنے کے لیے نیچے اترنا چاہئے دس نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا لہٰذا نہ جاؤ چالیس نیچے اتر آئے دس رہ گئے۔ حضرات! جماعت کمزور ہوگئی خالد بن ولید ابھی مسلمان نہیں ہوئے۔ غور کرنا ابو جہل کا بیٹا عکرمہ یہ بھی بعد میں مسلمان ہوا خالد بن ولید بھی بعد میں مسلمان ہوئے میدانِ اُحد سے واپس دوڑتے دوڑتے جنگی حِس بیدار ہوئی ردّے پر نظر دوڑائی پہلے بھی دوبارہ کوشش کر چکے ہیں پچاس صحابہ نے واپس بھگا دیا جب انہوں نے دیکھا کہ اب تھوڑے رہ گئے ہیں انہوں نے اسی درے پر اچانک بہت بڑا دستہ لے کر حملہ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس یار تو نیچے اتر آئے ہیں دس رہ گئے ہیں دس کو زخمی کرتے شہید کرتے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے یار مال غنیمت جمع کر رہے ہیں پیچھے کی طرف سے اچانک بہت زبردست حملہ کر دیا ہے صحابہ سمجھے پریشان ہوگئے شاید کوئی اور لشکر آ گیا ہے کس نے حملہ کر دیا ہے صحابہ کہتے جا رہے ہیں۔ حضرات! کئی پریشان ہو کر اِدھر اُدھر بھاگ پڑے بکھر گئے دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں کل نو صحابہ ہیں ان نو میں سے سات انصاری دو قریشی نوجوان ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں حضرت ابو طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص یہ دونوں قریشی بار بار میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے تیر مار رہے ہیں۔ آقا فرماتے ہیں۔ "فداك امی وابی۔" میرے والدین قربان تیر

چلاتے رہو تیر چلاتے رہو اِدھر کیا ہے سات انصاری صحابہ ہے میرے تمہارے مرشد پاک کا دفاع کرتے جارہے ہیں امام کائنات کے دائیں بائیں تیرآتا ہے چھاتی پر چلتے ہیں تلوار آتی ہے اُسے روک لیتے ہیں ایک نبی پاک کا صحابی لڑتے لڑتے تیرآتا ہے۔

حضرات! اسے روک لیتا ہے، ضیار ابن سکن لڑتے لڑتے اٹھانوے تیر تلواریں لگی، بولو کتنے؟ اٹھانوے زخم لگے زخموں سے چور ہو کر زمین پر گر پڑا میرے پاک نبی ﷺ نے دیکھا خیار ابن سکن زمین پر گر پڑا ہے امام کائنات اس کے قریب آئے حضرات! بات سننا مرشد پاک اس کے قریب آئے ہیں آقا فرماتے ہیں ہاں بھئی خیار ابن سکن تمہارا کیا حال ہے حضرات! اس نے جسم کی طاقت کو جمع کیا ایسے تھوڑا سا آگے بڑھا آگے بڑھ کر اپنا چہرہ اٹھایا ہے اور نبی پاک ﷺ کے قدموں پر رکھ دیا ہے آپ کے پاؤں پر رکھ دیا میرے آقا نیچے ہوئے میرے آقا جھک جاتے ہیں آقا فرماتے ہیں یار خیار کوئی تمہارے دل کی تمنا تمہارے دل کی کوئی خواہش یا آرزو ہے تو بتا دو اس میرے نبی ﷺ کے یار نے اپنے سارے جسم کی بچی کھچی طاقت کو جمع کیا اپنی زبان پر لے کر آیا جسم سے خون نکل رہا ہے پورا جسم زخموں سے چور ہے۔ اٹھانوے تیر تلواروں کے وار لگے ہیں جسم کی بچی کچھی طاقت کو جمع کر کے میرے آقا ﷺ کے قدموں پر چہرہ رکھ کر کیا کہتا ہے

گلستان میں جا کے

اپنی زبان کو حرکت دیتا ہے اور کیا کہتا ہے سوہنیا ﷺ

گلستان میں جا کے، میں نے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

قدموں پر سر رکھا ہے اور ساتھ کہہ رہا ہے۔

گلستان میں جا کے میں نے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے جان تیرے قدموں کے نیچے

یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

کہتا ہے سوہنیا میرا دل کرتا ہے آپ ﷺ کے قدموں میں ہی جان نکل جائے یہ جملے پڑھے ہیں اور کہتا ہے۔''اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد الرسول اللہ''

جملے مکمل ہوئے روح نکل جاتی ہے اِدھر کیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم دائیں بائیں نبی ﷺ کی حفاظت میں آقا تھوڑا سا پیچھے ہٹے ان مشرکوں بے ایمانوں نے میدانِ اُحد میں گڑھے کھودے ہیں اے نوجوانو، بزرگو خدا کا واسطہ ہے مشرکوں نے گڑھے کھودے ہیں میرے آقا کو ٹھوکر لگی نبی پاک ﷺ ایک گڑھے میں گر جاتے ہیں ہائے میرے اللہ نبی پاک گڑھے میں گرے ایک مشرک بے ایمان نے پتھر اٹھایا اس نے زور سے زبردست کر کے میرے نبی ﷺ کے چہرہ پر مارا وہ پتھر نبی پاک کے ہونٹوں پر دانتوں پر لگتا ہے آمنہ کے لعل ﷺ کا چوتھا دانت مبارک شہید ہو جاتا ہے نبی پاک ﷺ کے منہ میں سے خون نکل پڑا خون نکل پڑا اِدھر کیا ہے دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ کے پروانے کٹ رہے ہیں صحابہ اِدھر اُدھر بکھرے اچانک کیا بن گیا اسی مرحلے میں نبی پاک ﷺ کے ستر یار کٹ جاتے ہیں ہائے میرے اللہ ستر جانثار صحابہ ستر میرے نبی کے وفادار ساتھی کٹ گئے نبی پاک ﷺ بھی پریشان میرے آقا نے جسم پر ڈبل ذرہ لوہے کی وردی پہنی ہے سر پر لوہے کی ٹوپی لی ہے میرے پاک نبی ﷺ فرمایا کرتے حضرات! بات سننا ڈبل زرہ پہنی ہے ایک مشرک بندہ گھوڑے پر بیٹھا ہے نبی پاک ﷺ پر پے در پے کندھے مبارک پر کئی وار کرتا ہے آقا فرماتے ہیں ان تلواروں کے مجھے زخم تو نہیں لگے لیکن جو چوٹیں لگی ہیں میدانِ اُحد کے کئی دن بعد تک وہ تکلیف دیتی رہی ہیں۔

حضرات! لوہے کی وردی پہنی ہے زخم نہیں آئے لیکن چوٹوں کی تکلیف بڑی ہوئی نبی پاک ﷺ نے لوہے کی ٹوپی پہنی ہے ایک بے ایمان گھوڑے پر بیٹھا ہے للکاریں ڈالتا ڈالتا نبی پاک کے پاس آیا، اس نے اپ کے چہرہ انور پر وار کیا آپ نے لوہے کی ٹوپی پہنی ہے وار زیادہ تو نہیں لگا چند لوہے کی کڑیاں ماتھے پر چبھ گئیں جناب محمد ﷺ کی پیشانی زخمی ہو

جی نوجوان بزرگو اللہ کا واسطہ ہے میدانِ اُحد شہدائے اُحد غزوہ اُحد کا نقشہ تمہارے سامنے بیان کروں میرے آقا کے ہونٹ دندان شہید، ہونٹ زخمی، منہ سے خون نکل رہا ہے۔ جس مرشد پاک کا کلمہ پڑھا ہے اُس نبی کا ماتھا بھی زخمی ماتھے میں سے خون نکل رہا ہے اِدھر کیا ہے ایک اور بے ایمان گھوڑے پر بیٹھا ہے اس نے تلوار پکڑی نبی پاک ﷺ کی طرف گھوڑا دوڑاتا ہے اِدھر میرے پاک نبی کے صحابہ یار کتنے نظر آرہے ہیں۔

ایک عورت جس کا نام اُم عمارہ رضی اللہ عنہا ہے بوڑھی سی اماں ہے بوڑھی بڑی عمر کی عورت جس کا نام سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا ہے اس ماں کے دو نوجوان بیٹے ہیں ایک کا نام حبیب بن زید انصاری ایک کا نام عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہما یہ دونوں نوجوان نبی پاک کے صحابی ہیں یہ بھی میدان میں لڑ رہے ہیں میدان میں لڑ رہے ہیں۔ حضرات! بات سنو میرے آقا ﷺ زخمی حالت میں ہیں مشرکوں نے گھیرے میں لیا ہوا ہے ام عمارہ رضی اللہ عنہا بوڑھی سی اماں اس نے پانی کی مشک ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے پانی کا مشکیزہ پانی کی مشک پکڑی ہے لوگوں کو پانی پلا رہی ہے زخمیوں کو پانی پلا رہی ہے پانی پلاتے پلاتے اس کی نظر نبی پاک ﷺ پر پڑی دیکھتی ہے مشرکوں نے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ امام کائنات جناب محمد ﷺ کے منہ سے خون نکل رہا ہے ماتھا زخمی ہے ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے منظر دیکھا یہ برداشت نہ ہوا کعبہ کے رب کی قسم! لوگو اس بوڑھی اماں نے پانی والی مشک زمین پر پھینک دی اپنا ڈوپٹہ لیا کمر سے باندھا تلوار پکڑی للکاریں مارتی توحید کے ترانے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے دوڑتی دوڑتی نبی پاک کے پاس آ گئی بوڑھی سی اماں نے تلوار پکڑی ہے خود میدان میں اتر آئی نبی پاک ﷺ کے دفاع میں اُتر آئی آگے دو نوجوان بیٹے بھی لڑ رہے ہیں میرے آقا نے دیکھا قریب آ گئی آقا کے کندھے سے کندھا ملا آقا فرماتے ہیں ام عمارہ رضی اللہ عنہا خیر ہے خود ہی تلوار پکڑ کر آ گئی ہو تو رو کر کہتی ہے سوہنے محبوب آپ کا چہرہ زخمی ہونٹ زخمی ماتھا زخمی ہے یہ منظر دیکھ کر محبوب مجھ سے برداشت نہیں ہوا، اے کائنات کے سردار آپ کے جوتے کے ایک ذرے پر اپنی جان قربان کر دوں ان ظالموں نے آپ کا چہرہ زخمی کر دیا مجھ سے یہ بات برداشت نہیں ہوئی میں خود

ہی میدان میں آ گئی ہوں ابھی بات کر رہی ہے دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ کے پاس ایک مشرک گھوڑے پر بیٹھا ہے گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے اس نے میرے نبی ﷺ پر وار کرنا چاہا بوڑھی ام عمارہ میں تمہاری جرأت پر صدقے جاؤں اے اماں میں تمہاری بہادری پر قربان جاؤں اماں کہتی ہے سوہنیا ذرا دو قدم پیچھے ہٹو میں اس کا وار روکتی ہوں میں اس کا مقابلہ کرتی ہوں میرے آقا دو قدم پیچھے ہٹے نبی پاک آنکھوں سے منظر دیکھ رہے ہیں، ہائے میرے اللہ کعبہ کے رب کی قسم ہے کیا منظر ہوگا اس اماں نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر دشمن کا وار اپنی ڈھال پر روکا ڈھال سے روک کر اماں جی نے اپنی تلوار کیا کہتی ہے اللہ اکبر، اللہ پاک کا نام بلند کیا کہتی ہے دشمنو! نبی پاک کے دشمنو! اب ذرا ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا وار بھی روک کر دکھانا اس جرأت سے وار کیا ہے کعبہ کے رب کی قسم ہے بجلی کی رفتار جیسے آسمانی بجلی کڑکتی ہے اماں جی نے بجلی کی رفتار سے وار کیا ایک ہی وار کیا ہے دشمن بھی زمین پر گھوڑا بھی زمین پر دشمن کٹ کر زمین پر گر پڑا جب زمین پر گرا اس کی دھوتی کھل گئی اس کا تہہ بند کھل گیا اماں جان نے دوسری طرف منہ پھیر لیا امام کائنات مسکرانے لگے دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں ام عمارہ رضی اللہ عنہا کعبہ کے رب کی قسم ہے آج تمہاری جرأت، بہادری پر میں صدقے جاؤں تم نے ایک ہی وار سے دشمن کو نیچے گرایا ہے تمہاری جرأت و بہادری ایک ہی وار سے دشمن زمین پر گرا پڑا دھوتی تہہ بند کھل گیا یہ منظر دیکھ کر آج زمین پر محمد ﷺ خوش ہو گیا محمد مسکرا پڑا ہے، رب ذوالجلال کی قسم ہے آسمان سے یہ منظر دیکھ کر اللہ پاک بھی مسکرا پڑے ہیں۔

حضرات! میں جو بات بتانا چاہتا ہوں قرآن کہتا ہے:

﴿فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء: ٧٤)

اِدھر ام عمارہ رضی اللہ عنہا لڑتی رہی بارہ زخم لگے ہیں کعبہ کے رب کی قسم! جب یہ جنگ ختم ہوئی تھی آقا فرمایا کرتے بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ام عمارہ نمبر لے گئی آج کے بعد اس کا نام خاتونِ اُحد رکھ دیا گیا کیا نام ام عمارہ المعروف خاتونِ اُحد، حضرات! بات سنو میں بات کو ختم کروں میرے آقا کے ستر جانثار کٹ گئے۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ لڑ رہے ہیں ہائے میرے اللہ کس جرأت اور بہادری سے لڑ رہے ہیں دونوں ہاتھوں میں تلوار پکڑی ہے تلواریں مار مار کر دشمنوں کی گردنیں اڑا رہے ہیں جدھر جاتے ہیں صفیں خالی ہوتی جا رہی ہیں کون ہے وہ بندہ جو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کو روک سکے ایک حبشی غلام ہے حضرات! میں یہ بھی مسلمان ہو گیا تھا حبشی کہتا ہے بدر میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے بہادری کے جوہر کارنامے ہندہ کے ماں باپ اُن کو وہاں قتل کر دیا گیا ہے، ہندہ نے کہا میں آزاد کر دوں گی انعامات دوں گی جو نبی پاک کے چچا کو قتل کرے گا وحشی کہتا ہے لوگ انعامات کے لالچ میں آزادی کے لیے میں بھی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی تاک میں بیٹھا ہوں، حربہ پھینکنے کا بڑا ماہر، نیزہ پکڑا ہے نیزہ اٹھایا ہے وحشی کہتا ہے میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں امیر حمزہ تلواروں کے ساتھ لڑتے لڑتے لوگوں کی گردنیں اُڑ رہی ہیں جیسے جنگل میں طوفان آئے درختوں کے پتے اُڑتے ہیں ایسے لوگوں کی گردنیں اُڑتی ہیں وحشی کہتا ہے لوگو میں نے اندازہ لگایا آج تک ماں نے وہ بیٹا پیدا نہیں کیا جو نبی پاک ﷺ کے چچا امیر حمزہ کا مقابلہ کر سکے میں نہیں کر سکتا کہتا میں چھپ کر بیٹھ گیا ایک پتھر کے اوٹ میں بیٹھ گیا نبی پاک کے چچا لڑتے لڑتے جب میرے پاس میرے قریب آیا میں نے زبردست زور سے نیزہ پھینکا حربے کا بڑا ماہر ہوں ہر بہ پھینکا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے زیرِ ناف جا کر لگتا ہے وار اتنا زبردست لگا زیرِ ناف جسم کو پھاڑ کر باہر نکلا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اِدھر دیکھا دو قدم اُٹھائے اور لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑتے ہیں وحشی کہتا ہے اِدھر جو مشرک ہیں دوڑ دوڑ کر آ گئے انعامات کے لالچ میں بھاگ بھاگ کر آ گئے کلہاڑیاں پکڑی ہیں تلواریں پکڑی ہیں چھریاں پکڑی ہیں خنجر پکڑے ہیں، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم پر ٹوٹ پڑتے ہیں امیر حمزہ کی لوگوں نے کان کاٹ دیئے امیر حمزہ کے کان کاٹ کر لے گئے کسی نے ناک کاٹ دیا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دانت توڑے گئے ہائے میرے اللہ زبان کو کاٹ دیا گیا لوگو باتیں کرنی آسان باتیں سننی آسان خدا کی قدم ذرا دل تھام کر یہ بات سن لو نبی پاک کے چچا کی بات کر رہا ہوں۔

حضرات! سید شہدا کی بات کر رہا ہوں گپ نہیں مار رہا میں پیدل خبریں نہیں چھوڑ رہا کعبہ کے رب کی قسم امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی زبان بھی کاٹ دی گئی ہونٹ کاٹ دیئے گئے ان بے ایمانوں نے آنکھیں بھی نکال دی، امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نکال لی گئی کھوپڑی علیحدہ کر دی گئی دل اور کلیجہ نکال لیا گیا ہندہ نے دل اور کلیجہ اپنے دانتوں سے چبا لیا سر کی کھوپڑی میں شراب پی لی پورے جسم کے اعضاء ہاتھوں پاؤں کی انگلیاں کاٹ دی گئی جسم کو چیر پھاڑ دیا گیا۔ ہائے میرے اللہ! کٹے اعضاء کو دھاگے میں پرو کر ہندہ نے اپنے گلے کا ہار بنا لیا آواز آئی ہندہ بات سن لو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے کٹے اعضاء گلے میں پہنے ہیں ایک وقت آئے گا یا تو گلہ کاٹ دیا جائے گا یا پھر یہ گردن اللہ کے سامنے جھکا دی جائے گی۔

اِدھر کیا ہے میرے آقا کے صحابہ رضی اللہ عنہم کٹتے جا رہے ہیں، ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یار جس کا نام مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہے یہ بھی شہید ہو گیا اس کا چہرہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا جلتا ہے کسی نے دیکھا تو اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر کہتا ہے لوگو نبی پاک شہید کر دیئے گئے ہیں میدانِ اُحد ہے کہتا ہے نبی پاک کو شہید کر دیا گیا ہے اس نے آواز دی صحابہ تو پہلے ہی پریشان تھے دل ٹوٹ گئے کہتے ہیں جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر لڑ رہے تھے جب وہ نبی ہی نہیں رہا تو پھر ہم نے رہ کر کیا کرنا ہے لڑ کر کیا کرنا ہے کوئی روتا روتا ادھر چلا جاتا ہے کوئی روتا روتا اُدھر جاتا ہے صحابہ پریشان ہیں بڑے غمگین ہیں لوگ فکر و پریشانی کے عالم میں جا رہے ہیں ایک بوڑھی سی اماں مدینہ میں پتہ چلا میدانِ اُحد میں آ گئی اس نے ڈوپٹہ کمر سے باندھا ہاتھ میں ڈنڈا پکڑا ہے میدان میں آ کر ایک صحابی سے ملاقات ہوئی کہتی ہے نبی کے صحابہ مجھے بتا دو آمنہ کے لعل کا کیا حال ہے امام کائنات کا کیا حال ہے دونوں جہانوں کے پیر کا کیا حال ہے، حضرات! ذرا بات غور سے سننا یہ صحابی بول کر کہتا ہے اے اماں بات سن لو آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پتہ نہیں پر تمہارا نوجوان بیٹا اللہ کی راہ میں کٹ گیا ہے، تمہارا بیٹا کٹ گیا، تمہارا خاوند کٹ گیا، تمہارا بھائی کٹ گیا امی کہے جا رہی ہے۔ ”الحمد لله انا لله وان اليه راجعون“

خبر شہادت پاک نبی دی
سنیا جس دم مائی
لک بن پٹکا ہتھ ڈنگوری
بدلہ لین او آئی
کسے نے کیا مائی بچڑے تیرے
اونہاں شہادت پائی
کہن لگی الحمدللہ ہویا فضل الٰہی

کہتی کیا ہے۔
کیسی گھڑی مبارک ہے سی
جس دے اندر میں جائے
اللہ دِتے میں چا پالے
اج کم نبی دے آئے

چلتی جا رہی ہے میدانِ اُحد میں پہنچی سامنے نبی پاک پر نظر پڑیں آپ زخمی ہیں لیکن خیریت سے دیکھ کر اونچی بول کر کہتی ہے سوہنے محبوب (كل مصيبة بعد جلل) پہلے بہت پریشان تھی آپ ﷺ کا چہرہ دیکھا ہے اللہ پاک نے ساری پریشانیاں ہی دور کر دی ہیں یہاں اللہ پاک نے قرآن کا یہ مقام بھی نازل فرمایا:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَo﴾ (آل عمران : ١٤٤)

قرآن کا یہ مقام بھی نازل ہوا۔

حضرات! بات ختم کروں نبی پاک ﷺ لاشوں کا معائنہ کر رہے ہیں لاشوں کو دیکھ رہے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کا باپ عبداللہ بھی میدانِ اُحد میں شہید ہو گیا ایسے لاش پڑی

ہے لاشوں کے معائنے ہو رہے ہیں لاشوں کے اوپر کپڑے دیئے جا رہے ہیں۔

حضرات! جابر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا باپ عبداللہ کٹ گیا ہے، حضرات! بات سننا جلدی سے باپ کی لاش کے قریب آتا ہے چہرے سے کپڑا اٹھاتا ہے دیکھ کر رو پڑتا ہے پھر چہرے پر کپڑا دے دیتا ہے سائیڈ پر ہو کر بیٹھ جاتا ہے روئے جا رہا ہے پھر آتا ہے چہرے سے کپڑا اٹھا کر دیکھتا ہے چہرہ دیکھ کر روتا ہے پھر ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتا ہے کبھی آتا ہے چہرہ دیکھتا ہے پھر چلا جاتا ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں جابر پیارے یار بات کیا ہے رو کر کہتا ہے سوہنیا میری چھ بہنیں ہیں بعض روایات آتا ہے نو بہنیں ہیں نو بہنوں کا اکیلا بھائی ہوں ابو چلا گیا ہے قرض بھی بہت دینا تھا بہنیں کچھ چھوٹی ہیں کچھ بڑی ہیں کیا بنے گا سوہنیا بڑی سوچیں آتی ہیں اے نوجوانو کعبہ کے رب کی قسم ہے باپ کی محبت اللہ نے بڑی عجیب بنائی ہے ساری زندگی کی محبت باپ کی محبت کی قیمت نہیں ادا کر سکتی اگر زندہ ہیں اُن کی قدر کیا کرو چلے گئے ہیں دعائیں کیا کرو نبی پاک ﷺ نے فرمایا باپ جنت کا مین گیٹ ہے ماں جنت کی ہوا ہے۔

باپ سیراں دے تاج نے ہندے
تے ویر مرن کنڈھ خالی
ماواں باہن محمد بخشا
آ تے کون کرے رکھوالی
شام پئی تے دگر ویلا
تے پنچھی گھراں نوں آئے
اونہیں آندے محمد بخشا
تے موت جنہاں نوں لے جائے
ماں اک باغ بہشت دا بوٹا
تے ٹھنڈی جس دی چھاں

در در دھکے چین اونہاں نوں

تے مر گئی جنہاں دی ماں

عبدالستارہ ماں پیو پیارا

تے جاوے چھوڑ جیناں نوں

وس دا ملک تمامی دِے

تے قبرستان اونہاں نوں

حضرات! نوجوان بیٹا باپ کی لاش کٹی پھٹی سامنے پڑی ہے ہائے اللہ بیٹے کے دل پر کیا گزرتی ہوگی بیٹا روتا ہے روئے جاتا ہے سوہنیا بہنیں چھوٹی ہیں میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ یار حوصلہ کرو پریشان نہ ہو دوسروں سے اللہ پردے میں بات کرتا ہے تمہارا باپ گلہ کٹوا کر جب رب کے پاس گیا ہے اللہ پاک نے تمہارے باپ عبداللہ سے ڈائریکٹ باتیں کی ہیں میرے آقا فرماتے ہیں جابر پریشان نہ ہو دوسروں لوگوں سے رب پردے میں باتیں کرتا ہے تمہارے باپ عبداللہ سے اللہ تعالیٰ نے ڈائریکٹ باتیں کی ہیں اور اللہ پاک نے فرمایا: عبداللہ میری راہ میں گلہ کٹا آئے ہو میں رب تم پر راضی ہو گیا ہوں یہ جنت تمہارے لیے یہ حوریں جنت کی یہ جنت کے باغ سب تمہارے لیے ہے جاؤ جنت میں چلے جاؤ اور کیا چاہتے ہو۔ حضرات! آقا ﷺ فرماتے ہیں جابر پتہ ہے تمہارے ابو نے کیا کہا کہتا ہے عرش والے جنت بھی میرے لیے جنت کی ساری نعمتیں میرے لیے پر اللہ جی میری ایک درخواست سن لیں جنت میں مجھے مزہ نہیں آ رہا یا اللہ اگر مان لیں تو مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیں عرش والے رب تمہاری عظمت کی قسم ہے میدان میں لڑتے لڑتے گلہ کٹاتے ہوئے جو مزہ آیا ہے وہ مجھے جنت میں بھی نہیں آ رہا اللہ اگر موقع دو تو دوبارہ جاؤں پھر کاٹ دیا جاؤں اللہ پاک فرماتے ہیں یہ میرا قانون ہی نہیں۔

حضرات! نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ تمہارے باپ نے خدا کے سامنے دوبارہ کٹ مرنے کی خواہش کی ہے اِدھر کیا لاشوں کے معائنے ہو رہے ہیں ایک لاش جس کا

جناب پورا جسم ہی بگڑا ہوا ہے۔کہا ہے نبی پاک دیکھتے ہیں پہچان نہیں سکے کہ کا کا ہے اللہ کے امام جناب محمد ﷺ لاش کے پاس آئے آنکھیں نکالی ہوئی، دانت توڑے ہوئے ہونٹ کٹے ہوئے سر کی کھوپڑی بھی الگ دل کلیجہ بھی نکالا ہوا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم لاش بھلا کس کی ہے؟ ایک صحابی آگے بڑھا کہتا ہے سوہنیا کیا آپ نے نہیں پہچانا میرے آقا فرماتے ہیں ہاں اللہ کی قسم میں نے نہیں پہچانا یہ کہتا ہے سوہنیا یہ کوئی اور نہیں آپ کے سگے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں خدا کی قسم جب نبی پاک ﷺ نے اپنے چچا کا سنا ظلم اتنا گہرا دل پر لگا اور پریشانی اتنی بڑھی کہ میرے مرشد پاک ﷺ کی ٹانگوں کی طاقت جواب دے گئی ہے آپ ﷺ لڑکھڑانے لگ پڑے جلدی سے زمین پر بیٹھ گئے آقا رونے جارہے ہیں نبی پاک ﷺ روئے جارہے ہیں آقا فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا تمہیں پتہ ہے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایک نہیں میرے ساتھ کئی رشتے تھے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک تو میرا سگا چچا لگتا تھا اور بھی کئی رشتے آقا فرماتے ہیں بچپن میں ہم اکٹھے کھیلے ہیں جس دائی کا میں نے دودھ پیا اسی کا چچا نے آقا فرماتے ہیں تیسرا رشتہ یہ میرا صحابی بھی ہے میرا چچا بھی ہے اور میرے صحابہ پانچواں رشتہ ابھی میں پیدا نہیں ہوا تھا میرا باپ عبداللہ پہلے ہی فوت ہوگیا میں نے اپنے ابو عبداللہ کا چہرہ نہیں دیکھا اے نوجوان آج مجلس میں کوئی ایسا بندہ بیٹھا ہے جس نے اپنے ابا کا چہرہ نہیں دیکھا کیا انہیں یاد نہیں میرے نبی ﷺ کی بات سنو خدا کی قسم میرے مرشد پاک کیا فرماتے ہیں اے صحابہ رضی اللہ عنہم میں نے اپنے باپ عبداللہ کا چہرہ نہیں دیکھا میری عمر پانچ چھ سال کی ہوئی میری ماں آمنہ بھی فوت ہوگئیں دیس سے پردیس ماں بھی جدائیاں دے گئیں جب میں دادا کے پاس آیا عمر رسیدہ دادا بھی فوت ہوگیا میرے صحابہ جب مجھے ابو کی یاد آتی باپ عبداللہ کی یاد آتی اگر میرے دل میں باپ کی محبت جوش مارتی اپنے باپ کی یادیں تڑپایا کرتی میں اپنے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو سامنے بٹھا کر دیکھ لیتا مجھے اپنے ابو عبداللہ کی یاد بھول جاتی میں اپنے ابو کی یاد کو امیر حمزہ کا چہرہ دیکھ کر بھلا دیا کرتا تھا اور میرا چچا میرے باپ عبداللہ کی مانند تھا یہ میرے باپ جیسا چچا تھا ظالموں نے شہید بھی کردیا ہے جسم کا انگ انگ کاٹا،

جسم کے جناب اعضا کاٹ دیئے گئے ہیں میرے پاک نبی ﷺ آنسو بہا رہے ہیں ادھر کیا ہے دونوں جہانوں کے پیر کی پھوپھو ام صفیہ رضی اللہ عنہا آ رہی ہیں کسی نے بتایا اے صفیہ رضی اللہ عنہا! آپ کے بھائی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو کاٹ دیا گیا ہے آ رہی ہے آقا کی نظریں پڑیں فرمایا زبیر رضی اللہ عنہ جاؤ اپنی امی کو جا کر روک دو بھائی کی لاش دیکھ کر برداشت نہیں ہونا۔

شالا ویر نہ وچھڑن ایناں بھیناں دے
تے پیناں نہ ہون مائیاں

جن بہنوں کے بھائی نہیں انہوں نے جہان سے کیا لینا ہے۔ حضرات! میرے تمہارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ میدانِ اُحد ہے فرمایا: زبیر جاؤ اپنی امی کو روک دو زبیر جا کر کہتے ہیں امی نبی پاک ﷺ نے منع فرمایا ہے تم اپنے بھائی کی لاش نہیں دیکھ سکتی حالات بگڑے ہیں لاش کو دکھا دیا گیا تو تم سے صبر نہیں ہونا تو آقا کی پھوپھو کہتی ہے بیٹا جاؤ میرا پیغام دے دو اے سوہنے محبوب میں آپ کی پھوپھو بھی ہوں صحابیہ بھی ہوں آرڈر کرو ان قدموں پر واپس چلی جاؤں گی پر سوہنیا آج میرا بھائی من و من مٹی کے نیچے آ جائے گا سوہنیا اجازت دے دو میں ماتم نہیں کروں گی واویلا نہیں کروں گی ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھ لوں میں بھی فخر کروں گی میرا بھائی اسلام کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے جان کا نذرانہ پیش کر گیا۔ سوہنیا اجازت دے دو ایک نظر دیکھا آنسو بہائے اور چلی گئی آقا فرماتے ہیں کفن و دفن کا انتظام کرو کفن لائے گئے صحابہ نے کفن دیئے دو لاشیں بچ گئیں ایک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی لاش ایک امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش، حضرات! دونوں صحابہ کی لاشیں پڑی ہیں کفن والی چادریں چھوٹی چھوٹی صحابہ چہرے پر کپڑا دیتے ہیں پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں پاؤں پر دیتے ہیں سر ننگا ہو جاتا ہے یہ دقت آمیز منظر دیکھا صحابہ کہتے ہیں سوہنیا آپ کے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے کے لیے کپڑا بھی ختم ہو گیا ہے کپڑا کم پڑ گیا ہے کپڑا ختم ہو گیا ہے کپڑا کم ہے کفن کے لیے کپڑا کوئی نہیں نبی پاک ﷺ نے سنا رونے لگ پڑے ہائے اللہ کس موڑ پر پہنچے ہیں آج شہداء کو دفن کرنے کے لیے کپڑا بھی کوئی نہیں امام کائنات فرماتے ہیں

آ قا فرماتے ہیں صحابہ ایسے کرو چہرے پر کپڑا ڈال دو اور پاؤں پر گھاس کاٹ کر ڈال دو۔

حضرات! میں بتانا چاہتا ہوں امام کائنات ﷺ نے فرمایا: جنازے کی تیاری، امیر حمزہ کی لاش پڑی رہی دیگر صحابہ کی لاشیں جناب اسی طرح آتی گئی جنازہ پڑھا گیا اور قرآن کہتا ہے ان لوگوں کے متعلق قرآن کہتا ہے:

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۵۴)

حضرات! شہید بندے جو اللہ کی راہ میں کاٹ دیئے جائیں مقام بہت زیادہ ہے عظمت بہت زیادہ ہے۔ حضرات! ذرا غور کرنا عثمان رضی اللہ عنہ کون ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میرے پاک نبی ﷺ کے دوہرے داماد کون؟ عثمان ایک ہی جملہ میرے آقا سے اتنا پیار اتنی محبت لوگو پورے مدینے میں پورے مدینے میں جب کوئی چھوٹا بچہ دودھ پیتا بچہ ہائے میرے اللہ جب کوئی چھوٹا بچہ دودھ پیتا بچہ رویا کرتے ماں بچے کو اٹھا کر چھاتی پر ڈال لیتی دودھ پلاتی ساتھ تھپکی دیتی اور ساتھ ماں بول کر کہتی میرے بیٹے میرے لعل چُپ کر جاؤ چپ کر جاؤ بیٹا میں تم سے ایسے پیار کرتی ہوں جیسے آمنہ کے لعل ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں میرے مرشد پاک کا ایسے عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار مشہور تھا مائیں بچوں کو دودھ پلا کر چُپ کرواتیں تھپکیاں دے کر کہتیں بیٹو چپ کر جاؤ تمہاری مائیں تم سے ایسے پیار کرتی ہیں جیسے آمنہ کے لعل ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں۔

عرش بریں تے چرچا، عثمان باحیاء دا
رتبہ خدا ودھایا، محمد مصطفیٰ دا
عرش بریں تے چرچا، عثمان باحیاء دا
عثمان تیرے وانگوں، مظلوم ہوا کوئی نیں
چالیس دناں دا پیاسا، مخدوم ہوا کوئی نیں

ملیا نہ گھڑا پانی، ہے ظلم انتہا دا
عرش بریں تے چرچا، عثمان باحیاء دا

اور

اُترے لہو دے قطرے، قرآن نے سمیٹے
اترے لہو دے قطرے، قرآن نے سمیٹے
فسیکفیکھم دے جا کے سر تے لیٹے
کردار ہیا تلاوت، پر قطرہ باوفادا
عرش بریں تے چرچا، عثمان باحیاء دا
رتبہ خدا ودھایا، سخیاں دے بادشاہ دا
عرش بریں تے چرچا، عثمان باحیاء دا

اللہ میری اور تم سب بھائیوں کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ (آمین!)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ ﷺ کے آنسو

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾ (الاحزاب : ۲۱)

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء تمام قسم کی تعریفات اللہ وحدہٗ لا شریک کے لیے ہیں بے شمار لا تعداد درود وسلام آقائے دو جہاں سرور کائنات امام الانبیاء خطیب الانبیاء امام اعظم امام دین رحمت اللعالمین جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے۔

دوستو، بزرگو، ساتھیو، اللہ والو نوجوان بھائیو! آج کا عظیم الشان خطبہ جمعۃ المبارک آٹھ فروری دو ہزار تیرہ کیے ہوئے وعدے کے مطابق ان شاء اللہ الرحمٰن محسنِ انسانیت کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے آنسوؤں کا تذکرہ ان شاء اللہ الرحمٰن میں کوشش کروں گا کہ پیارے نبی کی زندگی کے اُن لمحات کا تذکرہ کیا جائے کہ جن لمحات میں آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو کہیں قرآن پڑھ کر کہیں قرآن سن کر کہیں تہجد میں کہیں سجدوں میں رو رہے ہیں کہیں غاروں میں رو رہے ہیں کہیں کفار کے مظالم سے صحابہ کرام کے دُکھ مصیبتوں کو دیکھ کر آنسو بہا رہے ہیں کہیں محبوب اُمت کے غم کی وجہ سے رو رہے ہیں۔

حضرات! زندگی میں دو پہلو کبھی خوشی کبھی غم ﴿وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ﴾ اللہ رب العالمین فرما رہے ہیں کہ میں رب اُن دنوں میں تبدیلیاں لاتا رہتا ہوں یہ دن بدلتے رہتے ہیں۔ ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴾ کبھی آسانی کبھی تنگی کبھی خوشحالی کبھی پریشانی یہ زندگی کے ساتھ خوشیاں اور غم جو ہیں یہ ہر انسان کے ساتھ وابستہ ہیں۔

اللہ والو! میں ان شاء اللہ الرحمٰن اولیاء الرحمٰن کا رونا اللہ والوں کا رونا انبیاء کا رونا بے مثال ہے لیکن میں امام الانبیاء سید الانبیاء اشرف الانبیاء آخری نبی محمد الرسول اللہ ﷺ کا

آنسو بہانا رونا اور جس نبی ﷺ کی زندگی کے متعلق اللہ رب رحمٰن نے فرمایا ہے کہ اے کائنات کے لوگو! اس نبی ﷺ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے نبی کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، مسکرانا، رونا اے لوگو امت کے لیے بہترین نمونہ ہے اس میں کامیابی ہے کامرانی ہے، یہ سن لو ذرا دھیان سے اور کیسا عظیم الشان نبی ﷺ ہے محمد الرسول اللہ ﷺ کہہ دو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرات! زندگی کے ہر موڑ پر اُمت کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہاں سے بات شروع کی جائے اور کہاں ختم کی جائے اللہ جہاں محبوب نبی لیٹے ہیں کروڑوں رحمتیں نازل فرما۔ (آمین)

اللہ والو! بات دور نہ جائے نبی کی زندگی جس میں مسکرانا بھی جس میں رونا بھی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے یہ بات میں نے نہیں بلکہ عرش والے رب نے فرمائی ہے کہ محبوب کی زندگی نمونہ قابل فخر قابل عمل زندگی ہے سورہ الاحزاب مولا کریم فرما رہا ہے۔ اے میرے محبوب جناب محمد ﷺ اے محبوب اپنی زبان نبوت سے اعلان فرما دو:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًاo﴾ (الاحزاب: ۲۱)

کیا معنی ہے فرمایا "لقد" اللہ فرما رہا ہے: "لقد کان" دنیا کے لوگو تحقیق البتہ " لقد کان لکم فی رسول الله" مولا نا کریم فرما رہا ہے: آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کی زندگی کا تذکرہ آپ کی زندگی کے لمحات کا تذکرہ لیل ونہار کا تذکرہ فرمایا:" فی رسول الله اسوۃ حسنة"، بہترین بہت عمدہ اور بہت اچھا نمونہ نبی ﷺ کی زندگی دیکھ لو اپنی زندگیاں گزارنے والو! اپنی زندگی اور نبی کی زندگی دیکھ لو اپنے گھروں کے حالات اور میرے پاک نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کر لو، نبی کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آمنہ کے لعل ﷺ کی ادائیں اپنے اندر اپنا لو اللہ دنیا میں بھی کامیابی دے گا آخرت کو کامیابی۔

حضرات! میں جو بات بتا رہا ہوں اللہ فرماتے ہیں۔ ﴿لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ ایمان والو! جو مومن بندہ ہے ایمان والا بندہ ہے وہ تو کوشش کرے گا کہ

میں زندگی کے ہر موڑ پر آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کی سنت سیرت کو اپنا لو، آقا ﷺ کی زندگی کو نمونہ بنا لو اور بات سننے والی ہے حضرات! بات ختم کروں میں نبی ﷺ کی زندگی کے لمحات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں پر اُن لمحات کا جس جس موڑ پر آقا کی آنکھوں سے آنسو نکلے یہ آنسو بھی عام نہیں محمد الرسول اللہ ﷺ کے آنسو ہیں جیسے آقا سب سے افضل بن کر آئے ہیں سب سے اعلیٰ بن کر آئے تمام انبیاء کے سردار بن کر آئے سید البشر بن کر آئے ایسے میرے محبوب کا رونا بھی حضرات بہترین نمونہ، اور بہت ہی قیمتی وہ آنسو جو آقا کی آنکھوں سے نکلے ہیں اور بات سننا ذرا توجہ سے محبوب خدا محمد الرسول اللہ ﷺ کبھی خوشی میں بھی آنسو بہا رہے ہیں اور کبھی غمی میں آنسو بہا رہے ہیں یہ بات سن لو ذرا دھیان سے میرے آقا ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں یہ کہنا عظیم الشان نبی ہے ابھی دنیا میں آئے باپ عبداللہ پہلے فوت ہو گیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اے نوجوانو، بزرگو اے سمندری کے غیور مسلمانو! بات ذرا غور سے سننا یہ کیسا عظیم الشان عظمت والا شان والا نبی ﷺ ہے ابھی دنیا میں آیا نہیں باپ پہلے فوت ہو گیا ہے۔ ''ان للہ وانا الیہ راجعون۔'' اور میرے پاک نبی محمد الرسول اللہ ﷺ اپنی ماں کے بطن میں ہیں۔ حضرات! بات سننے والی ہے توجہ میری طرف میرے پاک نبی کی آمد آمد ہے ابھی آئے نہیں باپ دنیا سے پہلے ہی چلا گیا ہے اور بات سننا قرآن کی

﴿وَالضُّحٰی o وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی o مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی o وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی o وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی o اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحیٰ: ۱ تا ٦)

اللہ ذوالجلال فرما رہا ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں باپ پہلے فوت ہو گیا اور میرے رب نے فرمایا سوہنیا جب تم دنیا میں آئے تو یتیم تھے میں رب ذوالجلال نے تمہیں یتیم پیدا کر کے پھر جگہ عطا فرمائی۔

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی o وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی o وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی o﴾ (الضحی: ٦ تا ٨)

اللہ رب رحمٰن فرمار ہا ہے اے محبوب! جب تم آئے تو پہلے ہی یتیم تھے باپ فوت ہو گیا میں نے مومن لوگوں کے دلوں میں تمہیں جگہ دی یہاں ہی بس نہیں محبوب تیرا مقام بڑھا دیا امام الانبیاء بنایا ختم الانبیاء بنا دیا ہے لوگو بات سننے والی ہے میرے پاک نبی ﷺ بی بی آمنہ کی گود میں آئے ہیں پھر وہ وقت آیا بی بی آمنہ نے میرے نبی کو حلیمہ سعدیہ کے حوالے پرورش کے لیے کر دیا دونوں جہانوں کے پیر نے دو سال بی بی حلیمہ سعدیہ کی چھاتی کا دودھ پیا ہے دو سال دودھ کی عمر دو سال مزید میرے آقا بی بی حلیمہ کے پاس رہے چار سال کی عمر میں میرے آقا محمد ﷺ واپس اپنی حقیقی اماں جان کے پاس آجاتے ہیں آگر میرے آقا نے مکہ شہر ہے اپنی امی جان آمنہ کے پاس پرورش شروع کر دی ہے اور میرے آقا پوچھتے ہیں پھر وہ وقت بھی آیا اے اماں جان میرے بابا کہاں ہیں۔عبداللہ میرا ابو کہاں ہے۔

حضرات! جب بچہ بولنے والا ہوتا ہے وہ یقیناً پوچھتا ہے ماں نے بتایا ہوگا سوہنیا تیرے ابو کا نام عبداللہ تھا وہ واپس ملک شام میں تجارت کے سلسلے میں گیا اور واپس مدینہ میں فوت ہو گیا میرے آقا کے دل میں ،باپ کی محبت ہے روایات میں آتا ہے ایک دن میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کی اماں جان سیدہ آمنہ نے سردار عبدالمطلب سے بات کی کہتی ہیں سردار جی میرے بیٹے محمد ﷺ نے اپنے باپ کا چہرہ تو نہیں دیکھا آج بار بار اپنے باپ کا پوچھ رہا ہے اگر اجازت ہے تو میں مدینے چلی جاتی ہوں اپنے ماں باپ سے ملنے کے لیے محمد ﷺ اپنے ننھیال کو مل آئے گا اور ساتھ اپنے مرحوم باپ عبداللہ کی قبر سے بھی ہو آئے گا اور میں اپنے خاوند عبداللہ کی قبر پر جانا چاہتی ہوں آمنہ نے اجازت لی میرے پاک نبی کی عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال ہے مکہ سے ام ایمن میرے آقا ﷺ کی عمر ابھی چھوٹی عمر ہے ام ایمن میرے آقا کی عمر ابھی چھوٹی عمر ہے ام ایمن حضرت آمنہ کی خدمت کے لیے لونڈی ہے یہ بھی ساتھ چل پڑی بی بی آمنہ ہیں اور ایک بچہ محمد ﷺ سردار عبدالمطلب میرے تمہارے پیرو مرشد کا دادا ہے مکہ سے باہر نکلا اپنے پوتے اور بہو کو الوداع کر رہا ہے دادوں کو پوتوں سے بڑا پیار ہوتا ہے۔سردار عبدالمطلب بار بار میرے آقا کو چومتے ہیں

چاہتے ہیں محبت کرتے ہیں کہتے ہیں آمنہ بیٹی زیادہ دیر نہ لگانا مدینہ سے جلدی واپس آ جانا، اولوگو! دادا کہتا ہے آمنہ جلدی واپس آ جانا تمہیں پتہ ہے میں محمد ﷺ کے بغیر زیادہ دیر رہ نہیں سکتا۔ حضرات! پھر وہ وقت بھی آیا دونوں جہانوں کی اماں جان ام ایمن بھی ساتھ ہیں کچھ دن رہے روایت میں آتا ہے ایک ماہ تک مدینے میں رہے میرے پاک نبی کی امی جان ایک ماہ اپنے رشتہ داروں کے پاس رہی مدینہ سے اب مکہ جانے کی تیاریاں جاری ہیں اونٹ گھوڑے کا سفر ہے یا پیدل سفر ہے چھ سات سو میل لمبا سفر یہ مدینہ سے نکلے یہ مکہ شہر کو میرے آقا کی اماں جان ام ایمن بھی جا رہی ہیں مقام ابواء آ گیا نبی کی اماں جان سیدہ آمنہ بیمار ہو جاتی ہیں اے لوگو! یہ بیمار ہو گئی ہیں بخاری کی شدت ہے ام ایمن نے بڑے ٹوٹکے استعمال کیے لیکن سیدہ آمنہ صحت یاب نہیں ہو رہی بیماری بڑھتی جا رہی ہے، میرے تمہارے پاک نبی جناب محمد ﷺ کی عمر ابھی کوئی ساڑھے پانچ سال پونے چھ سال کی ہے، اس بچے کے دل پہ کیا گزرتی ہو گی جو دنیا میں ابھی آیا ہی نہیں باپ پہلے ہی فوت ہو گیا آج پردیس میں ماں بھی بیمار ماں آخری سانس لے رہی ہے۔

صحیح مسلم میں آتا ہے میرے آقا کو نبوت ملی تو میرے آقا کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں دونوں جہانوں کے پیر نے رب سے اجازت لی اے عرش والے رب میں اپنی ماں کی قبر پر جانا چاہتا ہوں اللہ ذوالجلال نے اجازت دے دی کائنات کے امام صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ کر چلتے چلتے مقام ابویٰ پہنچ گئے اور سمندری والو! مقام ابویٰ پہ گئے آپ ایک قبر کی ڈھیری پر بیٹھ گئے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں ہمیں پتہ نہیں یہ کس کی قبر ہے دونوں جہانوں کے پیر قبر پر بیٹھے ہیں اور میرے آقا قبر پہ کبھی ادھر ہاتھ پھیرتے ہیں کبھی اُدھر ہاتھ پھرتے ہیں زار و قطار روئے جا رہے ہیں آپ کی آنکھوں سے اتنے آنسو نکلے زمین پر گر رہے ہیں اور مٹی تر ہوتی جا رہی ہے صحابہ کہتے ہیں سوہنیا یہ کس کی قبر ہے اور کیوں رو رہے ہو محبوب کس کی قبر ہے اور آنسو بہائی جا رہے ہو لوگ اللہ کی قسم ہے صحابی بیان کرتے ہیں کائنات کے امام اتنا روئے ... ہم نے آج تک اتنا روتے ہوئے نہیں دیکھا آقا روئے جا رہے ہیں صحابہ پوچھتے

ہیں محبوب کس کی قبر ہے دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں پروانو! اگر پوچھ لیا ہے تو سن لو یہ قبر میری ماں آمنہ کی قبر ہے یہ قبر تو میری امی جان کی قبر ہے اللہ اکبر کبیرہ میرے آقا نے بچپن کی باتیں صحابہ کو سنانی شروع کر دیں اے میرے صحابہ میں اپنی ماں آمنہ کے ساتھ اور ام ایمن کے ساتھ میری عمر کوئی پانچ چھ سال تھی مدینہ سے نکلے اس مقام پر پہنچے میری امی بیمار ہو گئیں اولوگو! کیسا وقت ہو گا سننے کی حد تک نہیں ذرا تصورات میں آؤ دونوں جہانوں کے پیر بچپن میں ہیں باپ بھی چلا گیا آج دیس سے پردیس ماں بھی بیمار لیٹی ہے اور میرے آقا کبھی ادھر دائیں طرف کبھی اُدھر بائیں طرف ماں کو دباتے ہوئے اپنے پیارے ہاتھوں سے ماں بھی عام نہیں محمد الرسول اللہ ﷺ کی ماں ہے اور بچہ عام نہیں ساری کائنات کا سردار ہے محمد رسول اللہ ﷺ ماں آمنہ کی چھاتی پہ آقا کبھی ادھر کبھی اُدھر ماں بیٹے کو چومتی ہو گی میرا تصور؟ میرے آقا ﷺ یتیم والے ہاتھوں سے ماؤں والو! اگر زندہ ہیں تو قدر کیا کرو اگر نہیں ہیں تو دعائیں کیا کرو دونوں جہانوں کے پیر اپنے ریشم جیسے ہاتھوں سے ماں کو دباتے ہوں گے آقا ماں کے بوسے لیتے ہوں گے کہتے ہوں امی امی حوصلہ کرو اللہ بہتریاں پیدا کر دے گا اور ماں آمنہ میرے آقا کو ایسے کلیجے لگایا ہے اور کہتی کیا ہے۔

عمر تیری وچ برکت ہووے

اور ماؤں والو! مائیں اولادوں کے لیے ہر پل دعائیں کیا کرتی ہیں اللہ کی قسم ہے اولاد جیسی بھی ہو ماں ہر وقت بیٹے کے لیے خیر ہی مانگتی ہے ماں آمنہ ہے دعا اپنے یتیم اپنے پردیسی محمد ﷺ کے لیے کر رہی ہے۔

عمر تیری وچ برکت ہووے
بہت دعا فرمائی

ماں آمنہ دعا کر رہی ہے اے بیٹا اللہ تمہیں عزتیں دے اللہ تمہیں ترقی دے اللہ تمہیں شانیں دے اللہ تمہیں مقام دے دعا کر رہی ہے۔

عمر تیری وچ برکت ہووے

بہت دعا فرمائی

اکھیاں میریاں ہجرو روون

تے نیند اچل دی آئی

ویکھنا سانوں نصیب نہ ہویا

ویکھنا سانوں نصیب نہ ہویا

تیرا بخت بلند ستارہ

دیکھ نہ گیا تیری پیاری صورت

تے تیرا باپ پیارا

میاں دعائیں کر رہی ہے رو رو کر محمد ﷺ کے لیے دعائیں کر رہی ہے آج میرے آقا قبر پر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں اے اماں اے اماں آمنہ جس بیٹے کے لیے تم دعائیں کرتی رہیں ذرا اٹھ کر دیکھو اس محمد ﷺ کو آج اللہ نے کتنی شانیں دی ہیں۔ پھر وہ وقت بھی آیا بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی سانسوں والی ڈور ٹوٹ گئی۔ میرے آقا پردیس میں دیکھ لو، پاس کوئی رشتہ دار نہیں پاس کوئی چچا نہیں پاس کوئی دادا نہیں ایک لونڈی خدمت کے لیے ام ایمن ہے ماں آمنہ رضی اللہ عنہا مقام ابواء پر فوت ہو گئیں آقا رو رہے ہیں آنسو بہا رہے ہیں رسول اللہ ﷺ کے آنسو نکل پڑے، اور ہمارے بابا جی کہتے ہیں۔

بیٹھا رہ گیا کول میت دے

پاک رسولؐ الٰہی

میرے پاک نبی ﷺ آمنہ رضی اللہ عنہا کی ماں آمنہ کی میت کے پاس بیٹھے ہیں اور روئی جا رہے ہیں۔ حضرات! ایک یتیم ہے دوسرا پردیسی ہے۔

مکہ دور تے دور مدینہ

تے ہسیاں خبر نہ کائی

وچ پردیس مقدر والی

بات برابر
اک یتیم تے ہوئی
دوجا
رب نوں پردیسی
مال
تیجا آ گیا ماں مہالاں
دے
وقت کارن
جدائیاں
ویکھے پئی یتیم والا
نبیؐ
تے نوں
لمبیاں ہون
غم دی ہنجوں چھم جدائیاں
چھم آئیاں
غم دی ہنجوں چھم چھم آئیاں
بڑیاں
اور سنائیاں

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ میرے آقا جان دی اماں جان مقام ابواء پہ وفات پاگئیں اور لوگو بات سننے والی ہے میرے آقا علیہ السلام کا ابھی بچپن ہے اور لوگو! یہ نہیں دیکھتی کہ یہ بچہ پردیس میں ہے یہ گھر پہنچ جائے، نا، نا، نانہیں دیکھتی یہ محمد الرسول اللہ ﷺ بننے والا ہے۔

اللہ کی قسم یہ نہیں دیکھتی یہ گھر میں ہے یا پردیس میں ہے اس کا کوئی ماں جایا پیچھے بھائی کوئی نہیں ماں جائی بہن کوئی نہیں یہ پیدا نہیں ہوا باپ عبداللہ پہلے چلا گیا ہے محمد ﷺ کو ماں کے سہارے کی پہلے ہی بڑی ضرورت ہے یقیناً ماں بڑی عظیم دولت ہوتی ہے اس محمد ﷺ کو ماں کی بڑی ضرورت ہے یہ نہیں دیکھتی، یہاں فیصلے تو عرش والے رب کے چلا کرتے ہیں میرے پاک نبی ﷺ پوری زندگی اسی لیے فرمایا کرتے یتیموں سے پیار کیا کرو یتیموں سے محبت کیا کرواے میرے غلامو! جب کوئی بندہ میرے آقا فرماتے ہیں جب کوئی بندہ یتیم کو دھکا دیتا ہے جب کوئی کسی یتیم کو تھپڑ مارتا ہے تو قرآن بھی کہتا ہے:

﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؁ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ﴾

(الماعون: ۱، ۲)

اے دنیا کے لوگو دنیا میں جب کوئی کسی یتیم کو دھکا دیتا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں دنیا میں یتیم کانپ رہا ہوتا ہے آسمان پر رب کا عرش بھی کانپ رہا ہوتا ہے یتیم کو جھڑکیں مت دیا کرو یتیم کو برا بول نہ بولا کرو یتیم سے پیار کرنا اللہ نہیں کامیابیاں عطا کرے گا۔

حضرات! میں جو بات بتانا چاہتا ہوں میرے آقا پردیس میں ماں فوت ہوگئی تو میرے آقا کو ام ایمن نے ساتھ لیا اور چلتے چلتے مکہ پہنچ گئی میرے نبی ﷺ ماں کے ساتھ گئے تھے آئے لونڈی کے ساتھ ہیں سردار عبدالمطلب مکہ سے باہر نکل کر میرے پاک نبی ﷺ کے انتظار میں کھڑے ہیں دیکھا تو نظریں پڑیں اللہ خیر کرے امن ایمن نظر آ رہی ہے اور ساتھ میرے پوتا محمد ﷺ نظر آ رہا ہے۔ آمنہ نظر نہیں آ رہی۔ خدا خیر کرے اور پھر وہ وقت بھی آیا اونٹ جیسے جیسے قریب آ رہا ہے سردار عبدالمطلب دوڑ کر میرے محمد ﷺ کو گلے لگایا اسے اُٹھا کر سینے سے لگایا ساتھ سردار کہتا ہے اے امن ایمن! میرے محمد ﷺ کی ماں کہاں ہے محمد ﷺ کی ماں کہاں ہے یہ محمد ﷺ اکیلا آ رہا ہے، میری بہو آمنہ کہاں ہے ام ایمن روتے ہوئے کہتی ہے سردار جی ام ایمن خدا کے حوالے اور محمد ﷺ کو آپ کے حوالے کر گئیں ہیں۔ دادا عبدالمطلب نے میرے پاک نبی ﷺ کو سینے سے لگایا اور لوگو میرے محمد ﷺ کے حالات دیکھ کر سردار بھی رونے لگ گیا اے میرے پوتے یہ میرے بس کی بات نہیں تم دنیا میں آئے نہیں تمہارے باپ پہلے ہی فوت ہو گیا آج تمہاری ماں بھی دنیا سے چلی گئی یقیناً ماں ایک بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔

سٹن والے قدر کی جانن

سٹن والے قدر کی جانن

خداوند حال جانے

جن کو دُکھ پہنچا ہے اُن کے دکھ کا اندازہ عام آدمی نہیں کر سکتا جس کو پہنچتا ہے اندازہ اسی کو ہوتا ہے۔

سٹن والے قدر کی جانن

حال خداوند
جانے
ماپیوں باہجن
عاجز
ہوون
اوئے ماپیو باہجن عاجز
ہون
جیویں یتیم
نمانے

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ ﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ﴾ اے دنیا کے لوگو قرآن کہاں کہاں سے پڑھوں یہ پہلا پارہ ہے اللہ فرما رہا ہے: میں نے بنی اسرائیل سے ''اخذ'' لیا بنی اسرائیل سے وعدہ لیا، اے بنی اسرائیل میں رب سے وعدہ کرو، عرش والے کس بات کا وعدہ کریں۔ ﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ اے دنیا کے لوگو اگر والدین زندہ ہیں تو قدر کیا کرو احترام کیا کرو اللہ کی قسم ہے زمین پر والدین ناراض آسمان پر رب ناراض، میرے پاک نبی ﷺ جناب محمد ﷺ پوری زندگی ماں آمنہ کو یاد کرتے ہی چلے گئے اور لوگو یتیم جن کے سر سے بچپن میں ہی والدین کا سایہ سر سے اُٹھ جائے اللہ ذوالجلال اٹھالیتا ہے کبھی اکیلے بیٹھ کر اُس سے پوچھ لینا والدین کا پیار کیا ہوتا ہے۔

پچھ یتیماں کولوں جا کے
او ماپے مر گئے جہاں دے
دَر دَر دُل دے دھکے کھاندے
نہ سر پیر جہاں دے
تن من ننگا تے کوئی نیئں پچھ دا
مکایا
سردی مار
گل نال لاندی
ماں ہوندی
کر دی رحم سوریا

دونوں جہانوں کے پیر ﷺ فرماتے ہیں۔ "ثلاثه لا يدخلون الجنة" تین

بندے کبھی بھی جنت میں نہیں جائیں گے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ میرے آقا نے فرمایا:
تین بد بخت بندے ہیں تین لعنتی بندے ہیں وہ کبھی بھی جنت میں نہیں جائیں گے۔

سوہنے محبوب جی کون کون سے بندے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا:
پہلے نمبر پر والدین کا نافرمان والدین کو تنگ کرنے والا، دیکھ میرے تمہارے معاشرے میں اللہ ذوالجلال کی قسم بیٹا نوجوان بیٹا چند پیسوں کے عوض چند ٹکے کے عوض اپنے بوڑھے باپ کو قتل کر رہا ہے فائر مار رہا ہے اور یہاں ہی بس نہیں تمہارے ملک کا واقعہ ہے نوجوان بیٹے نے اپنے باپ کی چھاتی پر پوری میگزین خالی کر دی یہاں ہی سکون نہیں کہی اٹھائی مار مار کر اپنے باپ کے جسم سے گردن الگ کر دی اللہ میری توبہ اولادیں والدین پہ ظلم کر رہی ہیں۔ اے نوجوانو! اگر دنیا و آخرت میں کامیابی چاہتے ہو کعبہ کے رب کی قسم! والدین کی عزت کیا کرو اللہ شان دے دے گا، ایک مجھے کہتا ہے قاری جی کاروبار نہیں چلتا قاری جی پریشانیاں نہیں ختم ہوتی، میں نے کہا بھائی جاؤ چلے جاؤ اور میں جو بات کر رہا ہوں کعبہ کے رب کی قسم ہے میں اپنے پاس سے نہیں بلکہ دونوں جہانوں کے پیر ﷺ کا فرمان سنانے لگا ہوں۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں اگر کاروبار میں ترقیاں چاہتے ہو اگر عزت چاہتے ہو اگر عمر میں برکت چاہتے ہو پھر بوڑھے ماں باپ کا احترام کر لو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر لو، اللہ رب رحمٰن عزت بھی دے گا ترقیاں بھی دے گا اللہ عمر میں برکتیں ڈال دے گا اور "ثلاثة لا یدخلون الجنة" پہلا وہ بندہ جو والدین کا نافرمان اور بے ادب ہے دوسرے نمبر پر وہ بندہ جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے یا وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے وہ بھی جہنمی ہے اور تیسرا وہ بندہ جو دیوث ہے جس کی ماں، بہن، بہو، بیٹی پردہ نہیں کرتی ننگے منہ بازاروں میں پھرتی ہے یہ پردہ نہیں کرتی، دیوث بندہ جنت میں جانا بعد کی بات ہے اللہ اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دے گا۔

حضرات! میں جو بات بتانا چاہتا ہوں اگر زندہ ہیں تو قدر کر لو آج دیکھو نا میرے آقا قبر پر بیٹھے ہیں اور روئی جا رہے ہیں۔

ماں اک باغ بہشت دا بوٹا
تے ٹھنڈی اے جس دی چھاں
اور ڈر ڈر دھکے پین اونہاں نوں
مر گئی جنہاں دی ماں
عبدالستار ماپیو پیارا
عبدالستار ماپیو پیارا
تے جاوں چھوڑ جنہاں نوں
وس دا ملک تمامی دیسے
آ تے قبرستان اونہاں نوں

قرآن کہتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب:۲۱)

میرے آقا ﷺ کی زندگی نمونہ ہے میرے پاک نبی ﷺ آج آنسو بہا رہے ہیں بات دُور چلی گئی اور پھر وہ وقت آیا میرے آقا جناب محمد ﷺ کو آپ کی عمر آٹھ سال کی اور دادا عبدالمطلب بھی فوت ہو گیا ام ایمن کہتی ہیں سردار عبدالمطلب کا جنازہ جا رہا ہے سردار عبدالمطلب بڑے بارعب شخصیت تھے لوگو! جب سردار عبدالمطلب اپنی کرسی پر بیٹھا ہوتا قالین بچھا ہوتا اپنے بستر پر بیٹھا ہوتا کوئی بھی بیٹا سردار آپ بستر پر آ نہیں سکتا تھا میرے آقا ﷺ ننگے پاؤں دوڑتے دوڑتے بستر پر چڑھ جایا کرتے تھے دادا کو جپھی ڈال لیا کرتے اور میرے آقا ﷺ کے چچا روکنے کی کوشش کیا کرتے اے محمد ﷺ ایسے دادا کے بستر پر نہ چڑھا کرو تو دادا کہتا عبدالمطلب بول کر کہتا، اے ابو طالب اے حمزہ، اے عباس محمد ﷺ کو نہ روکا کرو یہ بچہ عام نہیں اللہ کی قسم مجھے لگتا ہے عرب میں اس جیسا بچہ آج تک کوئی آیا ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے اسے شانیں عطا کرنی ہیں کائنات کے امام کی عمر آٹھ سال کی اور دادا عبدالمطلب بھی

فوت ہو گیا میرے پاک نبی ﷺ جنازے کے پیچھے جا رہے ہیں آٹھ سال کی عمر کونسا زیادہ ہوتی ہے ام ایمن کہتی ہیں آقا جا رہے ہیں اور آنسو بہا رہے ہیں دادا دادا رو رہے ہیں اور آنسو بہا رہے ہیں۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ چالیس سال کی عمر ہوئی میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کی عمر چالیس سال کی لوگو زندگی کے کون کون سے لمحات اور کون کون سی باتیں بتاؤں میرے آقا کی عمر چالیس سال اور نبوتیں مل گئیں نبوت مل گئیں تیرہ سال مکی زندگی دس سال مدنی زندگی اور میرے آقا جب دنیا سے گئے تو تریسٹھ سال چار دن کی زندگی گزار کر گئے۔ ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا آپ کے سر کے بال داڑھی میں سفید بال آ گئے ہیں یہ سفید بال کیسے آئے ہیں اور لوگو بات ختم کردوں میرے نبی پاک ﷺ کے سر اور داڑھی میں کل سترہ یا اُنیس سفید بال تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دونوں جہانوں کے پیر یہ سفید بال کیسے آئے ہیں یہ سفید بال آ گئے ہیں میرے آقا فرماتے ہیں او یار ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ کیا پوچھ لیا ہے اگر پوچھ ہی لیا ہے تو سن لو! اللہ کے قرآن پاک میں چند مقامات نازل ہوئے ہیں چند سورتیں نازل ہوئیں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان آیتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ○فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ○فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ○فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ○عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ○اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ○فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ○﴾ (المرسلات: ۱ تا ۸)

جب قیامت آئے گی یہ چاند تارے جھڑ جائیں گے، ستارے بے نور ہو جائیں گے، رب نے قیامت کا ذکر فرمایا تیرے آقا فرماتے ہیں ان آیتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

سورہ نباء فرمایا:

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ○حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ○وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○وَّكَاْسًا دِهَاقًا ○لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ○﴾ (النبا: ۳۱ تا ۳۵)

آقا ﷺ فرماتے ہیں اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اگر پوچھ لیا ہے تو سن لو۔

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝﴾ (التکویر: ۱، ۲)

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اگر پوچھ لیا ہے تو سن لو میں کیوں بوڑھا ہو گیا ہوں میرے سر داڑھی میں کیوں سفید بال آ گئے ہیں اے سمندری والو! ظلم کرتے جا رہے ہو لڑائی کرتے جا رہے ہو بے غیرتی کے پارٹ ادا کر رہے ہو، پھر بھی کہتے ہو کہ میں عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں نے رسول اللہ کا کلمہ پڑھا ہے میں اہل سنت ہوں میں اہل حدیث ہوں تم شادیوں پر رسمیں کر رہے ہو پھر بھی کہتے ہو کہ میں کلمہ پڑھنے والا ایمان والا ہوں بانسریاں بجا رہے ہو تم ڈھول بجا رہے ہو تم کنجر خانے کر رہے ہو تم جناب زندگی کے ہر موڑ پر خوشی ہو تب بھی غم ہو تب بھی سفر میں ہو تب بھی گھر میں ہو تب بھی باہر ہو تب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈٹ کر مخالفت کرتے ہو۔

تمہارے گھر میں صبح و شام میوزک چلتا ہے، تیرے گھر میں صبح شام گندے منہ والی ننگی عورتیں ڈرامے کرتی ہیں تمہارے گھر میں جناب ایسے ہنڈیا چھت پر اُلٹی رکھی ہے تمہارے گھر میں غیر اللہ کے نام کی منتیں یہ نظر و نیاز غیر اللہ کے نام کے چڑھاوے بتاؤ۔ زندگی کے ہر موڑ پر تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہو بتاؤ تمہیں میں نبی کا عاشق مانوں یا نبی کا دشمن مانوں بتاؤ میں تمہیں عاشق مانوں تعویذ گلے میں لٹکائی جا رہے ہو کاغذوں کے سہارے زندگی کو گزاری جا رہے ہو تعویذوں کے ساتھ جادوؤں کے ذریعے اپنی زندگی کو سہارا سمجھنے والو غیروں سے جا کر مانگنے والو بتاؤ رشوتیں کھانے والو، سود کھانے والو، شراب نہ پیو، تو تمہیں نیند نہیں آتی، چوکوں پر جوا کھیلنے والو، اذان سن کر دروازہ بند کرنے والو، اذانیں سن کر مسجد میں نہ آنے والو، بتاؤ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق کہوں یا دشمن کہوں۔

جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے وہ نبی کہتا ہے تم لاکھوں جنازے دیکھتے ہو تم لاکھوں جنازے پڑھتے ہو قبرستانوں میں سے گزرتے ہو تمہیں پرواہ نہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ

﴿هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝﴾

اُس دن قیامت کو کئی چہرے کالے ہوں گے بعض کا رنگ اُڑا ہوا ہو گا گنہگار پاپیوں کا اور بعض کے چہرے بہت سُرخرو ہوں گے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم کہتے ہو سوہنیا آپ کی داڑھی

میں سفید بال کیسے آئے اگر پوچھ لیا ہے تو سن لو اس سورۃ نے مجھے بے چین کر دیا ہے۔

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ (الزلزال: ۱ تا ٤)

اور لوگو! میرے آقا ﷺ قبر، آخرت کے ڈر میں آنسو بہا رہے ہیں آقا امت کے غم میں رو رہے ہیں۔ ایک رات میرے آقا تہجد پڑھ رہے ہیں ساری رات آنسو بہاتے رہے کھڑے کھڑے پاؤں سوج گئے آسمان سے جبرائیل آئے اللہ فرماتا ہے: جاؤ جاؤ جبرائیل میرا محمد ﷺ رو رہا ہے جاؤ جا کر پوچھو سوہنیا کیوں رو رہے ہو جبرائیل علیہ السلام آئے سوہنیا بس کرو نہ روئیں سوہنیا کیوں روتے ہو میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں: اے جبرائیل میں اُمت کے غم کے لیے رو رہا ہوں اے امتیو! کلمہ پڑھنے والو، وہ نبی ﷺ تمہارے غم میں آنسو بہا رہا ہے۔ اللہ جہنم سے نکال کے جنت کے جی ٹی روڈ پر چلا دے تم اُس کی بات مانتے نہیں بات سن لو اللہ نے کیسا نبی بھیجا ہے کیسا نبی ﷺ بھیجا ہے میرے جذبات کو نہ روکو، قرآن پڑھ لینے دو، فرمایا:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبۃ: ۱۲۸)

وہ نبی ﷺ اُمت کے غم میں رو رہا ہے آنسو بہا رہا ہے۔

کدی منگدے دعاواں بہہ کے غاراں دے وچ
کدی منگدا دعاوا ، بہہ کے غاراں دے وچ
کدی روندے جاجا کے کلے غاراں دے وچ

اے سمندری والو! کعبہ کے رب کی قسم ہے وہ نبی ﷺ رو رہا ہے تو اُمت کے غم میں "اللّٰھم امتی" اللہ میری اُمت کو معاف کر دو۔ اللہ میری امت کو معاف کر دو۔

کدی منگدے دعاواں بہہ کے غاراں دے وچ
کدی منگدا دعاواں بہہ کے غاراں دے وچ

کدی روندے جاہا کے کلے غاراں دے وچ
کتنا احساس اس اُمت دا سی اس نبی نوں
کتنا احساس اُمت دا سی اُس نبی نوں
ساری عمر اوہ رب نوں مناندا رہیا
ساری عمر اوہ رب نوں مناندا رہیا

عرش والے میری اُمت کو معاف کر دو اے میرے رب اُمت کو معاف کر دو۔

جیہڑے کول آ گئے او صحابہؓ بنے
جیہڑے کول آ گئے اور صحابہؓ بنے
ٹکٹ جنت دے سوہنیا عطاندا گیا

حضرات! قرآن کہتا ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ نبی ﷺ سجدے میں روتا ہے نبی ﷺ تہجد میں روتا ہے کبھی قبرستان میں روتا ہے۔

بات ختم کروں، ایک آنے والا آیا میرے نبی ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا کہتا ہے سوہنیا کلمہ پڑھنا چاہتا ہوں آقا ﷺ فرماتے ہیں پڑھ لو رکاوٹ کس بات کی ہے کہتا ہے دونوں جہانوں کے پیر میں دور جاہلیت کی ایک بات بتانا چاہتا ہوں پہلے میری بات سُن لیں اگر خدا میری زندگی کا گناہ معاف کر دے یہ غلطی معاف کر دے تو میں کلمہ پڑھ لوں گا اگر خدا نے معاف ہی نہیں کرنا تو کوئی اور حل بتا دو آقا فرماتے ہیں کیا گناہ کیا ہے۔

اے لوگو! حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے اے دنیا کے لوگو دنیا میں زندگی بسر کرنے والو۔ حافظ ابن کثیر نے قرآن مجید کی آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا لوگوں کو بات سمجھانا چاہی وہ وقت آنے والا ہے جب اللہ ذوالجلال کے سامنے پیش ہوا جائے گا اللہ کے سامنے آیا جائے گا پھر پوچھا جانا ہے حساب وکتاب ہوگا۔ ﴿بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ کہ جو اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر کے آئے اُن سے پوچھا جائے گا ان کو اٹھایا جائے تمہارا گناہ کیا ہے تمہارا قصور

کیا ہے اس نے اس طرح کی ایک بات سنائی کہتا ہے، سوہنیا جس سفر پر جا رہا تھا بیوی پیٹ سے ہے بچی بچہ پیدا ہونے والا ہے ہمارے علاقے میں عادت روٹین یہ تھی اگر بیٹا ہوا سے چھوڑ دو اگر بیٹی ہوا سے قتل کر دو زندہ دفن کر دو لوگ طعنے دیتے تھے لوگ معنے دیتے تھے لوگو مدینہ شہر ہے بات سننے والی ہے، میرے پاک نبی ﷺ بیٹھے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں ایسے دونوں جہانوں کے پیر بھی بیٹھے ہیں باہر سے آنے والا اپنا واقعہ سنا رہا ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ اس کی آپ بیتی واقعہ سن رہے ہیں کہتا ہے سوہنیا میں نے اپنی بیوی سے کہا اگر بیٹا ہوا تو رہنے دینا اگر بیٹی ہوئی تو ختم کر دینا کہتا ہے میں باتیں کہہ کر چلا جاتا ہوں میں کوئی تین چار سال بعد واپس آیا اللہ میں جو بات سمجھانا چاہتا ہوں یہ کہتا ہے محبوب میں گھر آیا، دروازہ کھولا گھر میں ایک بچی بیٹی پھر رہی ہے کہیں امی امی کہیں ابو ابو کی آوازیں میں نے اپنی بیوی سے پوچھا اے میری بیوی یہ چھوٹی سی معصوم سی بچی کس کی بیٹی ہے میری بیوی کہتی ہے سرتاج جب تم یہاں سے چلے گئے اللہ نے تمہارے پیچھے یہ بیٹی دی ہے یہ تمہاری بیٹی ہے یہ ہماری بیٹی ہے کہتا ہے وہ بیٹی مجھے ابو جی کہہ کر گلے لگی سوہنیا میں تین چار سال بعد واپس آیا بچی نے مجھے ابو جی کہہ کر گلے لگایا ایسے لگا جیسے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ گئی ہے اولادوں والو! جن کو اللہ نے نہیں دی دعا کرو اللہ اُن کو دے دے۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے جب والدین ایک دو دن بعد باہر سے یا لمبے سفر سے واپس آئیں تو اولاد بڑی خوش ہوتی ہے والدین سے چمٹ جاتی ہے بوسے لیتی ہے پیار اور لاڈ کرتی ہے کہتا ہے سوہنیا اُس نے ابو جی کہا میرے سینے سے لگ گئی اور میرے سینے میں ٹھنڈ پڑ گئی اولاد کا پیار اللہ نے بڑا عجیب رکھا ہے میرے آقا اس لیے چاروں بیٹیوں سے پیار کرتے۔ اے سمندری والو! جب آقا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے یا رقیہ رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے گھر روانہ ہوتے روایات میں آتا ہے آقا جا کر ماتھا چومتے، بیٹیوں والو، بات سننے والی ہے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کے پاس اپنی آپ بیتی سنا رہا ہے دردِ دل رکھنے والے میری بات دھیان سے سنیں گے کہتا ہے سوہنیا میں بیٹی سے پیار محبت میرا دل بڑا خوش ہو گیا شام کا ٹائم ہوتا ہے کھانے کا ٹائم ہو گیا میری بیٹی میرے

ساتھ کھانا کھاتی ہے کہتی ہے بابا لقمے توڑ توڑ کر مجھے کھلاؤ ابو جی میں نے اب تمہیں جانے نہیں دینا بابا بڑے عرصے بعد آئے ہو اب واپس نہ جانا شام ہوگئی تو میری بیٹی کہتی بابا میں نے اب تمہارے ساتھ ہی سونا ہے کبھی میری چھاتی پہ چڑھتی ہے کبھی دائیں کبھی بائیں الغرض محبوب ﷺ میری اس بیٹی نے میرا دل موہ لیا، میں بیٹی کی محبت میں بے چین ہوگیا، مجھے بیٹی سے بڑا پیار، اگلا دن ہوتا ہے میں گلی میں باہر نکلا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں وہ دیکھو بیٹی والا جا رہا ہے وہ دیکھو بیٹی والا چلا جا رہا ہے، اس کے گھر میں بیٹی ہے کل جوانی آئے گا جہیز دینا پڑے گا اس دور میں کہتا سوہنیا اگر کسی کے گھر بیٹی ہوتی تو یہ بیٹی والا بہت بڑا طعنہ اور پیتہ تھا جب لوگوں نے شریک نے برادری نے بات کی، مجھ سے برداشت نہیں ہوا میں گھر آ گیا میں نے اپنی بیوی سے کہا اے میرے گھر والی میں جنگل جانا چاہتا ہوں تیاری کروا دو۔

صحابہ رضی اللہ عنہم سن رہے ہیں رسول ہاشمی ﷺ سن رہے ہیں کہتا ہے سوہنیا میں نے ایک کدال لی اور بیٹی کو کندھوں پر اٹھایا اور جنگل کی طرف چل پڑتا ہوں بیٹی کبھی پیدل چلتی ہے کبھی کندھوں پہ چڑھ جاتی ہے کبھی آگے کبھی پیچھے کہتی ہے بابا کونسی سیر پہ لے کے جا رہے ہو ابو آج کہاں لے کے جا رہے ہو اس نمانی کو کیا پتہ ہے آج تمہارے بابا کا دل پتھر کا ہو گیا ہے اسے کیا پتہ ہے یہ کبھی آگے دوڑتی ہے کبھی پیچھے دوڑتی ہوئی آتی ہے کہتا ہے سوہنیا جنگل گیا میں نے بیٹی کو بٹھا دیا میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں اے جوان آگے کیا ہوا ذرا آگے بھی مجھے بات سناؤ۔ روایات میں آتا ہے میرے آقا بڑی توجہ سے بڑے انہماک کے ساتھ آقا اس کی بات سن رہے ہیں یقیناً جب کائنات کا امام سن رہا ہے صحابہ بھی توجہ سے سن رہے ہیں کہتا ہے میں نے کنواں کھودا میں نے گڑھا کھودا گڑھا کھودتا جا رہا ہوں تھوڑی دیر بعد آرام کے لیے باہر نکلتا ہوں میری بیٹی کہتی ہے ابو آج جنگل میں کونسا کنواں کھود رہے ہو ابو کون سے گڑھے بنا رہے ہو ابو یہ کیا کر رہے ہو اپنے ریشم جیسے ہاتھوں سے چھوٹے سے دوپٹے سے میرا چہرہ صاف کرتی ہے میرے ہاتھ پاؤں صاف کرتی ہے ابو شام ہوگئی ہے چلو گھر چلتے ہیں ابو گھر چلتے ہیں کہتا ہے محبوب میں نے کوئی بات نہیں سنی میں پھر

گڑھے میں داخل ہوا اور گہرا گڑھا کھودا گڑھا کھودتے کھودتے باہر آیا اور ادھر شام ہو رہی ہے اور میری بیٹی میرے گلے لگ کر کہتی ہے ابو امی انتظار کرتی ہو گی چلو گھر چلتے ہیں ابو یہ تم کیا ڈھونڈھ رہے ہو کہتا ہے محبوب ﷺ میں نے اُس معصوم کے بازو پکڑے ایسے دبایا اور اُٹھا کے گڑھے میں رکھ دیا گڑھے میں پھینک دیا بیٹی کہتی ہے ابو یہ کیا کر رہے ہو میں نے مٹی ڈالنی شروع کر دی بیٹی کہتی ہے ابو یہ کیا کرنے لگے ہو ابو وہ رو رہی ہے اور ہاتھ باندھ کر منتیں کر رہی ہے میں مٹی ڈال رہا ہوں بیٹی کہتی ہے ابو میرا قصور کیا ہے بابا میری غلطی کیا ہے اے ابو میں نے کبھی آپ سے کوئی ناجائز مطالبات تو نہیں کیے میرا کبھی تمہیں کوئی لامہ بھی نہیں ملا، اے ابو کیا کر رہے ہو میں زندہ بیٹی کو دفن کرتا رہا مٹی ڈالتا رہا وہ ہاتھ باندھ کر منتیں کرتی رہی کہتا ہے سوہنیا میں نے ایک بات نہ سنی مٹی ڈالتا رہا، ایک صحابی کہتا ہے اے جوان بس کرو اللہ کا واسطہ ہے بس کرو جوان بس کرو اور کتنا محبوب خدا کو رُلاؤ گے، بس کرو بس کرو، میرے آقا ﷺ رو کر کہتے ہیں صحابہ نہ روکو اسے سنانے دو اے سنانے والے آگے کیا ہوا مجھے پوری بات سناؤ کہتا ہے سوہنیا میں مٹی ڈال رہا ہوں میری بیٹی ہاتھ باندھ کر کہتی ہے بابا یہ کام کرنا تھا تو مجھے گھر میں بتا کر آتے میں اپنی ماں کو تو مل کر آتی آخری الوداعی جپھی تو ڈال لیتی اگر یہ کام کرنا تھا بابا مجھے گھر میں بتا دیتے میں آخری الوداعی ماں سے جپھی ڈال لیتی میں ماں سے مل کر آتی بابا میری امی انتظار کر رہی ہو گی کہتا ہے سوہنیا میں نے کوئی بات نہ سنی مٹی ڈال رہا ہوں تو کہتی ہے ابو

نہ میں رُوواں تے نہ پیسے منگا
تے نہ میں تیرے کول آواں

اے ابو چلو ایک اور بات مان لو مجھے جنگل میں ہی زندہ رہنے دو مجھے زندہ دفن نہ کرو، اے لوگو! بتاؤ، والدین کا رشتہ اس سے بڑھ کر اہم اور کیا ہو سکتا ہے آج سگا باپ بیٹی کو زندہ دفن کر رہا ہے کہتی ہے ابو جنگل میں ہی رہنے دو جنگل میں ہی یہاں مجھے چھوڑ دو میں تمہارے گھر نہیں آؤں گی تمہیں پریشان نہیں کروں گی جیسے زندگی گزرے گی میں گزار لوں گی یہ اگلی

بات کہتا ہے محبوب جی وہ منتیں کر رہی ہے۔

نہ میں رُوواں تے نہ میں پیسے منگا
نہ میں تیرے کول آواں
مینوں چھڈ کے نہ جاوی بابا
میں تاں روندی روندی مر جاواں

کہتا ہے دونوں جہانوں کے پیر ﷺ میں مٹی ڈال رہا ہوں جب گلے تک مٹی آئی ہاتھ بازو چھپ گئے تھوڑا سا چہرہ باہر تو میری بیٹی نے چھوٹی سی بات کہی جب میں آخری کہی مٹی کی اوپر ڈالنے لگا اُس سے پہلے میری بیٹی نے ایک بات کہی وہ بات آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے میرا دل ہلا دیا ہے کہتا ہے سوہنیا اُس میری بیٹی نے آخری بات یہ کہی اے ابو مجھے زندہ دفن کر رہے ہو بابا مجھے زندہ درگور کر رہے ہو میرا کوئی قصور کوئی غلطی نہیں۔

جس دن روزِ قیامت ہوسی
تے اللہ دے دربارے
جس دن روز قیامت ہوسی
اللہ دے دربارے
لبھ لواں گی ابو تینوں
تے لے لواں گی بدلے سارے

اے ابو دن قیامت کا ہوگا میں عرش والے رب سے کہوں گی اللہ پوچھو میرے باپ سے میرا قصور کیا ہے میری غلطی کیا ہے کہتا ہے سوہنیا بیٹی نے بات کی میں مٹی ڈال کے واپس آ گیا وہ دورِ جاہلیت تھا محبوب ﷺ آج آپ کی زبان پاک سے قرآن سنا ہے۔ ﴿بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ کہتا ہے محبوب پچھلے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں میں نے بیٹی کو زندہ دفن کیا ہے کیا یہ گناہ معاف ہوگا یا نہیں میرے آقا ﷺ روتے روتے اتنا روئے محبوب رسول اللہ ﷺ کے آنسو اتنا کبھی زندگی میں نہیں روئے داڑھی ہنجوؤں سے تر ہوگئی آقا فرماتے ہیں دوست یہ

سارا واقعہ مجھے ایک بار پھر سنا دو اس نے پھر سنایا آقا روئی جاتے ہیں تیسری بار محبوب ﷺ کہتے ہیں آنے والے ایک بار پھر سنا دو اس نے تیسری بار محبوب کہتے ہیں آنے والے ایک بار پھر سنا دو اس نے چوتھی بار سنایا آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں بات سُن کر کچھ دیر آپ خاموش رہے فرمایا آنے والے کلمہ تم پڑھ لو توبہ کر لو یقیناً گناہ بہت بڑا ہے کلمہ پڑھ لو اللہ تمہاری زندگی کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا قرآن کہتا ہے۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ اولوگو! آقا یہ واقعہ سُن کر رو پڑے تو پھر مجھے قرآن پڑھ لینے دو اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں ایمان والے مسلمان بندے ایمان والے رو پڑا کرتے ہیں۔

﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ○﴾ (المائدة : ۸۳)

مومن بندے جب قرآن سنتے ہیں جو آقا پر شریعت نازل ہوئی ہے تذکرہ سنتے ہیں تو آنکھوں سے آنسو نکل ہی پڑا کرتے ہیں۔

کسی کے ایک آنسو سے
ہزاروں دل تڑپتے ہیں
کسی کے ایک آنسو سے
ہزاروں دل تڑپتے
کسی کا عمر بھر رونا
یوں ہی بے کار جاتا ہے

میرے نبی ﷺ کی زندگی ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ آپ کی زندگی ہمارے لیے نمونہ ہے۔

لے او یار حوالے رب دے
تے ملنے ہے جاندی واری

اس ملنے نوں تو یاد کریسیں
اس ملنے نوں تو یاد کریسیں
تو روسے عمراں ساری
لے او یار حوالے رب دے
مڑ کس جگ وچ آنا
کر کے تیریاں گلاں سجناں
جھوٹا من ریتاناں
لے او یار حوالے رب دے
قسمت کیتی ٹھگی
تتی ہوا وچھوڑے والی
تتی ہوا وچھوڑے والی
لے او یار حوالے رب دے
تے پا گئے او وس طبیاں
لے اویار حوالے رب دے
تے پا گیا اے وس طبیاں
نہ وس تیرے نہ وس میرے
تے کہنی اے ہار نصیباں
لے او یار حوالے رب دے
اے اسلام اخیری
نہ ٹوں ڈکھاں دا دامن بینو
تے نہ درداں دا سیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ میری توبہ

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ٥﴾ (الفرقان: ۷۰، ۷۱)

سو واری اسی توبہ کیتی
تے دو سو واری بھنّی
سو واری اسی توبہ کیتی
تے کئی واری بھنّی
مڑ مڑ اسی توبہ کر دے
تے اللہ ساڈی منّی

واجب الاحترام دوستو بزرگو، ساتھیو! اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، تعریفات اللہ وحدہ لا شریک کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار لا تعداد درود و سلام آقا دو جہاں سرور کائنات امام الانبیاء، خطیب الانبیاء آمنہ کے لعل نبی بے مثال جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے۔

حضرات! رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ۲۰۱۴ آج رمضان المبارک کا پہلا خطبہ ہے میں دعا کرتا ہوں تم جوک در جوک فوج در فوج اور شوق در شوق تشریف لائے ہو، اللہ تعالیٰ اپنی رضا و رحمت کے لیے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین!

محبت سے ذوق شوق سے پیار محبت سے توجہ سے تشریف رکھو، میں ان شاء اللہ الرحمٰن

آج کے عظیم الشان خطبہ جمعۃ المبارک میں جس عنوان سے جس موضوع پر تم احباب کے سامنے اپنی معروضات عرض کرنا چاہتا ہوں آج کا میرا عنوان ہے اللہ میری توبہ۔

میں ان شاء اللہ الرحمٰن اس حوالے سے چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بندہ گناہوں کے پہاڑ لے کر آیا ہے جب رب کے در پر رب کے دروازے پر اللہ کے ہاں سچے دل سے توبہ کرے گناہوں کے پہاڑ لے کر آئے اللہ پاک اس بندے کی توبہ قبول کر کے گناہوں کے پہاڑ کو اپنی رحمت کے سیلاب سے بہا رہے ہیں۔

''سبحان اللہ، سبحان اللہ'' اللہ والو گناہ ہر بندے سے ہو ہی جاتا ہے انسان خطا کا پتلا ہے انسان سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے اللہ رب العٰلمین نے فرمایا: سوہنیا اعلان فرما دو، وہ لوگ جو گناہ کریں اور گناہ کر کے پھر اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں معافی مانگ لیں اپنی غلطی پر پشیمان ہو کر ندامت کے آنسو بہا کر اللہ وحدہ لاشریک سے سچے دل سے توبہ کر لیں پچھلے گناہوں کی معافی مانگ لیں رب فرماتا ہے سوہنیا ان کے معافی مانگنے میں دیر ہو سکتی ہے پر میں رب معاف کرنے میں دیر کر سکتا؟ پھر بولو؟

حضرات! نبی کائنات ﷺ نے فرمایا ہے۔ ''کل بنی آدم خطاء ون'' اے لوگو! آدم علیہ السلام کی جتنی اولاد ہے یہ خطا کا پتلا ہے غلطی ہو جاتی ہے اصل بات یہ ہے جو غلطی کر کے غلطی پر ڈٹ جائے پکا رہے اس طرح کا بندہ رب کو اچھا نہیں لگتا رب کو وہ گنہگار پسند ہے جو غلطی کر کے پھر غلطی کا اعتراف کر کے اللہ کے ہاں توبہ کرے معافی مانگ لے اللہ پاک اس کی زندگی کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

سبحان اللہ، سبحان اللہ آؤ ذرا غور فرماؤ رب العلمین کا قرآن توبہ کا تذکرہ اور توبہ خالص توبہ پکی اور سچی توبہ ''توبۃ النصوح'' ایسی توبہ جب یہ گناہ یاد آئے پھر پریشان ہو جائے بار بار اللہ پاک سے معافی مانگنے والا ایک بار توبہ کر لی ہے پھر کبھی زندگی میں وہ گناہ یاد آئے۔ تو اللہ سے ڈرنے لگ جاتا ہے اس طرح کے ایمان والے رب کو بڑے پسند ہیں۔

مولا کریم فرما رہے ہیں یہ اٹھائیسواں پارہ فرمایا:

اے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ سوہنے محبوب اعلان فرما دو، گنہگار بندے، خطا کار بندے غلطیاں کر بیٹھے ہیں، اللہ ذوالجلال کا قرآن کہتا ہے:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ﴾ (التحریم: ٦٦)

اللہ ذوالجلال کا قرآن، فرمایا ایمان والو! ﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ﴾ ایمان والو! اللہ ذوالجلال سے رجوع کرو اپنے گناہوں کی توبہ اور معافی مانگ لو خالص سچی اور پکی توبہ کرلو۔

﴿عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (التحریم: ٦٦)

اللہ ذوالجلال کا قرآن کہہ رہا ہے۔ ایمان والو! توبہ کرلو پکی اور سچی خالص توبہ کرلو اور جو بندہ توبہ کرتا ہے ممکن ہے اللہ اس کی زندگی کے گناہوں کو معاف کر دے، اس کے گناہ اللہ معاف کر کے مولا کریم فرماتا ہے۔ ﴿اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ جو توبہ کرتا ہے معافی مانگتا ہے اللہ اُس کے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اُسے جنت میں داخل کر دے گا۔ جنت بھی وہ جس کے نیچے شہد اور دودھ کی نہریں چل رہی ہوں گی خوبصورت نہریں چلتی ہیں اور اللہ ذوالجلال فرماتا ہے۔ ﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ﴾ وہ قیامت کا دن ہوگا اس دن اللہ اپنے نبی ﷺ کو اور اللہ کے نبی کے ساتھ جتنے لوگ ہوں گے اللہ رُسوا نہیں کرے گا اللہ پریشان نہیں ہونے دے گا۔ وہاں اللہ ذوالجلال فرمارتا ہے۔ ﴿نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ﴾ ان کا نور ان کی روشنی ان کے سامنے ان کے دائیں ہوگی ایمان والے ایمان والے وہاں دعائیں کر رہے ہوں گے۔ ﴿يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ ایمان والے کہہ رہے ہوں گے عرش والے ہمیں روشنی عطا فرما۔ اے

رب ہمیں معاف کر دے اے خدا ہمیں معاف کر دے اللہ تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا قادر اور قدیر ہے۔

اس مقام میں اللہ نے خالص توبہ کا تذکرہ فرمایا ہے اے لوگو! یہاں گنہگار بندوں کو اللہ نے موقع دیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ گنہگار پریشان ہو جائے کہ گناہوں کے پہاڑ ہیں گناہوں کے ڈھیر لگے ہیں رب پتہ نہیں گناہ معاف کرے یا نہ کرے اسی ڈر میں یہ رب کے در پر نہیں آتا، توبہ نہیں کرتا اس کے دل میں توبہ کی تڑپ پیدا نہیں ہوتی اللہ پاک نے ان لوگوں کے لیے خوشخبری دی ہے اطلاع دی ہے اے گنہگار و خطار کارو! آ ؤ جو ہو گئی ہیں سچے دل سے رب کے در پر آ کر پچھلے گناہوں کی معافی مانگنا تمہارا کام ہے تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدلنا عرش والے رب کا کام ہے۔

سبحان اللہ، سبحان اللہ! ہاں ہاں گناہوں کو رب نیکیوں میں بدلے گا کہاں لکھا ہے سورہ فرقان ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نبی پاک کے سینے پر اللہ پاک نے قرآن نازل فرمایا ہے اور قرآن کے پروانو! دونوں جہانوں کے پیر نے فرمایا ہے خطبہ جمعہ کے دوران سامعین کے لیے نبی کائنات نے فرمایا کوئی بندہ خطبہ کے دوران نظریں نیچی کر کے نہ بیٹھے "المتقب لله علی وجوهنا ممبر" خطیب کو دیکھو کیا کہتا ہے بیان کیا کرتا ہے، چہرے اٹھا کر خطیب کی طرف متوجہ ہو جایا کرو اور آقا فرماتے ہیں کوئی بندہ خطبہ کے دوران اپنے گھٹنے سینے سے لگا کر نہ بیٹھے یہ رب کے حبیب ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے مولانا فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ سوہنیا اعلان کر دو جو بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے اللہ پاک سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگتا ہے اے سمندری کے نوجوانو! اور میرے بزرگو! اللہ پاک نے خوشخبریاں دی ہیں اللہ ذوالجلال نے اس بات کا تذکرہ فرمایا ہے جو بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے رب سے معافی مانگتا ہے اور جب اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتا ہے اللہ پاک اُس کی زندگی کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور اس کے گناہوں کو نیکی میں تبدیل فرما دیتا ہے۔

ایک تو یہ بات ہے سنو اور ایمان سے اللہ پاک کا قرآن اللہ فرماتا ہے:

﴿إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾

اللہ ذوالجلال کا قرآن کہتا ہے جو بندہ سچے دل سے معافی مانگ لیتا ہے سچے دل سے اللہ سے توبہ کر لیتا ہے یہ سنو قرآن ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا﴾ جب غلطی ہو جائے توبہ کرتا ہے گناہ ہو جائے تو توبہ کر کے معافی مانگ لیتا ہے اچھے عمل کرتا ہے اپنی اصلاح کرتا ہے اللہ فرماتا ہے۔ ﴿فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ جو گنہگار معافی مانگتا ہے اللہ اُس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

اور اس کی دلیل آقا ﷺ فرماتے ہیں دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں وہ گنہگار بندہ جو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا جو سب سے آخر میں جہنم میں سے نکالا جائے گا آخری بندہ ہے جو جہنم سے نکالا گیا ہے جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس کے سامنے آ جائیں گے تو اللہ پاک فرمائے گا اے میرے بندے! میری رحمت بڑی وسیع ہے یہ تمہارے ہی گناہ ہیں یہ کہے گا ہاں عرش والے! فرمایا تمہارے ایک ایک گناہ کے بدلے میں ایک ایک نیکی عطا کر دیتا ہوں اور دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں ایسے میدانِ محشر لگا ہوگا اس کے بڑے بڑے گناہ ایک طرف ہیں اور چھوٹے چھوٹے گناہ شمار ہو رہے ہیں نیکیاں ملتی جا رہی ہیں جب اللہ نیکیاں عطا کر دے گا یہ فوراً بعد میں بول کر کہے گا عرش والے یہ تو چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جن کے بدلے میں مجھے نیکیاں عطا کر دی ہیں عرش والے رب ابھی تو وہ بڑے بڑے گناہ یہاں نظر نہیں آ رہے جو میں نے کیے تھے میں خود بتاتا ہوں فلاں جگہ پہ فلاں گناہ کیا ہے فلاں جگہ پر فلاں گناہ کیا وہ گناہ بھی شمار کر لو اُن کے بدلے میں بھی مجھے نیکیاں عطا کر دو آقا ﷺ فرماتے ہیں صحابی بیان کرتا ہے جب دونوں جہانوں کے پیر نے یہ بات بیان کی میرے آقا اتنے مسکرائے اتنے مسکرائے کہ وہ گنہگار اپنے گناہ خود بتائی جاتا ہے کہ گناہ کے بدلے میں نیکیاں مل جائیں آقا ﷺ اتنے

مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں بھی نظر آ رہی ہیں۔

قرآن کے پروانو! جو بندہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے توبہ کرتا ہے قرآن کہتا ہے:

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا o وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا o﴾

اللہ پاک معاف بھی کر دیتا ہے اور اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بھی بدل دیتا ہے۔ اگر نہیں سمجھے ہو تو یہ سورۂ الفرقان ہے اب سورۂ مریم نکل آئی ہے اللہ ذوالجلال کا قرآن کہتا ہے مولا فرماتے ہیں وہ بندے جو اللہ سے معافیاں مانگنے والے توبہ کرنے والے۔

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا o﴾ (مریم : ٦٠)

جو بندہ اللہ ذوالجلال سے معافی مانگتا ہے توبہ کرتا ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور رب سے رجوع کر لیتا ہے آمنہ کے لعل ﷺ کے سینے پر رب نے قرآن نازل فرمایا ہے مولا فرماتے ہیں دنیا کے لوگو جب یہ معافی مانگ لیتا ہے اللہ اسے پورا پورا بدلہ عطا فرما دیں گے اس کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے معافی مانگنے والا اللہ کو بڑا ہی پیارا لگتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آمنہ کے لعل، دونوں جہانوں کے پیر ﷺ نے فرمایا ہے یہ بخاری کی روایت ہے آقا فرماتے ہیں جو اللہ سے معافی مانگتا ہے اس کی مثال ایسی ہے ایک شخص اونٹ پر بیٹھا ہے اس نے ساز و سامان اپنے اونٹ پر لادا ہے اور جنگل بیابان میں چلا جاتا ہے وہاں اپنے اونٹ کی رسی درخت کے ساتھ باندھ دیتا ہے سمندری والو! دائیں بائیں سے تعلق رکھنے والو! یہ مسافر بندہ اس کا زادِ راہ کھانے پینے کا سامان اونٹ کے اوپر لادا ہے اپنے اونٹ کو درخت کی ایک ٹہنی کے ساتھ باندھ دیتا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں، یہ بندہ آرام کرنے لگ جاتا ہے جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہے اس کا اونٹ رسی تڑا کر بھاگ

گیا ہوتا ہے اس کا اونٹ جو ہے وہ رسی تڑا کر بھاگ گیا ہے یہ مارا مارا اِدھر جاتا ہے یہ مارا مارا اُدھر جاتا ہے اس کا اونٹ سواری نظر نہیں آتی یہ بڑا پریشان ہے کھانے پینے کا سامان بھی اونٹ کے اوپر ہے اسے خطرو لاحق ہو گیا اب میں زندہ نہیں رہ سکتا اب میں مر جاؤں گا جنگل بیابان ہے کھانے پینے کا سامان سواری بھاگ گئی ہے تھک ہار کر پریشانی میں ایسے زمین پر گرتا ہے تو اس کی آنکھ لگ جاتی ہے تھوڑی دیر گزرتی ہے ایک بار پھر آنکھ کھلتی ہے جب تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلی تو وہ اونٹ جو رسی تڑا کر بھاگ گیا ہے وہ دوبارہ واپس آ کر اس کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے اس کی آنکھ کھلی اُٹھ کھڑا ہوا اونٹ کی رسی پکڑتا ہے اونٹ کو چومتا ہے اس کے بوسے لیتا ہے اس کے جناب منہ پر بوسہ کرتا ہے خوشی میں اُچھل رہا ہے کہ اونٹ دوبارہ خود ہی آ گیا ہے۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے آج اونٹ گم ہوا ہے پھر دوبارہ ملنے پر مسافر جتنا خوش ہوا ہے میرے آقا فرماتے ہیں گنہگار جب اللہ کے پاس آ کر معافی مانگتا ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اس سے کئی گنا زیادہ عرش والا رب گنہگار پر راضی ہو جاتا ہے کہہ رہا کرو کہہ رہا کرو۔

ساڈی کر منظور دعا مولا
تیرے دَر تے ڈِگے آ مولا
ساڈی کر منظور دعا مولا
تیرے دَر تے ڈِگے آ مولا

عرش والے رب گنہگار ہیں خطا کار ہیں گناہوں کے پہاڑ لے کر آئے ہیں رب معاف کر دے رب معاف کر دے۔

میری کر منظور دعا مولا
تیرے دَر تے ڈگیا آ مولا
تیرے باجھوں نئیں کوئی دُکھیا دا
ہور سہارہ یا مولا

ساڈے گناہواں دی اللہ کوئی حد نہیں
تیری رحمت نالوں پر ودھ نہیں
ہر ویلے ٹھاٹھاں مار دا اے
تیری رحمت دا دریا مولا
تے ربا تو آس کسے دی توڑی نا

عرش والے رب یہ سمندری والے کہہ رہے ہیں بوڑھے بھی کہہ رہے ہیں، جوان بھی کہہ رہے ہیں، میرے بزرگ بھی کہہ رہے ہیں۔

ربّ تو آس کسے دی توڑی نا
گھر اپنے تو خالی موڑی نا
تینوں خالی ہتھ پر تاندے نوں
آندی اے آپ حیاء مولا
سمندری والے ترے بندے نیں
اے سمندری والے تیرے بندے نیں
سانوں اپنا یار بنا مولا

عرش والے معاف کر دے اے لوگو! کہہ دیا کرو اور آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا آج مسافر اونٹ کے ملنے پر جتنا خوش ہوا ہے گنہگار جب اللہ کے در پر آ کر معافی مانگتا ہے۔ رب اُس سے کئی گنا زیادہ خوش ہوتا ہے۔

اور سنو ذرا دھیان سے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ خود میرے آقا دن میں کئی کئی بار استغفار کرنے والے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے آقا ایک دن میں سو سو بار استغفار کرنے والے۔ اے لوگو! یہ وہ نبی ہے جس کا گناہ بھی نہیں جس کی غلطی بھی نہیں پھر بھی عرش والے رب سے معافی مانگ رہا ہے۔ آؤ نا میں بتانا چاہتا ہوں جب بندہ اللہ سے معافی مانگتا ہے قرآن کہتا ہے۔ اللہ ذوالجلال کا قرآن کہتا ہے۔ فرمایا ایمان والو! بات ذرا

قرآن کی سننے والی ہے۔ فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (الزمر: ۵۳)

اللہ فرماتا ہے: سوہنیا! ان لوگوں کو میری رحمت سے نااُمید نہ ہونے دینا میرا اعلان کر دو، لوگو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہو گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھے ہو غلطیاں کر بیٹھے ہو، گناہوں کے انبار لے کر بیٹھے ہو، اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہوں اللہ سے معافی مانگنا تمہارا کام ہے تمہارے گناہوں کو معاف کرنا عرش والے رب کا کام ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر ایسے باہر نکلتے ہیں عرش والے رب صاف میدان ہے اور یہ کہتے ہیں یا اللہ بارش ڈال دے بارش کی ضرورت ہے پرندے بھی پیاسے ہیں جانور پیاسے ہیں زمین اور فصلیں پیاسی ،عرش والے رب تمہارے بندوں کو بارش کی ضرورت ہے یارب مینہ برسا دو ایسے اپنے ساتھیوں کو لے کر نکلے ہیں اور اللہ سے دعائیں کر رہے ہیں عرش والے رب نے فرمایا۔ اے میرے موسیٰ علیہ السلام میں نے بارش نازل نہیں کرنی ، یا اللہ بات کیا ہے فرمایا تمہارے مجمع میں ایک بندہ بڑا ہی گنہگار ہے جس پر میں رب ناراض ہوں وہ گنہگار پاپی ہے اپنے گناہوں کا پہاڑ لے کر بیٹھا ہے جتنی دیر تک وہ مجمع سے باہر نہ نکل جائے اُتنی دیر تک میں بارش نازل نہیں کروں گا اور جناب موسیٰ علیہ السلام نے مجمع میں اعلان کر دیا۔ اے مجمع والو! رب فرمارہے ہیں مجمع میں کوئی ایسا گنہگار ہے جس نے کوئی اتنا بڑا گناہ کیا ہے کہ رب اُس پر ناراض ہے جب تک وہ ہماری مجلس میں ہے رحمت کی بارش نہیں ہوسکتی جناب موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں وہ گنہگار خطا کار مجلس میں سے اُٹھ کر چلا جائے یہاں سے چلا جائے ہماری مجلس سے نکل جائے جناب موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کر دیا ہے وہ بندہ جو گنہگار تھا دل، دل میں سوچتا ہے عرش والے اُٹھ کر جاؤں لوگ دیکھ لیں گے میں گنہگار تو ہوں اللہ ذلیل ہو جاؤں گا یا اللہ تیرا بندہ ہوں خواہ اچھا ہوں یا بُرا ہوں عرش والے تمہارا ہی بندہ ہوں چلو یا اللہ

معاف ہی کر دو یا اللہ معاف کر دے آئندہ سے توبہ ہے یا اللہ معاف کر دے آئندہ سے توبہ ہے اور سچے دل سے معافی مانگی تھوڑی دیر گزری اللہ ذوالجلال نے رحمت کی بارش نازل فرمائی مینہ برسنے لگا جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں عرش والے رب وہ گنہگار مجلس میں سے اُٹھا بھی نہیں کوئی بندہ مجلس میں سے گیا بھی نہیں بارش بھی نازل ہوگئی ہے یا اللہ بات کیا ہے عرش والے رب نے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام جس بندے سے میں ناراض تھا اُس نے مجھ سے معافی مانگ لی ہے میں نے اس کو معاف کر دیا ہے اُس نے مجھ سے معافی مانگی ہے اور میں نے معاف کر دیا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نبی کہتے ہیں عرش والے رب اُس گنہگار کا نام ہی بتا دو جس کی فوراً توبہ قبول کر لی ہے فرمایا۔

موسیٰ علیہ السلام جب میں اُس پر ناراض تھا تو تب بھی اُس کا نام نہیں بتایا اب تمہیں کیسے بتاؤں گا اے لوگو! جو اللہ سے معافی مانگتا ہے آؤ نا رب کے در پر رب کو معاف کرنے میں دیر ؟ بولو۔ رب کے معاف کرنے میں کوئی دیر نہیں، اللہ ذوالجلال سے معافیاں مانگ لو، اگر کامیابی چاہتے ہو توبہ کر کے عرش والے رب کو راضی کر لو، یہ بدیوں کی جان چھوڑ دو یہ اپنی من مرضیاں اللہ ذوالجلال کی نافرمانیاں کرنی چھوڑ دو اے نوجوانو! موج مستی میں دن کو بھی رب کو ناراض کرتے ہو رات کو بھی رب کو ناراض کرتے ہو اوئے چھوٹے بڑے گناہوں کی رب سے معافی مانگ لو سچے دل سے توبہ کر لو معافی مانگنا تمہارا کام ہے معاف کرنا عرش والے کا کام ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے عرش والا رب خوش ہو جاتا ہے رب معاف کر دیتا ہے فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ﴾

وہ بندے جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں جو گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھے ہیں فرمایا: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ اے گنہگارو، خطا کارو! آؤ اسی بہانے آ جاؤ یہ رحمت کا مہینہ بخشش کا مہینہ یہ نیکیوں کا موسم ہے بہار نیکیوں کے مہینے والا سیزن آ جاؤ رب کے در پر آ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو، اپنے گناہوں کی توبہ کر لو معافی مانگنا

تمہارا کام ہے معاف کر دینا عرش والے رب کا کام ہے۔

حضرات! میں بتا رہا ہوں اللہ میری توبہ، توبہ بندے کی رحمت عرش والے رحمٰن کی توبہ انسان کی رحمت عرش والے اللہ ذوالجلال کی اور عرش والے رحمٰن کی آؤ، ذرا غور فرماؤ اور ایک صاحب دل نے بڑی پیاری بات کہی اللہ پاک کو راضی کر لو رب ذوالجلال کو راضی کر لو۔

چھڈ بدیاں دا کھیڑا نیں سدا رہنا جی

اے نوجوانو! دن رات اپنی زندگی میں بازاروں میں مستی میں ٹائم گزارنے والو یہ رحمت کا مہینہ بخشش کا مہینہ جا رہا ہے۔

بعد میں کیا پچھتانا
جب چڑیا چُن گئی کھیت

آج موقع ہے رب ذوالجلال کے دربار پر آ کر رب ذوالجلال سے معافی مانگ لو اور ان بدیوں سے گناہوں سے ہمیشہ کے لیے جان چھڑا کر رب کے دربار پر آ جاؤ۔

چھڈ بدیاں دا کھیڑا نیں سد رہنا جی
چھڈ جانی فانی دنیا نیں سدا رہنا جی
جدوں محشر دا دن ہونا گنہگاراں اُوتھے رونا
واویلا کر کے ، سوہنے رب نوں منالے
تو توبہ کر کے سوہنے رب نوں منالے تو توبہ کر کے
منگی اوندے کولوں معافی فیر روّی ڈر کے
رب کرے گا تینوں معاف رکھی نیکی دی تو آس
کری نیکی ڈر کے
سوہنے رب نوں منالے تو توبہ کر کے
گل دلوں نہ بھلائی میں سچی آ کھا جی
اگ جہنم دی ڈاڈی جیڑی مارے لاٹاں جی

اگ مار دی اے چمکارے
وچ سڑن گے قسمت مارے
تو کی لینا سڑ کے
سوہنے رب نوں منالے تو توبہ کر کے
منگی اوندے کو لوں معافی فیر روویں ڈر کے
رب کرے گا تینوں معاف
رکھی نیکی دعا تو آس
کری نیکی ڈر کے
سوہنے رب نوں منالے
مومن جنتاں نوں جانے
جیڑے نیکیاں کر دے
پنجے وقت نمازاں ہن
جیڑے پڑھ دے
وچ جنت موج نظارے
مومن اکٹھے ہون گے سارے
بہہ کے پلنگاں تے چڑھ کے
سوہنے رب نوں منالے
رب جنت بنائی نہ چھڈیا شک جی
رب جنت بنائی نہ چھڈیا شک جی
جنت کڈی سوہنی یارو نہ تکے اکھ جی
وچ جنت موج نظارا
اٹا سونے دیاں کستوری دا اے گارا

نالے ہیرے لعل موتی جڑ کے
سوہنے رب نوں منا لے
سوہنے رب نوں منا لے

قرآن کہتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ﴾ (التحريم: ٦٦)

آمنہ کے لعل ﷺ نے ایک بار نہیں کئی بار کئی بار میرے آقا نے یہ واقعہ سنایا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ بیسیوں مرتبہ سنایا، ایک کفل بنی اسرائیل کا کفل نامی بندہ ہے یہ سننا ذرا غور سے ایک عورت آئی غربت کی ستائی ہوئی مجبور عورت ہے اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز نہیں یہ بخاری میں بات لکھی ہے آ کر کہتی ہے اے کفل میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں سر پر باپ کا سہارا کوئی نہیں ایسے کرو کچھ کھانے کے لیے درہم و دینار دے دو کوئی آٹا جو دانے دے دو۔

حضرات! بات سننا یہ عورت ترلے کیے جا رہی ہے غربت کی ستائی غربت کی ماری عورت کفل کے پاس آئی ہے اور کفل بڑا گنہگار پاپی لوگوں کی عزتیں برباد کرنے والا ڈاکو اور چور کائنات کا بہت بڑا گنہگار ہے کہتا ہے اے عورت میں تمہیں ساٹھ دینار دوں گا ساٹھ دینار دے دوں گا تم میری خواہش پوری کر دو مجھ سے بدکاری کر لو میرے ساتھ برائی کر لو یہ عورت کہتی ہے کفل اللہ ذوالجلال سے ڈر جاؤ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اللہ سے ڈر جاؤ یہ گناہ میں نے نہیں کرنا۔ حضرات! کفل نے انکار کر دیا ہے یہ عورت واپس گئی اپنے بچوں کے آنسو دیکھتی ہے جب غربت لاچاری اور بے بسی نے ستایا پھر دوبارہ کفل کے پاس آئی کہتی ہے کفل میں تم سے برائی کرنے کے لیے راضی ہوں مجھے بتاؤ میرے بچوں کے لیے کتنے پیسے دو گے یہ کہتا ہے ساٹھ دینار دوں گا۔ اے لوگو! اللہ ذوالجلال کی قسم ہے ساٹھ دینار کہتا ہے میں تمہیں دوں گا۔ دروازے بند کر لیے ہیں کنڈی لگا لی ہے اور جب عورت کے پاس آتا ہے تو عورت تھر تھر کانپی جاتی ہے یہ روئے جاتی ہے آنسو بہائی جاتی ہے، کفل کہتا ہے بی بی

بات کیا ہے کیوں رو رہی ہو وجہ کیا ہے عورت کہتی ہے کفل میں اللہ ذوالجلال کی نافرمانیاں کرنے جارہی ہوں میں بہت بڑا گناہ کرنے جارہی ہوں اللہ ذوالجلال کی قسم ہے یہ گناہ میں آج مجبوری میں کر رہی ہوں۔ کاش! میرے پاس کچھ کھانے پینے کے لیے ہوتا میں کبھی بھی یہ گناہ نہیں کرتی میں بچوں کے آنسو اور غربت کی ستائی آج مجھے غربت نے کس موڑ پہ لا کر کھڑا کر دیا ہے مجھے مجبوریوں نے کس موڑ پر کھڑا کیا ہے میں تم سے ساٹھ دینار کے لیے برائی کے لیے راضی ہوگئی ہوں مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے۔

اے میرے بھائیو، نوجوانو! سمندری کے بزرگو کعبہ کے رب کی قسم ہے غربت بڑی بُری چیز ہے کئی غربت کے ستائے آج میرے تمہارے ملک میں غربت کے ستائے کئی نوجوان زہر پی کر نہر مین چھلانگیں لگا کر خودکشیاں کر رہے ہیں غربت کے ستائے خاندان کے خاندان اللہ ذوالجلال کی قسم ہے زہریلی چیزیں کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں آج غربت کے ستائے نوجوان اپنے گردے نکال کر اسپتالوں میں بیچ رہے ہیں غربت کے ستائے لوگ اپنا خون نکال کر اسپتالوں میں بیچ رہے ہیں غربت کے ستائی ہوئی عورتیں جن کو کبھی چاند، سورج نے بھی نہیں دیکھا وہ آج عزت آبرو بیچنے باہر آ گئی ہیں۔

اللہ کی قسم! ہے میں تم صرف باتیں ہی کر سکتے ہیں اُن سے پوچھو جن کو کبھی دُکھ پہنچا ہو اگر دکھوں کا اندازہ لگانا چاہتے ہو اُس میری دُکھی ماں سے پوچھ لو اللہ ذوالجلال کی قسم جس کے گھر کئی دن چولہے میں آگ نہیں جلتی۔ اے نوجوانو دُکھی بندہ اس طالب علم نے کئی بار کہا ہے بار بار شہر شہر نگر نگر کہتا ہے لوگو! دُکھی لاچار پریشان بندہ اس کا ایک ایک منٹ لوگو پہاڑ بن جاتا ہے دُکھی بندہ سوئے اُسے نیند نہیں آتی دُکھی بندے کے آگے کھانا ہو اُسے کھانا اچھا نہیں لگتا، دُکھی بہن ہو دُکھی باپ ہو دُکھی بھائی ہو اللہ ذوالجلال کی قسم ہے کسی دُکھی کے پاس جا کر پوچھ لینا۔

دُکھے دی گل دکھیا جانے
تے شکھیے نوں کی خبراں

سجن جنہاں دے لوکو موت نے مارے
تے یارو تک تک روندے قبراں

یہ عورت پریشانی کے عالم میں روئے جاتی ہے اور تھرتھر کانپے جاتی ہے، کفل کہتا ہے بی بی حوصلہ کرو کیسی پریشانی، بی بی کہتی ہے، کفل اللہ ذوالجلال کے ہاں میدان محشر میں کونسا منہ لے کر جاؤں گی مجھے اللہ ذوالجلال کا ڈر ہے مجھے پروردگار سے خوف آتا ہے تو کفل دُور ہٹ کر بیٹھ گیا۔ اے عورت تم پہلی بار برائی کر رہی ہو، اتنا ڈر رہی ہو روئے جاتی ہو اور کانپی جاتی ہو میں تو گناہوں کے پہاڑ لے کر بیٹھا ہوں میرا کیا بنے گا۔ ساٹھ درہم دینار گن کر دیئے اے اپی بی جاؤ گواہ بن جاؤ میں اللہ کی رضا کے لیے تمہیں معاف بھی کرتا ہوں، ساٹھ دینار بھی دیتا ہے چلی جاؤ دروازہ کھولا عورت چلی گئی اس نے کنڈی لگا لی اپنے آپ کو غسل دے لیا وضو کر لیا مصلی بچھا لیا ہے اور اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے، حضرات! باوضو ہو کر مصلی بچھا لیا سجدے میں جا کر اللہ سے معافی مانگنا شروع کر دی ہیں کہتا ہے عرش والے رب! گنہگار ہوں خطا کار ہوں یا اللہ مجھے معاف کر دو لوگوں نے کہا کفل بڑا گنہگار ہے کفل بہت بڑا خطا کار ہے لوگوں کی عزتوں کا لیٹرا ہے یہ برباد ہو جائے گا۔ یا اللہ تیری رحمت کا سہارا ہے، اللہ معاف کر دے اِدھر کفل رو رو کر معافی مانگ رہا ہے اسی حال میں اس کی روح پرواز ہو گئی رات ختم ہو گئی دن نکل آیا لوگ آئے کہتے ہیں یہ لوگوں کی عزتوں کا لیٹرا آج دروازہ بند ہے پتہ نہیں کیوں یہ دروازہ کھول کر باہر نہیں آیا باہر نہیں آیا لوگوں کا جھرمٹ ہے کفل کے دروازے پر آئے تو آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: قدرتی طور پر دروازے پر لکھا ہے۔ "إن الله قد غفر الله للكفل" اللہ پاک نے تحقیق کفل کو معاف کر دیا ہے۔" لوگ دروازہ توڑ کر دیوار پھلانگ کر اندر گئے کفل سجدے کی حالت میں پڑا ہے اور اس کی روح نکل چکی ہے۔

حضرات! میں جو بات بتانا چاہتا ہوں اے محبوب ﷺ جو بندہ معافی مانگتا ہے۔
﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

اللّٰهِ﴾ (الزمر: ۵۳)

"ان سے کہہ دو نا امید نہ ہوں معافی مانگنا تمہارا کام ہے معاف کرنا عرش والے رب کا کام ہے۔"

آقا ﷺ فرماتے ہیں عرش والے رب نے کفل ایک ہی رات میں معافیاں مانگتا رہا اور اللہ ذوالجلال کے ہاں اسی رات چلا گیا اللہ پاک نے باہر دروازے پر پٹی لکھ دی قدرتی طور پر لوگو کفل کو اللہ نے معاف کر دیا ہے اور سمندری والو، آنا تمہارا کام ہے معاف کرنا عرش والے کا کام ہے رب تو کہہ رہا ہے۔ ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ اے بدکارو آجاؤ رب کے در پر شراب کے اڈوں پر ٹائم ضائع کرنے والے جوے کے اڈے پر اپنی زندگی برباد کرنے والے وہ بے نماز جو کبھی مسجد میں نہیں آیا، آجاؤ اسی بہانے آجاؤ لوگوں کی عزتوں کو دیکھنے والے آج موقع ہے رب سے معافی مانگ لو، سودی کاروبار کرنے والے رشوت خوروں اور گنہگارو خطا کارو آجاؤ اسی بہانے رب کی رحمت کا دریا بہہ رہا ہے، جھولیاں بھر کر لے جاؤ یہ ٹھاٹیں مارتا رمضان کا مہینہ اور رب ذوالجلال فرما رہے ہیں آنا تمہارا کام ہے۔ ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ معاف کر دوں گا گناہوں کو نیکی میں بدل دوں گا مایوس نہیں ہونا اور ان باتوں کا ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ رب کی رحمت جوش میں رب کی رحمت بالکل تیار ہے اس کا ترجمہ صاحب دل کرتا ہے مولانا فرماتے ہیں۔

میری رحمت دا دریا وگ دا
دریا وی بے بہا وگ دا
میری رحمت دا دریا وگ دا
دریا بھی بے بہا وگ دا
آؤ میرے بوے بہہ جاؤ
میریاں رحمتاں لٹ کے لے جاؤ
تسی جرماں دا اقرار کرو

تُسی گناہواں دا اقرار کرو
میری رحمت دا انتظار کرو
میں معاف کراں میں معاف کراں
پاپیاں دے دل صاف کراں
میں معاف تواڈی ہر خطا کراں
جنت دے ٹکٹ عطا کراں
میری ذات دے سہارے منگ دے رون
تے میرے کولوں ایویں نا سنگ دے رَو
تو ہور کسے در تے جاوی نا
تے میرے کولوں منگ دا شرما وی نا
میں عطا نہ کراں رحمان نہیں
تووی میرے کولوں نہ منگے انسان نہیں

اگر بندے کے پتر ہو تو رب سے آ کر معافی مانگ لو رب کا بندہ بن جا، بندہ اُسے کہتے ہیں رب کا بندہ اسے کہتے ہیں جو اللہ ذوالجلال سے آ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے مانگنا تمہارا کام ہے عطا کرنا عرش والے رب کا کام ہے۔

میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا: لوگو ایک ماں کا دل بڑا نرم ہوتا ہے ننانوے مائیں ایک طرف اور اللہ ذوالجلال کا دل ماؤں سے بھی زیادہ نرم ہے ایک بچہ جس نے ماں کو ستایا ہے اور ماں دھکے دے کر اپنے بچے سے ناراض ہوتی ہے دھکے دے کر گھر سے باہر نکال دیا ہے اور دروازے پر کنڈی لگا دی دروازہ بند کر لیا ہے کنڈی لگا لی یہ فرمان بچہ مارا مارا گلیوں بازاروں میں گھنٹہ دو گزرے دروازے پر آتا ہے ماں نے کنڈی اتاری ہوتی ہے اور بچہ دروازے پر دہلیز پر بیٹھ جاتا ہے اور بیٹھے بیٹھے بچے کو نیند آ گئی وہاں ہی لیٹ جاتا ہے تو ماں کا دل ہل گیا کہتی ہے ہائے اللہ میرا بیٹا پتہ نہیں کہاں ہو گا، دروازے کے پاس

آئی اور دروازے کے اندر دیکھتی ہے اور بیٹا دروازے کی دہلیز پر سویا ہوا ہے ماں نے دروازہ کھولا کنڈی کھولی جس بچے پر ماں ناراض ہے دروازہ کھولا اپنے بیٹے کے سرہانے بیٹھ گئی سر اُٹھایا اور گود میں رکھا منہ ماتھا چوم کر رو کر کہتی ہے، اے میرے بیٹے تم سے بغیر میرا گزارہ نہیں میرے بغیر تمہارا کوئی سہارا نہیں۔ اے بیٹے تم مجھے ستاتے ہو تو میں غصے میں آ کر تمہیں گھر سے باہر نکال دیتی ہوں ماں اب سے اُٹھا کر چومے جاتی ہے سینے سے لگائی جاتی ہے میرے آقا فرماتے ہیں یہ ماں کا دل کلیجہ ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اس سے کئی گنا زیادہ جب گنہگار لوٹ کر رب کے دروازے پر آئے تو رب اس ماں سے ستر گنا زیادہ پیار اس گنہگار سے کرتا ہے اور گنہگار آ کر کہنے والا ہو، تیرا دروازہ چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

تیرا بُوا چھڈ کدھر جاواں میرے مالکا
میرا تیرے بنا کون میرے سچے مالکا
مینوں اپنے بوّے وچ کھلو لین دے
تیرے بوّوے وچ بہہ کے اللہ رولین دے

اور بات بڑی پیاری ہے۔

تیرے بوّے وچ بہہ کے اللہ رولین دے
کالا عمل تھی ہنجواں نال تولین دے
جیڑے بوے جاوے پاپی اگوں
پولے وچ دے
پھڑلو مارو مارو مارو تیر خانے وچ دے
مینوں اپنے ہی بوے وچ مکلولین دے
تیرے بوے وچ بہہ کے اللہ رولین دے
ٹھیک اے ربا تیرے بوے وچ میں سجدا نہیں
جیڑا سجدہ میرا او سجدہ نیں

فضلو جھڑکی نہ اللہ مدہ سدہ ہولین دے
تیرے بُوے وچ بہہ کے اللہ رولین دے

ایک آنے والا آیا آ کر کہتا ہے سوہنے محبوب کائنات کے سردار بہت بڑا گناہ کیا ہے کئی لوگ آئے ہیں کہتا ہے سوہنیا گناہ کیا ہے کوئی عمل بتائیں وظیفہ بتائیں اللہ گناہ معاف کر دے اور میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں جہانوں کے پیر کہتے ہیں دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں تمہاری ماں زندہ ہے نا سوہنیا ماں فوت ہو چکی ہے تو آقا فرماتے ہیں تمہاری ماں کی بہن، خالہ کوئی آنٹی زندہ ہے؟ کہتا ہے ہاں سوہنیا آقا فرماتے ہیں جاؤ اپنی خالہ کی عزت کرلو اپنی ماں کی ماں جائی بہن سے حسن سلوک تم کرلو۔

اللہ تمہاری زندگی کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے گا ایک اور آنے والا آیا ہے۔ سوہنیا گناہ کیا ہے حد لگا دو آقا خاموش ہیں کہتا ہے گناہ کیا ہے حد لگا دو آقا فرماتے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ میرے صحابی اذان کہو دلوں کو سکون مل جائے اذان ہوئی، جماعت ہوئی جماعت کے بعد پھر کہتا ہے۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں کیا تم نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ کہتا ہے ہاں سوہنیا پڑھی ہے، فرمایا نماز کی برکت سے اللہ نے تمہاری زندگی کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے ایک اور آنے والا میرے پاک نبی ﷺ کے پاس آیا ہاتھ آگے کرتا ہے کہتا ہے، سوہنیا گناہوں کی معافی مانگنا چاہتا ہوں توبہ کرنا چاہتا ہوں پر ہاتھ پیچھے کھینچ کر کہتا ہے، سوہنیا بتاؤ اللہ زندگی کا گناہ بھی معاف کرے گا یا نہیں، بہت گناہ کر کے آیا ہوں آقا فرماتے ہیں۔ اے نوجوانو! اسلام لانا تمہارا کام ہے زندگی کے گناہ معاف کرنا رب ذوالجلال کا کام ہے کہتا ہے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا جھرمٹ ہے یہ دارمی کی روایت ہے اور آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے سامنے یہ گنہگار خطا کار جو توبہ کرنے آیا ہے اپنی زندگی کی داستان سناتا ہے کہتا ہے سوہنیا میں گھر سے باہر مہمان جا رہا ہوں اور میری بیوی پیچھے اُمید سے ہے میری بیوی اُمید سے بچہ پیدا ہونے والا ہے میں دو چار سال بعد واپس آیا جب گھر میں آیا تو میرے بعد گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی ہے یہ وہ دور ہے جس دور میں لوگ

بیٹیوں کوزندہ دفن کرتے ،گڑھا کھود کر بیٹی کوزندہ دفن کر دیتے بیٹوں کوزندہ رہنے دیتے سوہنیا کوئی کنویں میں پھینک رہے ہیں کوئی بیٹی کوقتل کر رہے ہیں کوئی زندہ درگور کر رہے ہیں ،لوگ بیٹیوں کو عار جانتے ہیں لوگ بیٹیوں کونحوست جانتے ہیں، سمندری والو! میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا ہے بخاری کی روایت ہے آقا فرماتے ہیں۔ بیٹی باعث رحمت ہے بیٹا نعمت بیٹی رحمت بخاری کی روایت ہے آقا فرماتے ہیں جس گھر میں اللہ دو بیٹیاں دے دے اور باپ دو بیٹیوں کی پیدائش پر ماتھے پر بل نہ لائے تیور نہ لائے یہ بچیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کا بندوبست کرتا ہے اچھی پرورش کرتا ہے، جب بچیاں جوان ہوجائیں میرے آقا فرماتے ہیں ان بچیوں کی پھر اچھی جگہ پرشادی کر دیتا ہے۔اے سمندری والو میرے آقا نے فرمایا ہے ان دو بچیوں کا باپ قیامت کا دن ہوگا ایسے میرے ساتھ ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں بیٹیوں والو ، بیٹیوں والو! بیٹیاں پر دیسن ہوا کرتی ہیں بیٹیاں نمانیاں ہوا کرتی ہیں ان نمانیوں سے آج حسن سلوک کرو گے اللہ زندگی کے گناہ بھی معاف کرے گا اللہ جنت میں نبی ﷺ کا گوانڈہ بھی نصیب فرما دے گا آنے والا اپنی آپ بیتی داستان سناتا ہے، اے دونوں جہانوں کے پیر میں تین چار سال بعد واپس آیا اور گھر میں ایک ننھی سی بچی، کبھی امی امی کبھی ابو ابو کی آوازیں لگا رہی ہے تو میں نے گھر آکر پوچھا اے گھر والی یہ بچی کون ہے؟ تو میری بیوی بول کر کہتی ہے گھر کے سائیں یہ تمہاری بیٹی تمہاری لخت جگر ہے تمہارے بعد اللہ پاک نے عطا فرمائی یہ جوان اپنی داستان اپنا واقعہ پاک نبی کو سنا رہا ہے میرے آقا صحابہ میں بیٹھے ہیں، آقا اس کی بات سن رہے ہیں کہتا ہے، سوہنیا وہ بچی ابو جی کہہ کر میرے سینے سے لگ جاتی ہے اور اولادوں کا پیار سمندری والو پتہ ہے اولادوں کا پیار والدین کو تڑپا دیا کرتا ہے کہتا ہے بیٹی منہ ماتھا چومتی ہے اور ابو ابو کہہ کر لاڈ محبت کی باتیں کر رہی ہے وقت گزرا کھانے کا ٹائم ہوتا ہے میری معصوم سی بیٹی اپنے نرم نرم ہاتھوں سے لقمے توڑ کر رہے باپ کے منہ میں ڈال رہی ہے سوہنیا رات کا ٹائم ہے، بیٹی میری چھاتی پر چڑھ جاتی ہے،کبھی ادھر کبھی اُدھر ابو میں تمہارے ساتھ ہی لیٹوں گی اپنے چھوٹے چھوٹے نرم ہاتھوں سے کبھی میرا

سر دباتی ہے کبھی میرے ہاتھ دباتی ہے ابو سفر سے آئے ہو تھک گئے ہو گئے کہتا ہے سوہنیا دن چڑھا تو میں باہر نکلا ہوں میری بیٹی میرے ساتھ ہی جاتی ہے جدھر جاؤ بیٹی ساتھ کبھی انگلیاں پکڑ لیتی ہے کبھی کندھوں پر چڑھ جاتی ہے میں گلی میں گیا تو لوگوں نے دیکھ کر طعنے دینے شروع کر دیے، لوگ کہتے دیکھو بیٹی والا آ رہا ہے۔ یہ بیٹی والا آ رہا ہے اس کے گھر میں بیٹی ہے کل جوان ہو گی پھر داماد آئے گا انہوں نے طعنے معنے دیئے، شریک اور برادری کی باتیں مجھے پریشان کر دیتی ہیں تو میں نے ارادہ کر لیا اب میں اس نمانی بیٹی کو میں نے زندہ نہیں رہنے دینا اسے قتل کر دینا ہے ختم کر دینا ہے کہتا ہے سوہنیا ایک دن میں نے اپنی بیوی سے کہا میں جنگل میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کے لیے جانا چاہتا ہوں ساتھ سیر بھی ہو جائے گی اور بیٹی بھی ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں کدال اٹھا لی ہے کہی اور کدال اٹھا لی تو میرے پاک نبی ﷺ سے کہتا ہے۔ سوہنیا میں نے رسی بھی اٹھا لی اور گھر سے نکل پڑا بچی کبھی میرے کندھے پر چڑھ جاتی ہے کبھی میری انگلی پکڑ کر جنگل کی طرف چلتی جا رہی ہے تو جنگل بیابان آ جاتا ہے ایک جگہ پر میں نے بچی کو بٹھا دیا جو اپنی طوطلی زبان سے پیار محبت کی باتیں کر رہی ہیں ابو آج کونسی سیر پر لے کر چلے ہو بابا آج کہاں لے کر چلے ہو کہتا ہے میں کوئی جواب نہیں دے رہا۔ اے سوہنے محبوب میرے آقا ﷺ غور و خوض سے اس کا واقعہ داستان سن رہے ہیں کہتا ہے سوہنیا میں نے بیٹی کو بٹھا کر گڑھا کنواں کھودنا شروع کر دیا ہے گڑھا کھودی جاتا ہوں گڑھا کھودتے کھودتے میں باہر آ کر بیٹھ گیا تو میری چھوٹی سی بیٹی نمانی سی اپنے نرم ہاتھوں سے چھوٹے سے ڈوپٹے سے میرے ہاتھ منہ ماتھے سے مٹی صاف کر رہی ہے پسینہ صاف کر رہی ہے، کہتی ہے ابو یہاں تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے بابا کیا ڈھونڈھ رہے ہو شام ہو رہی ہے چلو چلیں امی انتظار کر رہی ہو گی ایسے صحابہ سن رہے ہیں اور میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ اس کی داستان سن کر روئے جا رہے ہیں کہتا ہے سوہنیا میں پھر گڑھا کھودنے لگ جاتا ہوں کمر تک کافی گہرا گڑھا کھودا باہر نکل کر آیا تو میری بیٹی چمٹ گئی ابو جی کہہ کر میرے گلے سے لپٹ گئی منہ ماتھے پر بوسے لیے جاتی ہے کہتی ہے ابو کس پریشانی میں گم ہو ابو کیا

ڈھونڈ رہے ہو یہاں تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے بابا چلو گھر چلیں کہتا ہے سوہنیا مجھے کوئی ترس نہیں آیا میں نے اپنی بیٹی کی بانہیں نرم ہاتھ پکڑے اور اٹھا کر گڑھے میں رکھ دیا تو میاں عبدالستار نے بڑی پیاری بات کی ہے آ کر اپنی دستان سنائی جاتا ہے۔

آکھے میں اک بیٹی رکھی یا محبوب غفاری
عجب پیاریاں باتاں کرے تے لگے بہت پیاری
گھر آواں تے دوڑ شاتا جی آوے چائی چائی
بابل بابل کرے پیار میں کی حال سنائی
بہت محبت اس دی مینوں دل وچ سمائی
میں بن پل آرام نہ آوے او مسکین نمانی
میں جس مجلس اندر جاواں اوی جاوے نالے
کرن ملامت ہسن مینوں او لوگ مجلس والے
سب خوشیاں ہمسایاں تھی قہر دالاں اے وچ آوے
اس نے کیوں نہیں ماری بیٹی ہر کوئی گلہ سناوے

اوسوہنے محبوب ﷺ

جس ولے جاواں بس کہن بیٹی والا آیا
تائیوں ظلم ادارہ کہتا قہر الٰہی چایا
پیاری بیٹی مارن کارن دل وچ نیت ہوئی
اُلفت محبت ماپیاں والی دل وچ رہی نہ کوئی
لے ٹریا جنگل دے ول اے محبوب سچ بتانواں
پیاریاں باتاں کر دی جاوے تے اج نہ شرمانواں
اُنگل پکڑ پیاروں میری چل دی چائی چائی
کوئی نہ خبر جو باپ پیارا کر سی مار ایسائی

جس جاتا اے بابل مینوں لاڈ لڈاون آیا
کیا جانے اج ہو گیا دشمن تے ظلم کماون آیا

کہتا ہے سوہنیا ﷺ میں نے بیٹی کے بازو پکڑے جو تھر تھر کانپ رہی ہے بازوؤں سے پکڑ کر گڑھے میں رکھ دیا تو بیٹی کہتی ہے بابا یہ کیا کر رہے ہو ابو یہ کیا کرنے لگے ہو۔

تھر تھر کنبے تے بابل بابل رو رو کے نمانی

ابو میرا قصور کیا ہے غلطی کیا ہے بابا میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے ابو میرا کبھی طعنہ بھی تو نہیں ملا بابا میں نے کبھی تمہارے سامنے مطالبہ بھی نہیں کیا اور میں نے تمہیں ستایا نہیں بابا میں نے تمہیں کبھی پریشانی نہیں کیا ابو جی کیا بات ہے مجھ بے گناہ کو کیوں زندہ دفن کرنے لگے ہو روئے جا رہی ہے۔

تھر تھر کنبے تے بابل بابل رو رو کے نمانی
کھو مروڑ دتے ہتھ اس دے سٹ دتا گھڑے وچ نمانی

کہتا ہے سوہنیا میں مٹی ڈال رہا ہوں تو بیٹی رو کر کہتی ہے ابو چلو شام ہو گئی ہے گھر چلیں ایک نہ سنی میں مٹی ڈالتا جا رہا ہوں تو بیٹی کہتی ہے ابو میں نے تمہیں کبھی ستایا بھی نہیں ابو اگر مجھے ساتھ نہیں لے کر جانا چاہتے ابو ایسے کرو مجھے جنگل میں ہی رہنے دو ابو پر زندہ دفن تو نہ کرو تو روتے روتے کہتی ہے بابا اگر میں کام کرنا تھا تو مجھے گھر میں ہی بتا دیتے میں اپنی ماں سے آخری الوادعی چھپی تو ڈال لیتی میرے پاک نبی سنی جا رہے ہیں آقا اتنا روئے اتنا روئے ایک صحابی آگے بڑھ کر آتا ہے آقا کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو چکی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے نوجوان اللہ کا واسطہ ہے بس کرو بس کرو اور کتنا دونوں جہانوں کے پیر ﷺ کو رُلاؤ گے اوئے بس کرو بس کرو اور آمنہ کے لعل ﷺ کو نہ رُلاؤ اور میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم رک جاؤ ٹھہر جاؤ آقا ﷺ فرماتے ہیں پروانو، آگے کیا بنا اگلی بات بھی سُنا دو کہتا ہے۔

واسطے پاندی تے ترلے لیندی

تے بابل بابل کر دی
کیوں اے بابل کار کریندا
جے کریندا در دی
کہتا ہے میں نے ایک نہیں سُنی میں مٹی ڈالتا رہا تو کہتی ہے۔
ابو نہ میں رووآں تے نہ میں پیسے منگاں
مینوں چھڈ کے ابو نہ جائی
میں تے روندی روندی مر جاواں
کہتا ہے سوہنیا ﷺ میں مٹی ڈالتا رہا اور جب آخری کہی کا ٹپہ پھینکنے لگا میری بیٹی کا چہرہ مجھ سے اوجھل ہونے لگا تو رو کر لڑی جیسے موتی آنکھوں سے نکل رہے ہیں تو نمانی رو کر کہتی ہے اے سمندری والو باپ اور بیٹی کے رشتے سے زیادہ اہم رشتہ اور کیا ہو سکتا ہے، جب باپ اولاد کو قتل کرنے والا بن جائے جب باپ بھی دشمن بن جائے پھر بتاؤ کہ کیا کیا جائے جب آخری ٹپہ پھینکنے لگا کہتا ہے سوہنیا ﷺ بیٹی رو کر کہتی ہے ابو اگر تم نے باز نہیں آنا تو سن لو!
جس دن روزِ قیامت ہوسی
تے اللہ دے دربارے
لبھ لواں گی ابو تینوں
تے بدلے لے لواں گی سارے
سوہنیا ﷺ میں چیخیں مارتی بیٹی کو زندہ دفن کر کے آ گیا ہوں اور محبوب ﷺ بتاؤ اللہ میرا یہ گناہ معاف کرے گا یا نہیں آقا روتے جا رہے ہیں میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں یار یہ واقعہ دوبارہ سناؤ تم بیٹی کو کیسے دفن کر کے آئے ہو اس نے دوبارہ سنایا، صحابہ رضی اللہ عنہم بھی رو رہے ہیں اور میرے آقا ﷺ بھی رو رہے ہیں یہ چُپ ہو جاتا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں یار تیسری مرتبہ پھر سناؤ تیسری مرتب پھر سناؤ بیٹی کو کیسے زندہ دفن کر کے آئے ہو اس نے پھر دوبارہ سنایا اور رو کر کہتا ہے سوہنیا اب مجھے بتاؤ میرا یہ گناہ اللہ معاف کرے گا یا نہیں آقا

فرماتے ہیں: "ان الاسلام یھدی ما کان قبلہ" اے جوان! اللہ ذوالجلال کی قسم ہے فرماتے ہیں جو بندہ اسلام لے آئے جتنا بڑا بھی گناہ کر کے آئے ہو اللہ اس کی زندگی کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اے جوان! اسلام لے آؤ میرا کلمہ پڑھ لو۔ اسلام کی برکت سے اللہ تمہارے اتنے بڑے گناہ پر اب معافی کا قلم پھیر دے گا بلکہ گناہ کو نیکی میں بدل دے گا کہاں لکھا قرآن کہتا ہے۔

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا o﴾

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

سنو، سنو! اللہ ذوالجلال کی قسم ہے بات ختم کروں۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد فکر دیکھ لو، گناہوں کی فکر کرو نیکیاں نہ گنا کرو نہ گنا کرو ایک دن میں کتنے گناہ کیسے پاپ کتنے کیے ہیں کبھی گلے پر بیٹھ کر پیسے گنتے ہو منافع گنتے رہتے ہو، سمندری والو! کبھی گناہوں کو بھی گنا کرو، گناہوں کو گن کر معافی مانگ لیا کرو۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد چلتا چلتا حکیم کی دوکان پر گیا حکیم سے کہتا ہے حکیم جی لوگوں کا علاج کرتے ہو میرا بھی علاج کرو حکیم کہتا ہے جوان مسئلہ کیا ہے، جوان کہتا ہے ''ھل عندك دعاء یغفر الذنوب" ۔ ویشفع مرض القلوب'' بابا جی حکیم صاحب کوئی دوائی دو اللہ میرے گناہ معاف کر دے، بیمار دلوں کو ٹھیک کر دے اے جوانو! تڑپ دیکھ لو تڑپ دیکھ لو فکر دیکھ لو گناہوں کی لگی ہے آج ہمارے جوانوں کو فکر ہے بہترین سوٹ کی، فکر ہے جوتوں کی، موبائل کی، بہترین گاڑی ہو دنیا کی دولت کی فکر ہے، مال کیسے آنا چاہئے، حلعل آئے حرام آئے بس جیب بھرنی چاہئے ہمیں فکر دنیا کی دولت کی اُن کو فکر اپنے گناہوں کی کہتا ہے حکیم صاحب کوئی دوائی دو کوئی پڑیا دو رب گناہ معاف کر دے اور بیمار

دلوں کو، بولو بیمار دلوں کو "هل عندك دواء يغفر الذنوب ویشفع مرض القلوب۔" رب گناہ معاف کر دے اور بیمار دلوں کو ٹھیک کر دے اور وہ حکیم اللہ والا خدا کی یاد میں پہنچا ہوا ہے بابا نے جوان کا بازو پکڑ لیا اور بازو پکڑ کر کہتا ہے جوان میں تمہیں کشتہ دیتا ہوں عمل تم کو کرنا ہے اللہ تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور بیمار دلوں کو بھی ٹھیک کر دے گا ، جوان چلے جاؤ فخر کی جڑیں لے لینا فقیری کی جڑیں لے لینا، عزت اور انکساری کی جڑیں لے لینا اور توبہ کی گٹھلیاں لے لینا ان تینوں چیزوں کو استقامت کے چٹو میں ڈال کر رگڑ کر پیس لینا جب یہ کشتہ باریک ہو جائے اس کشتے میں تھوڑا سا شرم وحیاء کا پانی اس میں ڈال دینا پھر رب ذوالجلال کی یاد کی دیگچی بنا لینا اس دیگچی میں کشتے کو ڈال دینا دیگچی کے نیچے محبت الٰہی کی آگ کو جلا دینا، جب کشتہ پک کر تیار ہو جائے اس کشتے کو نیچے اتار کر صبر کے پیالے میں ڈال لینا شکر کے پنکھے سے ہوا دے کر ٹھنڈا کر لینا الحمد لله کی چمچ میں ڈال لینا رب تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا بیمار دلوں کو تندرستی اور صحت عطا کر دے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

داتا کون

﴿إِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَo﴾ (العنکبوت: ۱۷)

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء حمدیں ثنائیں کبریائی، بڑائی، تعریفات اللہ مالک ذوالجلال والاکرام کی ذات کی ہے۔

بے شمار لا تعداد درود وسلام آقا دو جہاں سرورِ کائنات امام الانبیاء خطیب الانبیاء آمنہ کے لعل نبی بے مثال جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے۔

حضرات! میں آج کے عظیم الشان خطبہ جمعۃ المبارک میں ان شاء اللہ الرحمٰن کیے ہوئے وعدے کے مطابق روزیوں کا مالک کون روزی دینے والا کون، رازق حقیقی کون ہے، اچھائی برائی کا مالک کون ہے؟ چاہے رزق کم کر دے چاہے زیادہ دے دے۔ داتا رزق دے والا ان شاء الرحمٰن اس حوالے سے داتا کون؟ داتا کا معنی ہوتا ہے۔ ''روزی دینے والا، رزق دینے والا۔''

حضرات! تمام مخلوقات کا داتا کون ہے؟ اللہ تمام مخلوق کو رزق پہنچانے والا، روزیاں دینے والا کون ہے؟ اللہ تھوڑا دے زیادہ دے دے یا نہ دے۔ حضرات مرضیوں کا مالک اللہ ہے۔ داتا کون روزی دینے والا کون، رزق دینے والا کون اس حوالے سے آج کی میری معروضات ہوگی، تمام دوست احباب دل جمعی سے ذوق شوق سے پیار محبت سے تشریف رکھو میں دعا کرتا ہوں اللہ رب العالمین میری اور تم احباب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ آمین!

اس کائنات میں حضرات! کچھ خشکی کی مخلوقات کچھ تری میں مخلوقات ہے بعض نے کہا ہے کہ خشکی اور بحری کی کل اٹھارہ ہزار مخلوقات ہیں، بعض نے کچھ زیادہ کہا ہے بعض نے تھوڑا بہر حال سمندروں میں مچھلی ہو خشکی پر جانور، چرند پرند اور اشرف المخلوقات انسان ان تمام کی روزی کا بندوبست کرنے والا ایک اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ تمام کو روزی دینے والا کون ہے؟ اللہ!

توجہ میری طرف رہے، ان شاء اللہ الرحمٰن اسی حوالے سے آج کی گفتگو ہوگی کہ روزی کا مالک رزق کا مالک تمام مخلوقات کو روزیاں دینے والا اللہ ہے بعض لوگ پریشان ہو جاتے ہیں اِدھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہیں کہ کاروبار تباہ ہو گیا ہے، رزق میں اضافہ کس طرح ہو گا طریقۂ کار کیا ہے کس طرح رزق میں اضافہ ہو گا۔ حضرات! اِدھر اُدھر لوگوں کی طرح جا کر مطالبہ کرتے ہیں مَنّت منوتی نظر و نیاز شور شرابا۔ حالانکہ لوگ روزی کے مالک اور داتا بن سکتے؟ اللہ کے علاوہ کوئی بھی روزی دے سکتا نہیں۔

توجہ میری طرف میں بات کو شروع کروں میں بتانا چاہتا ہوں رب کے علاوہ کوئی روزی کا مالک نہیں، کہاں لکھا ہے یہ رب العلمین کا قرآن۔ حضرات! قرآن ذرا دل لگا کر پیار محبت سے سماعت فرمانا، مولا کریم فرما رہا ہے۔ اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ سوہنے محبوب اعلان فرما دو اللہ ذوالجلال کا قرآن فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

بیسواں پارہ العنکبوت میں ہے ذرا دھیان سے قرآن سننا مولا کریم فرماتا ہے۔

﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ٥﴾

ترجمہ کیا ہے۔ ''اللہ ذوالجلال فرماتا ہے، دنیا جہان کے لوگو! ﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ اللہ کے علاوہ جن کو تم معبود مانتے ہو رب کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو اللہ ذوالجلال کے علاوہ غیروں کو تم آوازیں دیتے ہو فرمایا ان کو تم اپنا رہنما اور رہبر پیشوا اپنے نفع

ونقصان کا مالک بنالیا ہے اللہ فرماتا ہے، لوگو! ﴿لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا﴾ رب کے علاوہ جسے تم پکارتے ہو جن کو آوازیں دیتے ہو یہ نہ تمہارے نفع کے مالک نہ نقصان کے مالک نہ تمہیں روزی دینے والے روزیاں عطا کرنے والا عرش والا رحمٰن ہے۔ قرآن کہتا ہے: ﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا﴾ اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو جن کی عبادت کرتے ہو یہ لکڑی کے مجسمے پر پیتل، سونے، چاندی کے مجسمے یہ مورتیاں جن کو تم نے خود تراش کر بنایا ہے پھران کے آگے سجدے کرتے ہو ان کے آگے عبادتیں کرتے ہو، منت کرتے ہو اللہ ذوالجلال فرماتا ہے، یہ کسی کام کے نہیں۔ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ اللہ کے علاوہ اگر کسی کو پکارتے ہو پھران سے کہو کہ تمہیں روزیاں بھی دیں تمہیں رزق بھی دیں عرش والے رب کی قسم ہے رزق میں کمی زیادہ کا مالک روزیاں دینے والا نفع ونقصان کا مالک جس طرح رب روزی دیتا ہے اسی طرح ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ ﴿لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا﴾ اللہ ذوالجلال کا قرآن کہتا ہے۔ ﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ﴾ اللہ ذوالجلال سے رزق تلاش کیا کرو رب کے علاوہ کوئی رزق دینے والا؟ رب کے علاوہ کوئی رزق میں برکت ڈالنے والا؟ رب کے علاوہ کوئی داتا؟ بولو، اللہ کے علاوہ کوئی اور داتا؟ داتا کا معنی ہوتا ہے ''رزق دینے والا'' روزی دینے والا اللہ ہے۔ ﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ﴾ چاہیئے رزق بھی اللہ ذوالجلال سے حاصل کرو، رزق بھی رب ذوالجلال سے مانگا کرو۔ ﴿وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ عبادت بھی رب کی کرو اور شکر بھی اللہ ذوالجلال کا کرو اُسی رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ عبادت بھی رب کی کی جائے شکر بھی پروردگار کا کیونکہ روزیاں دینے والا جینئیں داتا کون ہے؟ اُس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اختیارات کا مالک کون ہے؟ پھر بولو کون ہے؟ اللہ دے نہ دے، تھوڑی دے زیادہ دے کس کی مرضی ہے؟

اللہ ذوالجلال کی ہیں قرآن پاک کا ایک اور مقام سُن لو۔ اللہ صحیح معنوں میں قرآن سن کر سمجھ کر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ پر اللہ پاک نے قرآن نازل فرمایا اور میں قرآن کا وہ حصہ وہ مقام ان شاء اللہ بار بار دہراؤں گا وہ حصہ پڑھوں گا جہاں رزق کا تذکرہ کہ روزیاں دینے والا اللہ رزق میں برکت ڈالنے والا اللہ، دے یا نہ دے تھوڑی دے زیادہ دے مرضی کا مالک کون ہے؟ اللہ، یہ قرآن کا بائیسیواں پارہ مولا فرماتے ہیں۔

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝﴾ (السبا : ۲٤)

اللہ ذوالجلال فرما رہا ہے، زمین وآسمان میں روزی دینے والا نظام چلانے والا تم پر آسمان سے رزق فراہم کرنے والا کون ہے بولو؟ اللہ ذوالجلال ہے۔

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۝﴾ (السبا : ۳٦)

اے سمندری کے لوگو! اللہ ذوالجلال کا قرآن مولا فرماتے ہیں محبوب ﷺ اعلان کر دو۔ ﴿قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ﴾ دنیا جہان کے لوگو ﴿وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ رزق دینے والا اللہ ہے۔ روزیوں میں برکتیں ڈالنے والا اللہ ہے، جو رب دے اللہ ذوالجلال کی عبادت بھی کیا کرو اور جو رب دے اس کے دیئے ہوئے میں سے خرچ بھی کیا کرو اور اللہ ذوالجلال بہتر رزق دینے والا ہے روزیوں کا مالک جینئن داتا کون ہے؟ اگر قرآن ہی پڑھتے رہیں تو بات بڑی دور چلی جائے گی۔

حضرات! بات ذرا محبت سے پیار سے سننا۔ حضرات! انبیاء کو دے اولیاء کو دے تمام مخلوقات کو دے کس کی مرضی ہے؟ اللہ ذوالجلال کی ہے، خدا کی قسم ہے وہ اب تو ایسا داتا ہے جو گرمی میں سردی والے پھل اور شدید سردی میں گرمی والے پھل بے موسم پھل کون دیتا ہے؟ بے موسم پھل دینے والی ذات کس کی ہے؟ اللہ ذوالجلال کی۔

قرآن چوتھا پارہ سورہ آل عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امی جان سیدہ مریم رضی اللہ عنہا

کا خالو لگتا ہے ابھی حضرت مریم رضی اللہ عنہا بچپن میں ہی ہے ایک دن باہر چلے گئے اور کمرے میں بند کر کے چلے گئے۔ کنڈی لگا دی تالا لگا دیا دروازہ بند کر کے چلے گئے اور جب واپس آئے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ، اللہ رب العلمین کا قرآن اس بات کا نقشہ کھینچ رہا ہے، آؤ ذرا قرآن دھیان سے سنو اللہ ذوالجلال فرماتا ہے۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ سوہنیا اعلان کر دو۔ جب زکریا علیہ السلام نبی سیدہ مریم کا کفیل اور رکھوالا بن گیا:

﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: ۳۷)

اللہ ذوالجلال کا قرآن مولا کریم فرماتا ہے۔ ﴿وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ یہاں بھی بات رزق کی آئے گی۔ روزی کی آئے گی، پھل اور ثمرات کی آئے گی۔ حضرت زکریا نبی علیہ السلام ایسے تالے لگائے ہیں کنڈی لگائی ہے باہر چلے گئے شام کو واپس آئے اچانک یاد آیا مریم کو تو میں بند کر کے چلا گیا تھا بند کمرے میں تالا لگا کر چلا گیا تھا۔ مریم پیچھے بھوکی پیاسی ہو گی مریم کو میں روٹی کھانے پینے کا سامان نہیں دے کر گیا۔ ہائے اللہ مریم کا کیا بنا ہو گا شام کو جناب زکریا علیہ السلام رب کے نبی واپس آئے ایسے کنڈی کھولی تالا کھولا کیا دیکھتے ہیں، بی بی مریم کے سامنے اللہ کی قسم بے موسم پھل پڑے ہوئے ہیں، وہ پھل پڑے ہیں وہ ثمرات جو اس وقت اس شہر میں سے نہیں ملتے بے موسم پھل اور جناب زکریا علیہ السلام یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کیا دیکھتے ہیں۔ ﴿وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ جب مریم کے سامنے دیکھا ہے بے موسم پھل پڑے ہوئے ہیں یہ وہ پھل ہیں جن کا موسم بھی نہیں کہتے ہیں میں نے تالا بھی لگایا ہے کنڈی بھی میں نے لگائی اور کوئی دینے والا بھی نہیں میری مریم کو پھل کس نے دیئے ہیں۔ اللہ ذوالجلال کے نبی جناب زکریا نے مریم کو سوال کر دیا ایسے سامنے پھل دیکھے پریشان ہو کر کہتے ہیں مریم یہ

یہ موسم پھل کہاں سے آئے ہیں، مریم کیا کہتی ہے یا حضرت زکریا علیہ السلام کہہ رہے ہیں۔ ﴿قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا﴾ اے مریم! ﴿قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا﴾ اے مریم! یہ پھل کہاں سے آئے ہیں کنڈی لگا کر گیا ہوں تالے لگے ہوئے ہیں چابیاں بھی میرے پاس ہیں یہ رزق کہاں سے آیا ہے یہ پھل کہاں سے آئے ہیں اور بی بی مریم اللہ والی ہے کعبہ کے رب کی قسم ہے جو بول کر جواب دیا ہے اللہ ذوالجلال نے قرآن بنا دیا ہے صدیقہ کائنات مریم کہتی ہے سن لو، ﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ اے زکریا علیہ السلام یہ پھل مجھے میرے رب نے دیئے ہیں یہ پھل کس نے دیئے ہیں؟ یہ رزق مجھے میرے رب نے دیا ہے۔ ﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ یہ رزق تو مجھے اللہ نے دیا ہے۔ بی بی مریم مواحدہ ہے ایک رب کو ماننے والی ہے اسی لیے کہہ دیا کہ روزیاں دینے والا روزیوں کا مالک داتا عرش والا اُس رب نے مجھے رزق دیا ہے یہ رزق کس نے دیا ہے، بولو؟ یہ آج کی عورت نہیں ہے خدا کی قسم اگر آج کی ہوتی اس نے کہنا تھا فلاں پیر آیا ہے، فلاں چوہدری فلاں وڈیرا فلاں مولوی آیا ہے۔ اس نے ہاتھ پھیرا ہے اور کام ہرا بھرا ہو گیا ہے۔ توبہ استغفر اللہ توبہ یہ فلاں پیر صاحب یہ فلاں سرکار ہمارے گھر میں بادشاہ ہو پھیرا ڈال گئی ہے، یہاں کچھ ختم ہی نہیں ہوتا، حالانکہ رزق دینے والا کون ہے؟ بولو، اب فرما رہے ہیں میں کسی کو دیتا ہوں کسی کو نہیں دیتا اور زیادہ بھی نہیں دیتا کہ یہ کہیں شرارتیں نہ کرنے لگ جائیں دنیا میں فتنہ فساد نہ پھیلانے لگ جائیں میں اپنے حساب سے دیتا ہوں، مرضی کا مالک کون ہے بولو؟ حضرت مریم کہتی ہیں۔ ﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ اللہ ذوالجلال کی مرضی ہے وہ رب جسے چاہے بغیر حساب کے زیادہ رزق دے دے، مرضی کا مالک کون ہے؟ پھر بولو مرضی کا مالک کون ہے؟ اللہ ذوالجلال۔

صرف انسانوں کو نہیں جانوروں کو بھی روزی دیتا ہے جانوروں کو دیتا ہے رزق جانوروں کو دینے والا کون ہے بولو؟ اللہ ذوالجلال، یہ سنو ذرا اللہ ذوالجلال کا قرآن مولا کریم

فرماتا ہے، اے میرے محبوب ﷺ جی اعلان کر کے بتا دو۔

﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ٥﴾ (العنکبوت:٦٠)

قرآن کہتا ہے: ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا﴾ صبح شام ٹھگی مارنے والو، پیسہ آنا چاہئے حلعل کا ہو تب بھی ٹھیک ہے حرام کا ہو تب بھی ٹھیک ہے اسے فکر لگی ہے پریشانی لگی ہے ہائے اگلے مہینے بل آ رہا ہے کیا بنے گا اگلے مہینے جناب ایسے ہو جائے گا اسے فکر لگی ہے پریشانی لگی ہے سنو رب ذوالجلال فرما رہا ہے، یہ جانور اور چرند پرند یہ جتنے حیوان ہیں یہ بھی اپنی روزی ساتھ اُٹھا کر چل پھر رہے ہیں۔ اللہ، اللہ، سنو رب کا قرآن کوئی جانور یا پرندہ اپنا رزق ساتھ لے کر چلتا؟ یہی بات اللہ رب العالمین سمجھانا چاہتے ہیں رب فرماتا ہے۔ ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

اے دنیا جہان کے لوگو کوئی بھی جانور، پرندہ اپنی روزیاں کوئی جانور اپنا رزق ساتھ نہیں لے کر چلتا ان جانوروں کو ان پرندوں کو روزی دینے والا کون ہے؟ پھر بولو ان جانوروں کو رزق دینے والا کون ہے؟ نہیں سمجھے قرآن کا ایک اور مقام سن لو اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں: ﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ﴾ اے سمندری والو! میں چاہتا ہوں آج تیرا اور میرا عقیدہ بن جائے کہ روزی کا مالک اللہ ہے رزق دینے والا اللہ ہے یہ عقیدے کی بات سُن لو میں بتانا چاہتا ہوں۔

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ٥﴾ (هود:٦)

اللہ ذوالجلال فرماتا ہے صبح سویرے یہ پرندے اپنے گھروں سے اُڑ کر جاتے ہیں ان کی رزیوں کا بندوبست بھی میں رب کرتا ہوں ان کے ٹھکانے کا بندوبست بھی میں رب کرتا ہوں، سمندری والو اللہ ذوالجلال کی قسم ہے جانور پرندے اپنی روزی ساتھ لے کر نہیں پھرتے

ان کو رزق دیتا ہے تو بے شمار اللہ ذوالجلال ان کے ٹھکانے کی جگہ بناتا ہے تو اللہ ذوالجلال کوئی جانور کوئی پرندہ اللہ کی قسم جب نکلتا ہے اُس کا توکل اور بھروسہ اتنا توکل مضبوط ہوتا ہے صبح نکلتا ہے تو بھوکا نکلتا ہے شام کو پیٹ بھر کر آتا ہے۔ جانوروں کو رزق دینے والا کون ہے؟

اللہ ذوالجلال اور میرے آقا ﷺ نے فرمایا دنیا کے لوگو! یہ ترمذی کی حدیث ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جیسے جانور پرندوں کا توکل بھروسہ اللہ ذوالجلال پہ ہوتا ہے ایمان والو ایسا توکل اور بھروسہ رب پہ کرلو اللہ ذوالجلال تمہیں اپنے غائب کے خزانوں میں سے رزق عطا کردے گا اور قرآن بھی تو کہتا ہے مولا فرماتے ہیں میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ سوہنیا اعلان کر کے بتا دو قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ یہ اٹھائیسواں پارہ

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾ (الطلاق: ۲، ۳)

اللہ ذوالجلال کا قرآن مولا کریم فرماتا ہے۔ ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ جو اللہ سے ڈر جاتا ہے اللہ ذوالجلال دُکھوں سے پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ﴿وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ اور اللہ ذوالجلال اُسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اُسے وہم و گمان بھی نہ ہو۔ ﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ اے سمندری والو! جن کا توکل جن کا بھروسہ اللہ ذوالجلال پر ہو جاتا ہے اللہ اُن بندوں کے لیے خود ہی کافی ہو جاتا ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جیسے جانوروں کا توکل ہوتا ہے صبح نکلتے ہیں اللہ کی قسم بتاؤ کوئی کوا کسی پنجاب پولیس میں بھرتی ہوا ہے؟ بولو، کوئی کوا کہیں نوکر لگا ہوتا ہے، کوئی کوا ہو اور کہے میں پنجاب پولیس کا ایس ایچ او ہوں کوئی کبوتر کبھی ٹریفک حوالدار لگا ہے، بولو؟ یہ چڑیا اور جانور پرندے کہیں کوئی منشی اور وکیل کچہریوں میں کبھی بنے ہیں، بولو کوئی باز ہو اور کہے میں

سیشن جج ہوں؟ بولو، یہ جانور اور پرندے یہ کہیں ملازمتیں اور نوکریاں کرتے ہیں۔ یہاں کہتے ہیں مولوی صاحب دعا کر دیں اللہ میرے بیٹے کو نوکری لگا دے مولوی جی دعا کرو بس اللہ کہیں لگا دے، ہمیں فکر ہے بھرلو بھرلو، پتہ نہیں پھر کہیں گندم ختم نہ ہو جائے، خدا کی قسم یہ جانوروں کا توکل، کوئی نوکری نہیں گئے اور کبھی کوئی جانور شام کو بھوکا رہتا بیٹھا؟ بولو، وہاں سے نکلتے ہیں جنگل میں سے آ گئے یہاں سمندری کا بچہ بسکٹ کا پیکٹ لے کر جا رہا ہے کوا آیا چھین کر لے گیا۔ اللہ اکبر اللہ اور آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا جیسے جانوروں کا توکل ہوتا ہے ایسے توکل بھروسہ ایک رب کی ذات پر کر لو، اللہ ذوالجلال تمہیں رزق عطا فرمائے گا اور غائب کے خزانوں میں سے دے دے گا۔

اتنی مخلوق تمامی انت شمار نہ آوے
اتنی مخلوقات تمامی انت شمار نہ آوے
اپنی اپنی جگہ سب نوں داتا رزق پچاوے
پتھر دے وچ ہووے کیڑا اوتھے روزی دیندا

کیڑیوں کو روزی دینے والا کون ہے؟ اس نے پتھر پر ہتھوڑا مارا پتھر ٹوٹا بیچ میں سے کالے رنگ کا کیڑا نکلا اس کے منہ میں سبز گھاس کا ایک ٹکڑا ہے اس نے منہ میں ڈالا ہے وہاں پتھر کے اندر کالے کیڑے کو رزق دینے والا کون ہے؟

پتھر دے وچ ہووے کیڑا اوتھے روزی دیندا
واہ سبحان اللہ رب عالم ، سب دی خبر رکھیندا
پیٹ مچھی وچ یونسؑ تائیں چالیس روز رکھایا
گہرے پان وچ سمندر رازق رزق پہنچایا

حضرت یونس علیہ السلام نبی مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن تک رہے اور وہاں بہترین ریسٹورنٹ کا انتظام بولو؟ وہاں کوئی چکن بروسٹ کباب تکے کی دوکان کھلی؟ حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں سمندر میں روزی دینے والا کون ہے؟ اللہ ذوالجلال کی قسم ذرا

سوچ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی چالیس دن آگ میں رہے آگ میں پیاس بھی لگتی ہوگی بھوک بھی لگتی ہوگی ابراہیم علیہ السلام نبی کو چالیس دن آگ میں پانی اور رزق پھل دینے والا کون ہے؟ مچھلی کا پیٹ سمندر کی گہرائیاں، یونس علیہ السلام نبی کو وہاں 3 دن روزیاں دینے والا کون ہے؟

پیٹ مچھی وچ یونس تائیں چالیس روز رکھایا
گہرے پان وچ سمندر رازق رزق پہنچایا
درند پرند چرند تمامی کھاون وچ جن یوں
سب دیاں کھا دیا کمی نہ آوے اس داتا دے حسابوں

سب کھائے جا رہے ہیں رزق میں کمی نہیں آ رہی ہے دینے والا کون ہے؟ ﴿واللہ خیر الرازقین۔ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب﴾ بولو روزیاں دینے والا کون ہے؟ اللہ ذوالجلال ہے۔

سنو ذرا دھیان سے میں بتانا چاہتا ہوں تھوڑا دے زیادہ دے اللہ کی مرضی ہے جیمکن داتا عرش والا رب ہے آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے آقا سفر پر جا رہے ہیں یہ سنو ذرا دھیان سے ایسے چلتے چلتے دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے ہیں آپ کے ساتھ چار سو صحابہ رضی اللہ عنہم چار سو صحابہ کا قافلہ ہے چار سو ساتھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں یہ مسند احمد کی روایت ہے حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں یہ سننا ذرا دھیان سے میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا جنگل بیابان ہے ایسی جگہ پر پڑاؤ ڈالا ہے جہاں آس پاس پانی نظر نہیں آتا دور دور تک نظریں دوڑائی پانی نظر نہیں آتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان ہو جاتے ہیں صحابہ غمگین ہو گئے یہاں پانی میسر نہیں بھوک بھی لگی ہے پیاس بھی لگی ہے اب کیا کیا جائے آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے پریشان ہوئے حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بھیڑ ہے دو سینگ بھی ہے تیز دھاری دار سینگوں والی بھیڑ بہت موٹی تازی دوڑتی ہوئی آ رہی ہے اور دوڑتے دوڑتے ہمارے قریب آ گئی آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئی ہے اور میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بھیڑ کو پکڑا اس کی کمر پر

ہاتھ پھیرا تھنوں کو ہاتھ لگایا دودھ سے بھر گئے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم برتن لے کر آ ؤ برتن منگوائے گئے دونوں جہانوں کے پیر دودھ دوئی جاتے ہیں برتن بھر جاتے ہیں یہ چار سو جتنے ساتھی ہیں ان سب نے رب کی قسم ہے جی بھر کر تسلی سے پیٹ بھر کر بھیڑ کا دودھ پی لیا پیٹ بھر کر دودھ پی لیا۔

بات ذرا دھیان سے سننا، چار سو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں ایک بھیڑ ہے برتن بھی بھر لیے اور پیٹ بھر کر دودھ بھی پی لیا ہے اِدھر کیا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں۔ رات کا وقت ہے۔ نافع یہ صحابہ کا نام ہے نافع، نافع ایسے کرو اس بھیڑ کو باندھ لو اسے قابو کر کے باندھنا اور ساتھ آقا فرماتے ہیں مجھے ایسے لگتا ہے جیسے تم اسے قابو نہیں کر سکو گے۔ اسے اچھی طرح قابو کر لینا حضرت نافع کہتے ہیں لوگو! ایک رسی لکڑی کے ساتھ باندھ کر لکڑی مضبوطی سے زمین میں گاڑی اس بھیڑ کو میں نے باندھ دیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سو گئے آمنہ کے لعل بھی آرام فرما رہے ہیں۔ میری بھی آنکھ لگ گئی اِدھر دن چڑھا جب میں بیدار ہوا دیکھتا ہوں وہ لکڑی بھی ہے رسی بھی ہے لیکن اسے چھڑا کر وہ بھیڑ بھاگ گئی ہے وہ دوڑ گئی ہے وہ نظر نہیں آتی یہ ساری بات آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کو بتائی گئی یہ آ کر کہتا ہے سوہنے محبوب یہ بات ہوئی ہے بھیڑ بھاگ گئی ہے رسی چھوڑ گئی ہے آقا فرماتے ہیں نافع میں نے تمہیں کہا تھا نا اسے باندھ لو ورنہ تم روک نہیں سکو گے یہ مجھے اور تمہیں اس رب کی طرف سے عرش سے بھیجا ہوا رزق تھا جس رب نے بھیجا ہے اللہ پاک نے واپس لے لیا ہے۔ ﴿اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ﴾ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے رزق دینے والا اللہ ہے۔ ﴿وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾

آمنہ کے لعل علیہ السلام نے ایک صحابی جس کا نام سعدی بن رجلان رضی اللہ عنہ ہے اس کی کنیت ابو عمامہ ہے اسے بھیجا کہ جاؤ اپنی قوم کو جا کر واعظ ونصیحت کرو یہ چل پڑا چلتے چلتے حضرات! بات سننے والی ہے اپنی قوم میں جا کر وعظ ونصیحت کرتے ہیں بھوک لگی ہے گرمی کا شدید موسم ہے قوم نے ایک نہ مانی خون کا پیالہ بھر کر صحابی کے سامنے پیش کرتے ہیں تو اللہ کے

نبی ﷺ کا غلام کہتا ہے اے لوگو! یہ جو خون ہے حرام ہے اللہ نے جب کوئی جانور ذبح کیا جائے اس کا جو خون نکلتا ہے اللہ نے حرام کر دیا ہے سور اور خنزیر بھی حرام ہے، یہ خون حرام ہے حرام خون میں نہیں پیوں گا یہ خون پی رہے ہیں حرام کھائی جا رہے ہیں اسے دعوت دیتے ہیں صحابی انکار کرتا جا رہا ہے ادھر کیا ہے بھوک بھی لگی ہے پیاس نے بھی تڑپا دیا ہے گرمیوں کا موسم ہے زمین پر لیٹے ایک چادر اٹھائی اور اوپر اوڑھ لی ہے اس صحابی کی آنکھ لگ گئی خواب آیا میرے پاک نبی ﷺ کے غلام کو خواب آیا خواب میں کیا دیکھتا ہے ایک بندہ ہے جس نے ہاتھ میں بہترین ٹھنڈا شربت پکڑا ہے جو برف کی طرح ٹھنڈا ہے شہد کی طرح میٹھا ہے بڑا پیارا شربت ہے اس نے پیش کیا صحابی نے پیٹ بھر کر پی لیا، یہ خواب دیکھ رہے ہیں اور ساتھ ہی آنکھ کھل گئی اللہ کی قسم جب آنکھ کھلی تو یہ خواب حقیقت بن گیا ہے آنکھ کھلی تو اپنے منہ میں اسی تازہ شربت کے ذائقے محسوس کر رہے ہیں اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اس صحابی کو یہ دیکھ، نا کہتا ہے پیاس بھی مٹ گئی اور بھوک بھی ختم ہوگئی اسے بہترین نرالا رزق دینے والا کون ہے؟ ﴿وَ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (البقرۃ: 212)

ایک میرے پاک نبی ﷺ کا غلام سفر پر جا رہا ہے بات ذرا دھیان سے سننے والی ہے۔ حضرات! میرے آقا ﷺ کے چند ساتھی آقا ﷺ نے بھیجے ہیں یہ صحابی بھی ساتھ ہے سب کو زادِ راہ آقا نے دے دیا ہے اس صحابی کو زادِ راہ دینا بھول گئے ہیں اسے کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہیں دی آقا بھول گئے ہیں چلتے چلتے جب ایک جگہ پر قافلے نے پڑاؤ ڈالا ہے یہ غور سے سننا سارے ساتھی اس جگہ پر رُک کر اپنے کھانے پینے کی تیاریوں میں شروع ہو گئے اس صحابی نے سوچا میرے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں چونکہ دونوں جہانوں کے پیر بھول گئے ہیں، مجھے کچھ دیا نہیں تو میں ان کے سامنے بیٹھوں گا تو ساتھی پریشان ہو جائیں گے، یہ صحابی یہاں سے نکلا اور اس پہاڑ کی اوٹ میں بیٹھ گیا میرے آقا ﷺ کا ایک اور پروانہ منظر دیکھ رہا ہے یہ صحابی وہاں جا کر ایک کونے میں بیٹھ کر کہتا ہے عرش والے بھوک بھی لگی ہے پیاس بھی لگی ہے عرش والے تمہارے محبوب زادِ راہ بھول گئے ہیں دیا نہیں،

اے اللہ یہاں روزیوں کا رزق کا مالک تو ہے عرش والے بھوک لگی ہے ذرا رزق کا بندوبست فرما دے اس نے پڑھا ''سبحان الله وبحمده سبحان العظیم'' کہتا ہے میں نے دو چار مرتبہ پڑھا ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے ایسے لگتا ہے جیسے میرے منہ میں تازہ شہد کے گھونٹ جارہے ہیں اس جنگل میں شہد کے گھونٹ اس کے منہ میں داخل ہو رہے ہیں اس کی بھوک پیاس ختم کر کے جنگل میں شہد پلانے والا کون ہے؟ بغیر اسباب کے رزق دینے والا کون ہے؟ جو چار دیگیں اُتار لے وہ روزی کا مالک نہیں ہوتا جو چار دن کسی کو کھانا کھلا دے وہ روزی کا مالک نہیں ہوتا۔

یوں حضرت سلیمان علیہ السلام نبی نے کہا تھا یا اللہ میں تیری مخلوق کی دعوت کرتا ہوں اللہ ذوالجلال کی قسم رب نے فرمایا: زیادہ مخلوقات کی نہیں ایک مچھلی کا ہی کھانا پکا لو، کئی مہینوں تک پکاتے رہے یہ وہ نبی علیہ السلام ہے جو جنات کا بھی نبی ہے، ہواؤں اور پرندوں پر حکومت ہے اللہ کی قسم ہے ہزاروں لوگ پکانے والے کئی دن کھانا پکتا رہا اللہ ذوالجلال فرماتا ہے اے سلیمان علیہ السلام نبی یہ کھانا ذرا دریا سمندر کے کنارے رکھ دو کھانا رکھ دیا گیا ہے اللہ پاک نے تمام مخلوقات کو آرڈر نہیں کیا سمندر کی تمام مچھلیوں کو آرڈر نہیں کیا ایک ہی مچھلی کو آرڈر کیا ہے وہ آئی کئی مہینوں تک کھانا پکتا رہا کعبہ کے رب کی قسم ہے یہاں دو چار دس بندے ایک دن کھانا پکائیں یہ دیگوں کے ڈھیر لگا دیا کرتے ہیں۔ جہاں جنات پکاتے ہوں سلیمان نبی علیہ السلام وقت کا نبی حضرات! جس کی اتنی بڑی حکومتیں کئی مہینے تک پکتا رہا ہے کھانوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے اور میلوں کے حساب سے، مچھلی آئی اس نے منہ کھولا ہے کعبہ کے رب کی قسم ہے ایک ہی لقمہ کیا ہے سارا کھانا ایک ہی لقمہ بنا کر اپنے پیٹ میں داخل کر لیا مچھلی کہتی ہے اے رب کے نبی سلیمان علیہ السلام میرا ابھی پیٹ نہیں بھرا ایک ہی لقمہ کھایا ہے کھانا اور لاؤ تو سلیمان علیہ السلام سجدے میں پڑ گئے کہتے ہیں عرش والے تم ہی اپنی مخلوقات کو رزق دے سکتے ہو مجھ سے تو ایک مچھلی کا کھانا نہیں بنا یہ مچھلی کہتی ہے سلیمان علیہ السلام تم نے کئی مہینے کھانا پکا کر ایک ہی لقمہ دیا ہے اللہ ذوالجلال مجھے صبح دو پہر شام تین ٹائم پیٹ بھر کر کھانا عطا کرتا ہے۔

پھر قرآن پڑھنا پڑے گا رب کا نبی سلیمان علیہ السلام بھی کہتا ہوگا یہ سنو ذرا قرآن رب کے علاوہ کوئی روزی دینے والا نہیں۔

﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوهُ وَ اشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٥﴾

حضرات! مچھلی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے والا کون ہے؟ تمام مخلوقات کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے والا کون ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے۔

سبحان ہے تو سبحان ہے تو
حنان ہے تو سبحان ہے تو
سبحان ہے تو منان ہے تو
سبحان ہے تو ریحان ہے تو
سبحان ہو سبحان ہو
سبحان تیریاں قدرتاں
سبحان تیریاں قدرتاں
ہر کم اندر ندرتاں
کن کے بنائے فلک تو
جن انس سر تے فلک تو
ہور کئی ہزاراں رنگ بو
سبحان ہو سبحان ہو
کتے چن سورج دکھ دے
کتے چن سورج دکھ دے
کتے تارے جا بن لمکہ دے

جیویں اگ دے کوئلے مہک دے
یا بجلی وانگوں چمک دے
کاری گری دا مُڈ تُو
سبحان ہو سبحان ہو
سبحان شاناں تیریاں
کِتے کانٹے سیون بیریاں

یہ بیریوں کا موسم ہے نا ایک ہی بیری کے بیر ہیں کچھ گلے کو پکڑے جاتے ہیں کچھ شہد کی طرح میٹھے ہیں، پھر بولو مرضی کا مالک کون ہے؟

سبحان ہو سبحان ہو
سبحان شاناں تیریاں
کِتے کانٹے سیون بیریاں
خربوزیاں دیاں ٹیریاں
گنے تے نال گنڈیریاں
ہے دورنے کدھرے لعل سو
سبحان ہو سبحان ہو

اور بات بڑی پیاری ہے۔

کتے کنک چھولے کھان نوں
کِتے انب نالے جام نوں

بابا صمصام رحمۃ اللہ علیہ اللہ تمہاری قبر کو جنت کا باغ بنا دے۔ آمین! بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کی قسم اخیر کر دی ہے اللہ جہاں لیٹے ہیں کروڑیں رحمتیں نازل فرما۔ آمین!

کتے کنک چھولے کھان نوں
کِتے انب نالے جام نوں

انگور	من	پرچان	نوں
ریشم	کپاہ	ہنڈان	نوں
کس کس	تو	ہوواں	سُرخرو
سبحان	ہو	سبحان	ہو

کِتے گائیاں مٹیاں گھر دیاں
کِتے گاواں مجاں گھر دیاں
دودھاں دے پانڈے بھر دیاں
وچ بارہ ہرنیاں چر دیاں
کئی جم دیاں کئی مر دیاں
ہور ڈنگر ہزاراں سو بسُو
سبحان ہو سبحان ہو
کِتے موراں پیلا پائیاں
کِتے بلبلاں چہکائیاں
کوئلاں پکاراں لائیاں
سب تینوں گاون سائیاں
کِتے لگھی آکھے ہو بہو
سبحان ہو سبحان ہو

مرضی کا مالک اللہ ہے بات بڑی پیاری ہے۔

کِتے بہار ٹھاٹھا مار دے
کنڈے نہ دِسن پار دے
کِسے ڈوب دے کِسے تار دے
مچھ کچھ چھالاں مار دے

کہتے ہو دا عالم ہو بہو
سبحان ہو سبحان ہو
پر سب تو بہتر آدمی
کل خلقت کر دی اے خادمی

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے ساری مخلوقات میں سے سب سے افضل اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے۔

پر سب تو بہتر آدمی
کل خلقت کر دی اے خادمی
کیسے کوہ لوے کیسے جو لوے
بچیاں تو کھو کے چو لوے
اس اگے سک دا کون کو
سبحان ہو سبحان ہو

رزق دینے والا کون ہے؟ ﴿وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (البقرۃ: 212) آقا کا صحابی ہے میرے پاک نبی ﷺ کا پروانہ ہے اللہ کی قسم گھر میں ایک وقت کا آٹا نہیں۔ حضرات! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز نہیں، بچے بھوک کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں چولہے میں آگ نہیں جل رہی بھوک نے بے چین کر دیا ہے، ایسے پریشانی میں نکلتا ہے سمندری والے کہنا پڑے گا ایک گھر میں مرغے اور چرغے ہیں اور دوسرے گھر میں ایک وقت کا آٹا نہیں، کسی کو رزق زیادہ دے کر کسی کو کم دے کسی کا رزق کشادہ کر دے، مرضی تو اللہ ذوالجلال کی ہے یہ سنو ذرا دھیان سے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اے دنیا جہان کے لوگو! مرضی کا مالک اللہ ہے مولا فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ وَ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (السبا: ۳۹)

اللہ ذوالجلال کی مرضی کسی کو کم کسی کو زیادہ کسی کو زیادہ اور کسی کو کم دے کس کی مرضی ہے ،پھر بولو اللہ ذوالجلال کی ہیں اللہ کی قسم ہے ایک نے پچیس پچیس کلے گندم اور چاول بیجے ہیں دوسرے بھائے کے گھر میں ایک وقت کا آٹا نہیں یہ دروازے دروازے پر مانگتا پھرتا ہے مرضی کا مالک کون ہے؟ پھر بولو مرضی کا مالک کون ہے؟ اللہ ذوالجلال فرمارہے ہیں لوگو کسی کو زیادہ دوں کسی کو کم دوں مرضی میں رب کی چلتی ہے یہ تیرھواں پارہ قرآن ذرا دھیان سے سن لو مولا فرماتے ہیں اے دنیا جہان میں زندگی بسر کرنے والو۔

﴿اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ﴾ (الرعد: ٢٦)

کسی کو چاہوں دنیا میں زیادہ دے دوں کسی کو تھوڑا دے دوں، مرضی میں رب کی ہے۔

کِتے اگلے ڈنگ دی جڑ دی نہیں
کئی دیندے پھردے چھٹے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نیں
کِتے ٹانگے جو گے پیسے نیں
کئی چڑھ جہازی اُڈے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نیں
ہتھ لایا میلے ہندے کئی
کئی توے نالوں بیتے کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
کئی بہتے ہی کرما نوالے نیں
کتے لسی پین نوں لبھ دی نیں

کتے گتے دودھی پالے نیں
کتے سونا سونا سونا اے
کتے کناں وچ پان نوں والے نیں
کتے اگلے ڈنگ دی جڑ دی نیں
کئی دیندے پھر دے چھٹے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نیں

یہ بندہ پریشان ایسے بھوک کا ستایا ہوا باہر نکلتا ہے اس کی بیوی کرمانوالی نے وضو کر لیا سجدے میں جا کر رب سے دعائیں کرتی ہے یہ جنگل میں چلا گیا اس نے وضو کیا ہے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور خدا کے آگے رو کر کہتا ہے عرش والے بچے بھوکے ہیں، بیوی بھوکی ہے کئی دن ہو گئے کچھ کھانے کو نہیں ملا عرش والے رزق کا بندوبست فرما۔

اے لوگو! کعبہ کے رب کی قسم ہے غربت جیسی بیماری فاقے جیسی بیماری سے پناہ مانگا کرو اللہ کی قسم غربت کے ستائے لوگ آج اسپتالوں میں اپنے گردے نکال کر بیچ رہے ہیں۔

غربت کے ستائے لوگ اپنا خون نکال کر اسپتالوں میں بیچ رہے ہیں، غربت بڑی بُری موذی مرض ہے اگر اللہ کی قسم فاقہ آئے تو صبر کیا کرو اور دونوں جہانوں کے پیر ﷺ نے فرمایا: جو بھوکا رہ کر پیاسا رہ کر صبر کرے "الصبر عند الفاقہ" خودکشی کرنے کی ضرورت نہیں بھوکا رہ کر جو صبر کرتا ہے اللہ پاک کو یہ بندہ دنیا جہان سے پیارا لگتا ہے۔

میں بتانا چاہتا ہوں یہ جوان جنگل میں گیا اور جا کر دعا کرتا ہے عرش والے رزق عطا فرما اس کی بیوی گھر میں بیٹھ کر دعائیں کیے جا رہی ہے اس نے وضو کر لیا تندور میں آگ جلا دی مصلی بچھا لیا سجدے میں جا کر دعا کر رہی ہے کعبہ کے رب کی قسم ہے خاوند جنگل میں دعا کر رہا ہے، بیوی گھر میں، مانگ کس سے رہے ہیں بولو؟ کس سے مانگ رہے ہیں عرش والے رب سے مانگ رہے ہیں اور مانگتے مانگتے یہ بی بی سلام پھیرتی ہے اس نے سلام پھیرا ہے گھر

میں جو چکی ہے کعبہ کے رب کی قسم ہے خود ہی چلنا شروع ہو گئی، آٹا اُبھر اُبھر کر باہر نکل رہا ہے اس عورت نے برتن کپڑا بچھایا آٹا نکلتی جا رہی ہے اور برتن بھرتی جا رہی ہے اور یہ اُٹھ کر تندور کے قریب گئی جب تندور کے قریب گئی کیا دیکھتی ہے تندور روٹیوں سے بھرا پڑا ہے چکی بھی خود چل رہی ہے اللہ کی قسم! دانہ ڈالنے والا نظر نہیں آ رہا چکی چلتی جا رہی ہے آٹا بن بن کر باہر نکل رہا ہے، تندور روٹیوں سے بھرا پڑا ہے، بغیر اسباب کے حضرات! ان کو گھر میں روٹی دینے والا کون ہے؟ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ اِدھر گیا ہے اس بی بی نے ذرا دھیان سے سنا یہ آٹا اکٹھا کر رہی ہے تندور سے روٹیاں اُتاری جا رہی ہے اور خاوند واپس آیا رب کا شکر ادا کر رہا ہے صاحب دل نے کمال کر دیا ہے۔

ڈٹھا اس بندے گھر دے اندر غربت تھی آئی ہالہ
جنگل وچ پہنچ کے کرے دعاواں حق تعالیٰ
ڈٹھا اس بندے گھر دے اندر غربت تھی حالہ
جنگل وچ پہنچ کے کرے دعاواں اگے حق تعالیٰ
مرد گیا جد گھر دے باہر عورت صدقاں والی
گنڈھ چا عقیدہ صاف کیتا سوں اگ تندوری بالی
مڑ خود وی سجدے پے گئی کرن لگی دعائی
فضل تھی اپنے اللہ سانوں رزق پہنچائی
ویکھ اینیاں دا ایڈا توکل مولا کریم کمایا
کھلی کھلوتی چکی تائیں قدرت نال گھمایا
تھوڑے چر وچ نال آٹے دے بھر گیا اے گنڈھ سارا
بدلے صدق توکل داتا کرم کمایا بھارا
پڑھ بسم اللہ کڈھ تندوروں تبرتوں واتاوے
جتھوں لاوے نویاں لگن رحمت رب دی آوے

اس نے کیا کیا کہتی آٹا کہاں سے آرہا ہے اس نے چکی کا اوپر والا حصہ اٹھا دیا سائیڈ پر رکھ کر ساری چکی صاف کر لی، ساری بات آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے سامنے بیان کی گئی تو میرے آقا فرماتے ہیں عرش والے رب کے آگے جنہوں نے دعائیں کیں رب نے اُن کو رزق دیا اگر یہ عورت چکی اوپر والا حصہ نہ اٹھاتی اللہ کی قسم ہے یہ چکی قیامت تک چلتی رہتی اور اسی طرح آٹا نکلتا رہتا ان کو رزق دینے والا کون ہے؟

آخری گزارش اب سوال پیدا ہوتا ہے مولوی جی رزق دینے والا اللہ اور اگر کاروبار میں برکت کی ضرورت ہو کمی یا زدہ کی ضرورت ہو، نقصان ہو گیا ہے نفع ونقصان کا مالک اللہ ہے اگر برکت کے لیے کاروبار میں ترقی چاہتے تو پھر کیا کریں آؤ ایک اور بات نوٹ کرو اور بات کو ختم کریں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا ہے جو اللہ والا بندہ ہے اللہ پاک رحمتیں کر دیتا ہے برکت کے لیے نماز پانچ وقت با جماعت ضروری ہے۔ کوشش کیا کرو تہجد بھی پڑھا کرو کثرت سے توبہ استغفار کیا کرو کعبہ کے رب کی قسم ہے جو کثرت سے استغفار کرتا ہے اللہ ذوالجلال اُس کے کاروبار میں برکت ڈال دیتا ہے۔

حضرات! یہاں ہی بس نہیں میں بتانا چاہتا ہوں اگر کاروبار میں برکتیں چاہتے ہو کاروبار میں ترقی چاہتے ہو رزق میں برکتیں چاہتے ہو پھر اپنا توکل جیسے میں پیچھے کہہ چکا ہوں پرندوں کا توکل ہے ایسے توکل بھروسہ کر لو اللہ ذوالجلال تمہاری مدد کر دے گا۔ جب بھی عبادت کرو دل لگا کر کیا کرو عبادت دل لگا کر کیا کرو اگلی بات صلہ رحمی اتفاق واتحاد میں بھی برکت ہوتی ہے۔ اتفاق واتحاد، صلہ رحمی کیا کرو اللہ تمہارے کاروبار میں برکتیں ڈال دے گا۔

عبادت کرو دل لگا کر کیا کرو توکل، بھروسہ رب پر ہو اور رشتے ناطے جوڑا کرو صلہ رحمی کرو خدا کی قسم خدا تمہیں وہاں سے رزق دے گا جہاں سے تمہیں وہم وگمان بھی نہ ہو اور آخری گزارش کاروبار میں برکت چاہتے ہو عمر میں برکت چاہتے ہو۔ حضرات! رزق دینے والا اللہ ہے اگر برکت چاہتے ہو تو پھر ماں باپ کی دعائیں لیا کرو، آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا ہے جو ماں باپ کی دعائیں لیتا ہے خدا کی قسم ماں باپ کی خدمت کی وجہ

سے رب گناہ بھی معاف کرتا ہے عمر میں اور رزق میں بھی برکت ڈال دیتا ہے اس کی اگر میں مثال بیان کروں تو ٹائم کافی ہو جائے گا بات دور نکل جائے گی کاروبار میں برکت چاہتے ہو والدین کی خدمت ، صلہ رحمی ان شاء اللہ آئندہ میرا جمعہ ہوگا صلہ رحمی ، اتفاق واتحاد کی کتنی برکتیں ہیں اس حوالے سے صلہ رحمی میں کتنی برکت ہوتی ہے، تقویٰ سے اللہ کا ڈر، خوف یہ وہ چیزیں ہیں جن کی عبادت کی جائے دل لگا کر اللہ کاروبار، خزانے اللہ اپنے خزانوں میں سے بے شمار رزق عطا کرتا ہے اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانیت موت کے دروازے پر

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾

بیلی بیلی تے ہر کوئی آکھے
تے میں وی آکھاں بیلی
اُس ویلے دا کوئی نیئوں بیلی
تے جدوں جاسی جان اکیلی
دشمن مرے تے خوشی نہ کریئے
سجناں وی مرجانا
دشمن مرے تے خوشی نہ کریئے
سجناں وی مرجانا
اے دیگرتے دن گیا محمد
اوڑھک نوں ڈب جانا
تے دُکھی دی گل دُکھیا جانے
دُکھیے دی گل دُکھیا جانے
سُکھیے نوں کی خبراں
جن جیناں دے موت نے مارے
جن جیناں دے موت نے مارے
یاردو تک روندے قبراں

بس کرو نہ روؤں اُکھیّوں
بس کرو نہ روؤں اُکھیوں
تے کچھ نئیں لبھدا رُویا
جیندیاں تے دُکھ مُکدے نائیں
مُک جاندے نیں موئیاں

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کبریائی بڑائی، تعریفات اللہ رحیم کے لیے۔

بے شمار لا تعداد درود وسلام آقا دو جہان سرورِ کائنات امام اعظم امام دین رحمت اللعالمین جناب محمد ﷺ کی ذات اقدس کے لیے دوستو، بزرگو، ساتھیو، اللہ والو، نوجوان بھائیو!

الحمد للہ ثم الحمد للہ، تم احباب کی سہولت کے لیے ہمارے شہراوکاڑہ سے چل کر ہمارے بھائی ظفرسی ڈی سینٹر والے بھائی ظفرخود اوکاڑہ سے چل کر آئے ہیں آج کا خطبہ جمعہ ویڈیوسی ڈی ریکارڈنگ کے لیے اللہ بھائی ظفر کا آنا ان کا سفر کرنا اللہ پاک اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

میں جو بات کہنا چاہتا ہوں دور نہ چلی جائے، اے لوگو یہ دنیا فانی ہے یہ دنیا عارضی ہے باقی رہنے والی آخرت کی زندگی ہے آؤ آخرت کی تیاری کر لیں اور اس انداز سے زندگی گزاریں کہ میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا: کہ صبح، شام، دن رات اللہ کی رضا ورحمت کے لیے اللہ ذوالجلال اور آقا دو جہان کی اطاعت میں فرمانبرداری میں وقت گزر جائے۔ اللہ اکبر، اللہ آؤ ذرا اللہ کا قرآن بھی سن لو میں رب کا قرآن کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں غور فرمانا۔

اللہ ذوالجلال کا قرآن اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے فانی ہے یہ دنیا فانی ہے۔ باقی رہنے والی آخرت کی زندگی ہے فرمان خداوندی فرمایا اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ سوہنے محبوب اعلان کر دو اللہ فرماتے ہیں:

﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا o وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى o﴾ (الاعلیٰ: 16,17)

لوگو! اللہ کا قرآن اللہ ذوالجلال فرمارہے ہیں یہ دنیا کی زندگی عارضی زندگی ہے یہ فانی زندگی ہے باقی رہنے والی آخرت کی زندگی ہے، ہمیشہ ہمیشہ آخرت کو رہنا ہے یہ زندگی تو چار دنوں کی ہے یہ سنو ذرا اللہ کا قرآن ایک وقت آئے گا میں اور تم اپنا ٹائم گزار کر دنیا فانی کو چھوڑ کر چلے جانا ہے اللہ کا قرآن کس انداز سے اعلان کر رہا ہے فرمایا: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ اللہ ذوالجلال نے فرمایا: ہر ایک چیز نے فنا ہو جانا ہے۔ ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔"

﴿وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾

اللہ ذوالجلال فرما رہا ہے دنیا تو سب نے چھوڑ جانی ہے کامیاب وہ بندہ ہے جو دنیا جہان میں نیک عمل کرتا ہے ان کو پوری پوری جزا دی جائے گی اور کامیاب وہ لوگ ہیں جو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اللہ فرماتے ہیں۔ ﴿وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ اے لوگو! یہ دنیا عارضی ہے یہ دنیا دھوکہ ہے دنیا سب فراڈ ہے ایک وقت آئے گا میں اور تم نے یہ سفر ختم کر کے چلے جانا ہے، کیوں نہ ہم آخرت کے لیے کچھ کر لیں کیوں نا اس قبر کی تیاری کر لیں قرآن پاک کا اگلا مقام سن لو اللہ فرماتا ہے:

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ (طٰہٰ: ۵۵)

لوگو! اللہ ذوالجلال فرمارہے ہیں میں رب نے مٹی سے بنایا ہے ایک وقت آئے گا لوگو تم سب نے مٹی ہو جانا ہے پھر رب دوبارہ مٹی سے زندہ کرے گا۔

او مٹی دا کھلونا ٹوں
مٹی وچ جاوے گا

اک واری چلا گیا

مُڑ کے توں نہ آوے گا

آؤنا ذرا غور کرلو اللہ ذوالجلال کا قرآن رب کا قرآن دہائیاں دے دے کر کہہ رہا ہے لوگو!

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ٥﴾

(الرحمٰن: ۲۶، ۲۷)

او لوگو! ہر شے نے فنا ہو جانا ہے باقی تو رب کی ذات رہے گی ہر چیز نے ختم ہو جانا ہے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے رب کے فرشتے یہ ملائکہ ختم ہو جائیں گے انسان بھی ختم ہو جائیں گے ابلیس شیطان کو بھی موت آ جائے گی اور لوگو ایک ہی رب ذوالجلال عرش کا مالک تیرا رب ہی باقی رہے گا باقی سب نے ختم ہو جانا ہے۔

غور کرلو توجہ کرلو! اللہ ذوالجلال کا قرآن ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ یہ بڑی بڑی عمارتیں بڑے بڑے محل اور کوٹھیاں سب فنا ہو جائیں گی ایسے قیامت والے دن اُڑتی ہوئی نظر آئیں گی جیسے جناب یہ پینجا روئی کو باریک کر کے اُڑاتا ہے لوگو میں جو بات بتانا چاہتا ہوں جب میں اور تم سب موت کا مال ہیں یہ روزانہ ہزاروں جنازے دیکھتے ہو یہ جا رہے ہیں لیکن میں اور تم عبرت حاصل نہیں کرتے آؤ، نا ذرا ان کثرت اموات کو دیکھ کر ان جنازوں کو دیکھ کر اللہ ذوالجلال کا ڈر اور خوف پیدا کرلیں کہ سب نے اسی راستے سے چل کر جانا ہے اور موت نے ملاقات کر کے رہنا ہے اللہ کا قرآن سن لو، اٹھائیسواں پارہ میرے اللہ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٥﴾ (الجمعة: 8)

اللہ ذوالجلال فرما رہا ہے کائنات میں زندگی بسر کرنے والو جو ٹائم میں نے مقرر کر دیا ہے موت اس وقت تم سے ملاقات کر کے چھوڑے گی جتنا بھاگنا ہے بھاگ لو موت نے جانے نہیں

دینا۔

لگیا چھپیا جان نہ دیوے
تے دارو موت نہ کوئی
نسیاں بھجیاں جان نہ دیوے
تے دار وموت نہ کوئی
نسیاں بجیاں جان......

جتنا بھاگنا ہے بھاگ لو موت سے بھاگنا ایسے ہی ہے جیسے کسی لومڑی نے زمین کا قرضہ دینا ہو یہ ایک علاقہ چھوڑ کر بھاگتے بھاگتے دوسرے علاقے میں چلی جائے زمین بول کر کہے اے لومڑی میرا قرض دے دو، یہ پھر یہاں سے بھاگ جائے میلوں کا سفر طے کر کے کسی اور جگہ یہ بریک لگائے یہ جگہ زمین پھر بول کر کہے اے لومڑی میں نے تم سے قرضہ لینا ہے قرض دے دو آخر کار بھاگ بھاگ کر لومڑی مر جائے گی کہیں زمین کو کراس نہیں کر سکے گی اولوگو! ایسے ہی مثال ہے جتنا بھاگنا ہے بھاگ لو آخر اللہ ذوالجلال کی قسم ہے موت نے پنجے گاڑھ دیئے ہیں۔

ایہہ چار دیہاڑے کوئل واساں

اومن مرضیاں کرنے والو صبح وشام میرے رب کی نافرمانی کرنے والوا ے جوؤں کے اڈوں پر بیٹھ کر ٹائم گزارنے والو، تھیٹروں میں سینماؤں میں وقت گزارنے والو۔

ایہہ چار دیہاڑے کوئل واساں
اُڈک ایتوں جانا
کر لے کجھ فکر قبر قیامت
تے جیڑا ائی نت ٹھکانہ

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ اللہ ذوالجلال کا فرمان سن لو یہ فرمان خداوندی ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾ (العنکبوت: ۵۷)

اولوگو! موت کا پیالہ ہر ایک نے پینا ہے، جتنے نبی آئے ہیں اولیاء الرحمٰن آئے، بڑے بڑے نیک آئے، بڑے بڑے گنہگار آئے آخر کار اپنا ٹائم گزار کر چلے گئے۔

یہ بات سن لونسل انسانیت کے باپ ہیں میرے تمہارے پاک نبی جناب محمد ﷺ کے بھی باپ لگتے ہیں نسلِ انسانیت کے باپ، یعنی حضرت آدم علیہ السلام ہیں ایک وقت ایسا آیا موت قریب قریب ہے اور بابا جی آدم علیہ السلام اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اے میرے بیٹو! اولادوں والو بات ذرا دھیان سے سننا فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے میرے بیٹو جنت کا میوہ کھانے کو دل کرتا ہے جاؤ نا جنت میں سے کوئی پھل لے کر آؤ اور میری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی یہ بیٹے جنت کا میوہ لینے تلاش کے لیے چل پڑے ہیں۔ حضرات! ایک فرشتے سے ملاقات ہوئی تو رب کا فرشتہ کہتا ہے اے آدم علیہ السلام کے بیٹو، کدھر جا رہے ہو؟ تو بول کر کہتے ہیں بابا جی کو جنت کے میوے کی تلاش ہے، تو جنت کا میوہ پھل لینے کے لیے جا رہے ہیں فرشتے کہتے ہیں جاؤ جو کام ہونا تھا ہو گیا ہے اپنے ابا جی کے پاس تو جاؤ بیٹے دوڑ کر آئے حضرت آدم علیہ السلام انتقال کر چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتوں کی جماعت کو بھیج دیا ہے فرشتوں نے مل کر حضرت آدم علیہ السلام کو خود غسل دیا ہے ایک فرشتے نے آگے بڑھ کر امامت کروائی اس کے پیچھے ایسے فرشتوں کی صف بن جاتی ہے ملائکہ فرشتوں کے پیچھے انسانوں کی جماعت ایک فرشتے نے جنازہ پڑھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو لحد والی قبر بنا کر دفن کر دیا ہے اور اعلان کر دیا۔

اے نسلِ انسانیت سن لو، آدم کی اولاد سُن لو قیامت تک رب نے یہ قانون بنا دیا ہے اس طرح جب کوئی فوت ہو جائے دعائیں کر کے جنازہ پڑھ کر اُسے قبر میں الوداع کر دیا کرو، حضرات! میں جو بات بتانا چاہتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے گوندھ گوندھ کر بنایا جس کا مقام بہت اونچا ہے جو نسلِ انسانیت کا باپ لگتا ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے وہ بھی اس دنیا میں نہیں رہے تو پھر میں اور تم کس باغ کی مولی ہیں، ایک نبی موسیٰ علیہ السلام ہے، اللہ ذوالجلال کے نبی موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں رب سے ڈائریکٹ باتیں کرنے والے

رب سے ڈائریکٹ باتیں کرتے ہیں ایک وقت آیا عزرائیل آئے ہیں موسیٰ علیہ السلام جی آپ کی موت کا وقت قریب ہے تو کیا خیال ہے موسیٰ علیہ السلام نبی جلعلی طبیعت کے مالک ہیں رب کے فرشتے کو تھپڑ مار دیا۔ اللہ کے فرشتے کی آنکھ نکل گئی آنکھ کو ہتھیلی پر رکھا اور واپس اللہ کے پاس چلے جاتے ہیں کہتے ہیں عرش والے آپ کے نبی موسیٰ علیہ السلام نے یہ سلوک کیا ہے اللہ اگر موسیٰ علیہ السلام نبی آپ کا معزز نبی نہ ہوتا برگزیدہ نبی نہ ہوتا تو میں نے اُس کے ساتھ بڑی سختی کرنی تھی اللہ ذوالجلال فرماتا ہے جاؤ چلے جاؤ موسیٰ علیہ السلام نبی کے پاس اُسے جا کہہ دو، موسیٰ علیہ السلام نبی جی بیل کی کمر پہ ہاتھ رکھ دو جتنے بال نیچے آجائیں گے اُتنے سال میں رب زندگی بڑھا دوں گا اتنی عمر میں برکت ڈال دوں گا عزرائیل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آکر بات بنائی ہے۔

حضرات! ذرا دھیان سے سُن لینا اللہ ذوالجلال نے عزرائیل کی آنکھ بھی ٹھیک کر دی موسیٰ نبی کو آکر اللہ ذوالجلال کا فرشتہ عزرائیل علیہ السلام پیغام دیتا ہے تو رب کے نبی موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جب میں بیل کی کمر پہ ہاتھ پھیروں گا جتنے بال آئیں گے اتنے سال عمر گزارنے کے بعد پھر کیا ہوگا آواز آئی پھر ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ آخر موت کے آنا ہی آنا ہے، فرمایا پھر مجھے اور عمر کی ضرورت نہیں چلو میں تیار ہوں میری روح پرواز قابو کر لو موسیٰ علیہ السلام نبی کی روح پرواز ہو چکی ہے۔ لوگو میں جو بات بتانا چاہتا ہوں اللہ کا قرآن کیا کہتا ہے۔

﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ٥﴾ (الجمعة : 8)

اور لوگو! موت نے کسی کو جانے نہیں دینا۔

وڈے	وڈے	راجیاں	نوں
موت	نے	نیئں	چھوڑیا

جندے	اُتے	دل	آیا
اوہوں	پُھل		توڑیا
ہرے	ہرے	باغ	لکھاں
ہو	گئے	ویران	روئے
بندیا		جہان	اُتے
بندیا		جہان	اُتے
کری	نہ	گمان	اوئے

اولوگو دنیا جہان میں زندگی بسر کرنے والو، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے موت کسی کو ایک لمحہ بھی ٹائم نہیں دیتی یہ نہیں دیکھتی یہ آج ہی پیدا ہوا ہے یہ نہیں دیکھتی یہ چوہدری صاحب ہے یہ نہیں دیکھتی کہ یہ وقت کا وزیر اعظم ہے، یہ نہیں دیکھتی کہ یہ بہت بڑا لیڈر ہے یہ نہیں دیکھتی کہ یہ پردیش میں ہے اسے گھر جانے دوں اللہ ذوالجلال کی قسم یہ نہیں دیکھتی جب ٹائم لکھ دیا جائے ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا لوگ کہتے ہیں مولوی صاحب ایسے ہی کہے جا رہے ہو۔

ایہہ		جگ	مِٹھا
تے	اگلا	کنے	ڈِٹھا

میں کہتا تھا بکواس کرتے ہیں یہ بات ذرا دھیان سے سُن لیا کرو حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں رب کا نبی سلیمان علیہ السلام ہے رب کا نبی ہے ایک دن ایسے گزرتے گزرتے اولوگو نبی کیسا ہے جنات پہ حکومت سلیمان نبی کی ہواؤں پہ حکومت سلیمان علیہ السلام نبی کی پرندوں کی بولیاں سلیمان علیہ السلام نبی جانتا ہے ایک دن جا رہے ہیں چھ سات سال کا بچہ جال بچھا کر بیٹھا ہے، پاس ہدہد ہے یہ لڑکا ہدہد کا شکار کرنا چاہتا ہے سلیمان علیہ السلام نبی گزر رہے ہیں اے ہدہد ذرا دھیان سے یہ بچہ جال بچھا کر بیٹھا ہے یہ بچہ پھائی لگا کر بیٹھا ہے یہ لڑکا تمہارا شکار کرنا چاہتا ہے ہدہد ذرا دھیان سے کہیں اس لڑکے کے قابو میں نہ آ جانا، ہدہد زبان حال سے بولا کہتا ہے سوہنے

نبی گھبرانے کی کوئی بات نہیں جال تو مجھے بھی نظر آتا ہے یہ بچہ کھیل رہا ہے میں بچے کو کھلا رہا ہوں میں اس کے قابو نہیں آؤں گا اور لوگو رب کی مرضیاں قدرتیں پروردگار کی ہیں اچھا وقت گزرا ہے رب کا نبی سلیمان علیہ السلام واپس آ رہے ہیں دیکھتے کیا ہیں اُسی بچے نے ہدہد کو ہاتھ میں پکڑا ہے اور بچہ کھیل رہا ہے سلیمان علیہ السلام نبی کہتا ہے نہیں بتایا تھا نا یہ لڑکا تمہارا شکار کرنا چاہتا ہے ہدہد تم فضا میں اُڑتے ہوئے زمین پہ نظر مار کر پانی کہاں قریب ہے کتنا دور ہے بتا دیتے ہو آج تمہیں زمین پہ پڑا جال نظر نہیں آیا ہدہد نے بات سنی ہچکیاں لے کر ذرا ذرا رونے لگتا ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں رو کر کہتا ہے اے رب کے نبی سلیمان علیہ السلام "اذا جاء مع البصیر" سوہنے نبی جب تقدیر آ جائے جب ٹائم ختم ہو جائے اللہ کی قسم پھر نظر کچھ نہیں آتا جب ٹائم ختم ہو جائے کہتے ہیں بلا لو اُسے بلا لو فلاں کو بلا لو مولوی کو بلا لو، ڈاکٹر کو بلا لو جانے والا چار دن کوئی اور زندگی گزار جائے حکیم آئے بڑے بڑے ڈاکٹر فلاسفر آئے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے نبض ہاتھوں میں ہی رہ جاتی ہیں لاکھوں کوششیں کرنے والے لاکھوں علماء دم کرنے والے جانے والے کو ایک دن تو دور کی بات ہے ایک گھنٹہ تو دور کی بات ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں روک سکتے ہدہد بھی یہی بات کہتا ہے جب ٹائم آ جائے تقدیریں آ جائیں پھر نظر کچھ نہیں آتا۔

او نبضاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
نبضاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
گولی موت والی سینے وچ ٹھک جانی
جدوں چابی عمر دی مک جانی
گھڑی چل دی چل دی رُک جانی
تیرے کم پلیکھے وچ رہن جانے
تیرے کم ......

سمندری والو!

تیرے کم پلیکھے وچ رہ جانے
تیرے کوٹ اُمیداں دے ٹھہ جانے
تیرے کوٹ امیداں دے ٹھہ جانے
نبھاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
جدوں موت والی گولی سینے وچ ٹھک جانی
سُنّے محل تے ماڑیاں چھڈنے نی
جھنڈے وچ اُجاڑاں جاگڈنے نی
دودھ مکھنی پلیا تے بھلوانا
تنگ ملکاں نوں جھ سُک جانی
چاچے تائے تے ماں پیو روندے پے
سورے سالے وی بوجیاں کھون پے
چاچے تائے تے ماں پیو رون پۓ

کہتے ہیں اس کی کونسی عمر تھی ابھی تو اس نے جوانیاں دیکھنی تھیں ابھی کونسی عمر تھی دنیا سے چلا گیا ہے لوگ کہتے ہیں۔ حضرت علامہ حبیب ملت محبوب کہاں ہے حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ ابھی کونسی عمر تھی اللہ ذوالجلال کی قسم ہے قسمت کی بات مقدروں کا سودا ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے دھماکہ لاہور ہوتا ہے وفات ریاض میں اور جنت البقیع میں دفن ہیں پاک محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہے لوگ کہتے ہیں چاند جیسے چہرے والا، شیر جیسی گرج والا کامونکی کا نوجوان یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ ابھی کونسی عمر تھی کہ جوانی میں ہی چلا گیا ہے لوگ کہتے ہیں یہ قصور کا نامور خطیب ملک میں بڑی شہرت حاصل کرنے والا اور لوگو بڑا میٹھا اور پیارا خطیب مولانا شریف اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ابھی کونسی عمر تھی جوانی میں ہی چلے گئے میں کہتا ہوں بھائیو بات ٹھیک ہے پر رب کا قرآن کیا کہتا ہے۔ ﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ﴾

جو ثائم اللہ ذوالجلال نے لکھ دیا ہے اُس وقت موت ملاقات کر کے رہے گی۔

چاچے تائے تے ماں پیو رون پے
چاچے تائے تے ماں پیو رون پے
سورے سالے دی بوجیاں کھون کے
بھائی آکھن ساڈی اج بانہہ بھج گئی
کر بڈھرے باپ دی ٹھک جانی
جُدوں چابی عمر دی مک جانی
صمصام نہ موت وسالوئی
صمصام نہ موت وسار پئی
کہتے قرآن حدیث نہ چھوڑ ہئی
بس آ آ آ گئی ہن آگئی
بس آ آگئی ہن آگئی
آہ آہ وچ جندھڑی مک جانی

میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ دا غلام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انسانیت موت کے دروازے پر موت کے فرشتے سے ملاقات ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پانچ ہزار تین سو چھیتر حدیثوں کا راوی ہے ایسے آخری وقت ہے موت کے بستر پر لیٹے ہیں تو ساتھی آئے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ زارو قطار روئی جا رہے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہچکیاں نکلیں ساتھی کہتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یار کیوں رو رہے ہو تمہارا مقام تو اللہ ذوالجلال نے بڑا بلند کیا ہے تمہیں آمنہ کے لعل ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کا اللہ نے موقع دے دیا ہے، اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیوں روتے ہو فرماتے ہیں۔ آخرت کا سفر بڑا لمبا ہے نیکیوں والا زادِ راہ بہت تھوڑا ہے انجام جنت یا جہنم مجھے نہیں پتہ انجام کیا ہوگا میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کا ساتھی، لوگو کہتا ہے: ﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا﴾ یہ دنیا عارضی، باقی رہنے والی آخرت کی زندگی ہے پتہ نہیں کیا بنے گا اس

لیے میں رو رہا ہوں۔

اج سجن ساتھی بیلی چھڈی جانا واں
جندے وچ رہنا ساں او حویلی چھڈی جاناواں

یہ تمہاری ساری کوٹھیاں یہیں رہ جانی ہیں عمارتیں یہیں رہ جانی ہیں پتہ نہیں کفن بھی نصیب ہونا ہے یا نہیں یہ دیکھو نا میرے نبی ﷺ کا غلام۔

اج سجن ساتھی بیلی چھڈی جانا واں
جندے وچ رہنا ساں او حویلی چھڈی جاناواں
اللہ جانے ساڈے نال اگے کی ہونا اے
بہہ کے میرے کول فیئر ساریاں نے رونا اے
مُکے جدوں ساہ میرے
مُکے جدوں ساہ تیرے مٹی دا تو ہونا اے
بہہ کے تیرے کول فیئر ساریاں نے رُونا اے

میرے پاک نبی ﷺ کا غلام عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آخری وقت ہے۔

فوجیوں کو بلایا میرے سپاہیو! میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کیا میں نے تمہارے ساتھ کوئی حسنِ سلوک کیا یا کوئی نہیں؟ کہتے ہیں بالکل حسن سلوک کیا ہے کہتے ہیں پھر میری ایک بات مانو یہ موت میرے سر پر کھڑی ہے موت مجھے دبوچنے لگی ہے اللہ کا واسطہ ہے آگے بڑھ کر موت کو میرے سر سے پیچھے ہٹا دو۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے نبی ﷺ کے غلام نے یہ بات کی سارے سپاہی حیران رہ گئے کہتے ہیں عمرو بھائی اللہ کی قسم موت کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے موت کو پیچھے کون ہٹا سکتا ہے یہ رب کی مرضیاں ہیں اور عمرو دیوار کی طرف منہ کر کے چارپائی پر لیٹے ہیں اے سمندری کے شہزدے اللہ تمہاری جوانی کو سلامت رکھے، طالب علم کی بات ذرا دھیان سے سُن لو رب کی عظمت کو گواہ بنا کے بات کرنے لگا ہوں دیوار کی طرف منہ کر کے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ زار و قطار روئی جا رہے ہیں تو بیٹا عبداللہ قریب آ گیا ہے ابا جان

بات کیا ہے کیوں رو رہے ہو تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آنسو ہی نہیں رُکتے آنسو رُکتے ہی نہیں، اے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کیا تمہیں یاد نہیں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے جنتی آپ کو جنت کی بشارتیں دی ہیں ابو بھول گئے ہو کیوں رو رہے ہو تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سمندری والو جو بات کہتا ہے دھیان سے سن لو کہتے ہیں بیٹا بات سن لو دیگر لوگ بھی کہاں بیٹھے ہیں بیٹے سے کہا بیٹا بات سن لو، تین مرحلے میری زندگی میں بڑے عجیب آئے ہیں۔ پہلا وقت وہ مرحلہ جب میں حالت کفر میں تھا تو میں ابھی اسلام لے کے نہیں آیا تھا اگر میں اسی حال میں مر جاتا تو جہنم کا بالن بن جاتا تھا تو دوسرا وہ مرحلہ جب میں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیعت کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حتنا پیر محبوب کے ساتھ ہے تو ادب کی وجہ سے کوئی بندہ مجھے پوچھے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یار نبی کا چہرہ بیان کروا اللہ کی قسم میں چہرہ بیان نہیں کر سکتا تھا میں اسی وجہ سے یہ ادب کا تقاضا ہے میں نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آج تک اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا نہیں جب آقا سامنے آتے تو میں ایسے نظریں نیچی کر کے کھڑا ہو جاتا ایک وہ وقت تھا اگر میں اُس وقت فوت ہوتا تو مجھے اُمید تھی کہ میں جنت میں چلا جاتا آقا ﷺ چلے گئے پھر ہم نے اونچ نیچ بھی کی اب پتہ نہیں اب موت آ رہی ہے اب میں جانتا نہیں پتہ نہیں مقام جنت ہے یا انجام جہنم ہے اس بات کا نہیں پتہ، ڈھائی مار کر رو پڑا اور اپنے بیٹے عبداللہ سے کہتا ہے بیٹا عبداللہ بات ذرا دھیان سے سن لو۔ سمندری والو! جب کوئی بندہ دنیا سے جاتا ہے صدمہ تو سجنوں کو بھی ہوتا ہے صدمہ تو رشتہ داروں کو بھی ہوتا ہے لیکن جو صدمہ جوان بیٹے کو باپ کا ہوتا ہے اللہ کی قسم ہے وہ صدمہ عام کسی بندے کو نہیں ہوتا ہے دعا کیا کرو۔ جن کے ماں باپ دنیا میں زندہ ہیں اللہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جن کے فوت ہو گئے رب دعائیں کرنے کی ہمت عطا فرمائے اگر اندازہ لگانا ہے اُس بھائی کو پوچھ لو، جس کا باپ دنیا میں کوئی نہیں اگر دُکھ کا اندازہ لگانا ہے اُس میری بہن سے پوچھ لو جس کی ماں دنیا میں نہیں اگر دُکھ کا اندازہ لگانا ہے تو اس بابا سے پوچھ لو جس کا بیٹا جوانی

میں دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے اللہ کی قسم ہے دُکھی بندے کا منٹ بھی پہاڑ جیسا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں بیٹا اے بیٹے عبداللہ بات سن لو، میں تو جا رہا ہوں لیکن میری چند نصیحتوں پر غور کرنا جب میرا جنازہ جائے تو میرے جنازے پر بین کرنے والیوں کو نہ لے جانا بین کرنے والوں پہ میرے آقا نے لعنت فرمائی ہے۔

واری واری لوکاں مینوں
واری واری لوکاں مینوں
کندھیاں تے چکنا

لوگو! قسمت کی بات ہے پچھلے دن سعودیہ میں ایک نوجوان کی موت ہوئی ہے اس کے اہل وعیال بڑی کوشش کے باوجود لاش نہیں آ پائی اُس کو وہاں دفن کر دیا گیا تو مجھے ایک بھائی کہنے لگے قاری صاحب دل کی حسرت باقی رہ گئی اپنے بھائی کا میں آخری دیدار نہیں کر سکا کہیں بیوی کونے میں لگ کر روتی ہے میں اپنے سر کے تاج کا آخری دیدار نہیں کر سکی یار سجن چیخیں مارتے ہیں ہمیں آخری کندھا بھی نصیب نہیں ہوا، لوگو! یہ مرضیاں تو رب کی ہیں وہ چاہے تو کندھا نصیب ہو نہ چاہے تو پتہ نہیں موت کس جگہ پر آ جاتی ہے۔

واری واری لوکاں مینوں
واری واری لوکاں مینوں
کندھیاں تے چکنا
اُس ویلے گھر فیئر رکھ وی نہیں سکنا
کِنا وی بچے آخر مٹی تھلے آنا اے
بہہ کے میرے کول فیئر ساریاں نے رونا اے

عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیٹے بات سن لو میری میت کے ساتھ بین کرنے والی نہ جائیں بیٹا بات سن لو۔ جب میں دنیا سے جاؤں اے بیٹے میری قبر پہ آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا، زور زور سے تیزی کے ساتھ میری قبر پر مٹی نہ ڈالنا آہستہ آہستہ میری قبر پر مٹی کو ڈالنا، بیٹے

میری اگلی بات بھی سُن لو، جب تم مجھ پہ مٹی کو ڈال لو تو بیٹا بات سُن لو، میرے جنازے کے ساتھ آگ کو بھی نہ لے کر جانا، کیوں آگ سے آمنہ کے لعل ﷺ نے پناہ مانگی ہے جنازے کے ساتھ قبرستان میں آگ نہ لے کر جانا قبرستان میں بیٹھ کر سگریٹ پینے والو حقہ پینے والو میرے نبی ﷺ نے قبرستان میں آگ لے کر جانے سے منع فرمایا ہے عمر بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو یہ نصیحتیں کر رہے ہیں کہتے ہیں بیٹے جب مٹی ڈال لو پھر ہاتھ اُٹھا کر تم میرے لیے ثابت قدمی کی دعا کرنا اتنی لمبی دعا کرنی ہے میرے بیٹے جیسے کہ ایک اونٹ کو ذبح کر لیا جائے اُس کا گوشت بنا لیا جائے پھر اونٹ کا گوشت پورے محلے میں تقسیم کر دیا جائے جتنا وقت ایک اونٹ کو ذبح کرنے میں اور اس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگ جاتا ہے اتنی دیر تک میرے بیٹے میری قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا اپنے بیٹے کو یہ چند باتیں کر کے لوگو بات سن لو، آخری ہچکی لی تو بیٹا عبداللہ کیا کہتا ہے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ بیٹا بھی میرے آقا کا صحابی ہے باپ بھی صحابی ہے تو کہتے ہیں ابا جان موت کی کیفیت بیان کر دو ابو جی موت کی کیفیت ہی بتا دو تو ٹھنڈی سانس لی بیٹا موت نا قابل بیان ہے موت کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا میں صرف اشارہ کر دیتا ہوں۔ اے عبداللہ ایسے لگتا ہے جیسے آسمان ٹوٹ کر زمین پر آ گیا ہو میں آسمان و زمین کے درمیان پس رہا ہوں۔ عبداللہ ایسے لگتا ہے جیسے میری گردن پہ بہت بڑا پہاڑ رکھ دیا ہو عبداللہ ایسے لگتا ہے جیسے میرے پیٹ میں کھجور کے کانٹے ڈال کر دبایا جا رہا ہو۔ عبداللہ ایسے لگتا ہے جیسے میری روح کو سوئی کی نوک میں سے گزارا جا رہا ہے آخری ہچکی لی دونوں ہاتھ اُوپر کو اٹھائے عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے، لوگو! یہ نبی ﷺ کا غلام ہے ایسے ہاتھ کر کے مُٹھی کو زور سے بند کر لیا ہے اور کہتے ہیں عرش والے رب میں گنہگار ہوں میں پاپی ہوں آپ کی نافرمانیاں کر بیٹھا ہوں اللہ معاف کر دے یا اللہ میں طاقتور بھی نہیں کہ غالب آ سکوں اگر آپ کی رحمت نہ ہوئی تو یا اللہ میں برباد ہو جاؤں گا تین بار کہتے ہیں۔ ''؟لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہاتھ ایسے آہستہ آہستہ زمین پر گر جاتے ہیں رُوح پرواز کر گئی۔ ''انا للہ وانا الیہ راجعون۔''

اک دن سانواں والی اے ڈور ٹٹ جاوے گی
فیئر اس زندگی دی گل مک جاوے گی
اک دن سانواں والی اے ڈور ٹٹ جاوے گی
فیئر اس زندگی دی گل مک جاوے گی
ہو کے چُپ چاپ بُوا اکھیاں در فیل ٹونا اے
بہہ کے فیئر میرے کول ساریاں نے رونا اے
گھر گھر گلاں میری موت دیاں ہونیاں
گھر گھر گلاں تیری موت دیاں ہونیاں
ویکھ ویکھ اکھاں تیری سب ریاں رونیاں
کفن دے وچ مکھ تیرا لکونا اے
بہہ کے میرے کول فیر ساریاں رونا اے

آؤ نا ذرا اللہ کا قرآن بھی سن لو۔ اللہ کی قسم ہے بڑے بڑے آئے ٹائم گزار کے چلے گئے۔ میرے تمہارے نبی ﷺ کی باری آئی ہے دل کرتا ہے قرآن پاک کے دو چار مقامات پڑھ لوں دل کی بنجر زمینیں اللہ کے قرآن کے پانی سے سراب کر لو میرے نبی ﷺ کی باری آئی اللہ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ کہیں فرمایا: ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ میرے نبی ﷺ کی باری آئی ہے رب کا قرآن بول بول کر کہتا ہے اللہ فرماتا ہے:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ۝﴾ (آل عمران : ۱٤٤)

اور ترجمہ سن لو!

نہیں موت کسے نوں چھوڑ دی جے

نہیں موت کسے نوں چھوڑ دی جے
چُن چُن کے کلیاں توڑ دی جے
مُکھ پیاریاں ولوں موڑ دی جے
پڑھو لا الہ الا اللہ......

ہمیشہ زندہ رہنا ہوتا تو آمنہ کے لعل ﷺ رہتے جب آقا ہی نہیں رہے، ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم کہاں ہیں بتاؤ مجھے سمندری والو یہ محبوب تھے۔ حضرت علامہ ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں بتاؤ مجھے توحید کی آوازیں بلند کرنے والا شرک وبدعت کی جڑیں کاٹنے والا بتاؤ مجھے حافظ عبداللہ شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں بتاؤ مجھے مولانا شریف اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہے بتاؤ مجھے شیخ القرآن خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہے بتاؤ مجھے مولانا عبدالقادر روپڑی کہاں ہیں بتاؤ مجھے مرکزی جمعیت کے سرپرست سابقہ رکن قومی اسمبلی مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں بتاؤ مجھے کہاں ہیں بڑے بڑے علماء اور چلو اوکاڑہ کے شاعر اسلام مولانا عبدالوحید ربانی کہاں ہیں۔

نہیں موت کسے نوں چھوڑ دی جے
چُن چُن کے کلیاں توڑ دی جے
مُکھ پیاریاں ولوں موڑ دی جے
پڑھو لا الہ الا اللہ......
رکھ یاد قبر دیاں کندھاں نوں

قبر کی دیواروں کو ہمیشہ یاد رکھا کرو

رکھ یاد قبر دیاں کندھاں نوں
بُھل نہ جائی کفن دیاں بندھاں نوں
چھڈ جانا ائی زن فرزنداں نوں
پڑھو لا الہ الا اللہ......

لوگو یہ دنیا فانی ہے آخرت کی تیاری کر لو اس انداز سے جاؤ کہ رب راضی ہو جائے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے آخرت کی گھاٹی یہ سب سے مشکل قبر ہے قبر میں کامیاب عملوں سے ہوں گے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کی پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بچوں کو پاس بٹھایا ہے میرے بیٹوں میری بیٹیوں آج امی امی کہہ لو ایسے لگتا ہے جیسے میں نے دنیا ہی چھوڑ جانا ہے، حسن، حسین کو سینے سے لگایا بیٹی زینب، ام کلثوم کو سینے سے لگایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا اے فاطمہ! خود بھی روئے جا رہی ہو اور بچوں کو بھی رلائے جاتی ہو بات کیا ہے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے علی رضی اللہ عنہ یہ دنیا فانی ہے باقی رہنے والی آخرت کی زندگی ہے ایسے لگتا ہے جیسے میں نے آج اپنے پاک باپ محمد ﷺ سے ملاقات کر لینی ہے لوگ کہتے ہیں قاری جی ایک فوت ہو گیا نیک تھا دوسرا فوت ہو گیا نیک کیا روح کی ملاقات ہوتی ہے تو بات سُن لو میرے آقا جب دنیا سے گئے تو فرمایا بیٹی فاطمہ میرے گھرانے میں سب سے پہلے تمہاری ملاقات مجھ سے ہوگی اور لوگو نیک جنتی روحیں آپس میں ملاقات کیا کرتی ہیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے علی رضی اللہ عنہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ آپ نے خود ہی پڑھانا ہے غسل بھی خود دینا اور دفن مجھے رات کو کرنا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے۔

اس سوال کے جواب کو بھی سن لو عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے اس سوال کا جواب بھی سن لو عورت کی سب سے بڑی خوبی کونسی ہے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے علی عورت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کوئی عورت کسی نامحرم بندے کو نہ دیکھے اور نہ کوئی غیر محرم اس عورت کو دیکھے یہ سب سے بڑی خوبی ہے لوگو! ایک جنازہ رات کو گیا بقیع قبرستان ہے اور کسی قبر کے ساتھ مخاطب ہو کر کہا اے قبر پتہ ہے آج کون آئی ہیں ام الحسنین ہے زوجہ علی المرتضیٰ ہے یہ تو دونوں جہانوں کے پیر کی بیٹی ہے جنتی عورتوں کی سردار آئی ہے تمہیں پتہ ہے قبر سے مخاطب ہو کر کہا اور کسی صاحب نے ترجمہ کیا۔

اے قبریں تو جان دی نئیوں

اے میت کِس دی آئی
اے قبریں تو جان دی نیوں
اے میت کس دی آئی
اے ہے بیٹی پاک رسول اللہؐ دی
حسن، حسینؓ دی مائی
طرفوں قبروں آیا آوازاں
طرفوں قبروں آیا آوازاں
سُن تو میرے بھائی
حسب نسب دی لوڑ نیئں مینوں
حسب نسب دی لوڑ نیئں مینوں
ایتھے عملاں نال رہائی

قبر میں عملوں کے ساتھ رہائی ملتی ہے یہ روزانہ تمہیں آوازیں دے رہی ہے، آقا فرماتے ہیں جب نیک بندہ دنیا سے جاتا ہے قبر کی حد نگاہ خراب ہو جاتی ہے سوالوں کے جواب پوچھتا ہے منکر اور نکیر اور کہتا ہے ہٹ جاؤ ایسے لگتا ہے جیسے میری عصر کی نماز لیٹ ہو رہی ہے اس کا بچھونا جنت کا، اس کا اوڑھنا جنت کا اور نافرمان لچا لفنگا جب دنیا سے جاتا ہے قبر اس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے۔ حافظ لکھوی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قبر اسے مروڑتی ہے۔

قبر مروڑے جیویں کوہلوں مروڑ دا
گنے ریاں ہڈیاں جیویں ویلنا تروڑ دا
سب کچھ توڑے پلے کجھ وی نیئں چھوڑ دا
جے سانوں بچاوے اللہ سائیں

دعا کیا کرو اللہ عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

لوگو! اس قبر کی تیاری کر لو اس انداز سے دنیا سے جاؤ کہ عرش والا رب راضی ہو جائے

قبریں تمہیں سلامتیاں ملیں موت کے فرشتے تمہیں مبارکیں دیں اللہ اکبر کبیرہ! ایک صاحب دل تڑپا دیتا ہے اور بڑی پیاری بات کرتا ہے قبر آوازیں دے کر کہتی ہے۔

اک دن آنا اے او ویلا
تیرا میرا ہووے گا میلہ
اک دن آنا اے او ویلا
ہووے گا تیرا میرا میلہ
اک دن ہونی اے اخیر
آوے گا بن کے فقیر
چھڈ کے دنیا دی جاگیر
جد بانہہ موت نے پھڑی
کہندی قبر غافلاں
دنیا گھڑی دی گھڑی
ایتھے بیٹھ نئیں رہنا
آخر میرے وچ آنا
ایتھے بیٹھ نئیں رہنا
آخر میرے وچ آنا
ایتھے بیٹھ نئیں رہنا
آخر میرے وچ پینا
ماس کیڑیاں نے کھانا
ایڈا مان نہ کری
کہندی قبر غافلا وے
دنیا گھڑی دی گھڑی

تینوں بیٹھ سمجھانواں
میریاں سخت نے سزاواں
ستر قدم ہٹ کے آواں
میں ہڈی چھڈر نہ ذری
کہندی قبر غافلاں دے
دنیا گھڑی دی گھڑی

بات ختم ہوتی کروں۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾ اے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کے غلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں امی عائشہ رضی اللہ عنہا سرہانے بیٹھی ہیں اور بات سن لو ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سرہانے بیٹھی ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری وقت ہے "الموت قدح كل نفس شاربه والقدر باب كل نفس داخلوه" لوگو موت ایسا پیالہ ہے ہر ایک نے پینا ہے قبر ایسا دروازہ ہے ہر ایک نے گزر کر جانا ہے اور بات سن لو قبر ایسا دروازہ ہے ہر ایک نے اکیلے اکیلے گزر کر جانا ہے۔

کلاں ایتھے آیا اے
تے کلاں ایتھوں جانا ائی
دھیاں پتراں تیریاں نیں
کم نئیں آنا ائی
مان کاہوں کرنا اے
حُسن تے جوانی دا
زندگی اے تیری جیویں
بلبلہ اے پانی دا
قبر نوں اڈیکاں روز
رہندیاں نے تیریاں

موت تیرے گھر روز
مار دی اے پھیریاں
زندگی دے تیری جیویں
بُلبلہ اے پانی دا
بندیا اے مٹی دیاں
سانجھاں دی نے تیریاں
قبرنوں اڑیکاں نت
رہندیاں نے تیریاں

بات ختم ہوتی کروں امی عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر کے سرہانے بیٹھی ہیں ابوبکر گیارہ لاکھ مربع میل کا حکمران دنیا سے جارہا ہے، دونوں جہانوں کے پیر کا سسر بھی لگتا ہے اٹھارہ مرتبہ جنت کی بشارت بھی لینے والا ، ابوبکر امی عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگ پڑیں میرے پاک نبی ﷺ کی زوجہ ابوبکر کی لختِ جگر مومنوں کی اماں جان رو رہی ہیں بوڑھا ابوبکر کہتا ہے اے بیٹی عائشہ بیٹی کیوں رو رہی ہو کیوں روئی جا رہی ہو عائشہ رضی اللہ عنہا روئی جا رہی ہے بوڑھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سینے سے لگایا اولادوں والو! بیٹیوں والو! بیٹیوں کا صدمہ بڑا عجیب ہوتا ہے بیٹیوں کے دُکھ ماں باپ بھلا نہیں سکتے یہ بات ذرا دھیان سے سن لو میرے پاک نبی ﷺ کا غلام ابوبکر کہتا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا بات کیا ہے کیوں رو رہی ہو، اور بات سننا میرے ابوبکر کو عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے بابا آج نبی کا سسر جارہا ہے کائنات کا خلیفہ ابوبکر دنیا سے جارہا ہے آج عائشہ رضی اللہ عنہا کا ابوبکر رضی اللہ عنہ جارہا ہے وقت کا حکمران دنیا سے جارہا ہے، ابو جو بات میں بتانا چاہتی ہوں جس بات نے آج مجھے رُلا دیا ہے بابا اللہ کی قسم ہے نہ گھر میں نیا کفن موجود ہے نہ کفن کے لیے پیسے موجود ہیں تو ابوبکر کہتے ہیں میری بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا میری بات سن لو رب ذوالجلال کی عظمت کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ کیوں بیٹی کفن نیا ہو تو کیا ہے بیٹی کفن پرانا ہو تب کیا ہے بات تو عملوں سے بنی ہے بیٹی بات سن لو کفن پرانا ہو تب کیا ہے کفن نیا ہو تب کیا ہے بات تو عملوں

سے بنی ہے کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹی آج کونسا دن ہے فرمایا ابو جی آج سوموار کا دن ہے اور کہتے ہیں آقا دنیا سے کب گئے دن سوموار کا تھا ابوبکر کہتے ہیں عرش والے آج دن سوموار ہے آقا بھی آج گئے ہیں دل کرتا ہے آج مجھے میرے آقا محمد ﷺ سے ملاقاتیں کروادیں عرش والے، آج مجھے بلالو۔

سمندری والو! دو چار منٹ کے لیے اپنے دماغ کو میری زبان کی نوک سے جوڑو، پتے کی بات بتاؤں دل کرتا ہے آج تمہارے کلیجے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر انگلیوں میں پرو کے نبی علیہ السلام کے یاروں کی باتیں سمجھا دوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج دن سوموار کا عرش والے مجھے آج ہی بلالو اور بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا قریب بیٹی ہے ایک وقت وہ یاد کرو جب میرے آقا دنیا سے گئے دن سوموار کا، ابوبکر دنیا سے گئے دن سوموار کا آقا جب دنیا سے گئے عمر تریسٹھ سال ابوبکر آج دنیا سے جارہا ہے عمر تریسٹھ سال ہے۔ آقا دنیا سے گئے۔

سمندری والو! اللہ ذوالجلال کی قسم ہے سرہانے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں آج ابوبکر رضی اللہ عنہ جارہے ہیں سرہانے امی عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں آقا جناب محمد ﷺ جب دنیا سے گئے سرہانے امی عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں ابوبکر جارہے ہیں سرہانے عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہے رب نے کیسا میل ملا دیا کیسا جوڑ جوڑ دیا، میرے پاک نبی ﷺ جب دنیا سے گئے۔ حضرات! ذرا غور فرماؤ دونوں جہانوں کے پیر ﷺ کو چودہ دن پہلے بخار ہوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی چودہ دن پہلے بخار ہوا یہ غور فرمانا توجہ فرمانا، دونوں جہانوں کے پیر جب دنیا سے گئے چودہ دن پہلے بخار ہوا، ابوبکر دنیا سے گئے چودہ دن پہلے بخار ہوا، میرے پاک نبی ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے نماز پڑھانی چھوڑ دی، صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے پانچ دن نماز پڑھانی چھوڑ دی میرے آقا نے آخری جماعت نماز مغرب پڑھائی، صدیق رضی اللہ عنہ نے آخری نماز، نمازِ مغرب پڑھائی، او لوگو میرے پاک نبی ﷺ کی بیٹی زینب پہ ظلم ہوئے، صدیق کی بیٹی اسماء پر ظلم ہوئے، میرے پاک نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہ نے چکی پیسی صدیق کی بیٹی اسماء نے چکی پیسی، میرے پاک نبی کے نواسے حسین کو شہید کیا گیا صدیق کے نواسے

عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا میرے پاک نبی ﷺ کے نواسے حسین ابن علی کو خلافت کے معاملے میں شہید کیا گیا صدیق کے نواسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے معاملے میں شہید کیا گیا میرے نبی کے نواسے کو کوفیوں نے شہید کیا صدیق کے نواسے کو شامیوں نے شہید کیا میرے آقا کے نواسے کی شہادت کے بعد گردن کاٹ دی گئی صدیق کے نواسے کو شہید کرنے کے بعد گردن جسم سے الگ کر دی گئی۔ او لوگو! میرے پاک نبی ﷺ جب دنیا سے گئے دو سال پہلے زہر دیا گیا، ابوبکر دنیا سے گئے دو سال پہلے آپ کو بھی زہر دیا گیا میرے نبی ﷺ کو زہر یہودیوں نے دیا، صدیق کو زہر یہودیوں نے دیا میرے نبی ﷺ کو زہر دینے والی ایک عورت ہے صدیق کو زہر دینے والی ایک عورت ہے میرے پاک نبی ﷺ جب دنیا سے گئے دن سوموار کا صدیق دنیا سے گئے دن سوموار کا۔ میرے پاک نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنے مصلے پر اس کو کھڑا کیا جس نے خلیفہ بننا ہے ابوبکر نے اپنی زندگی میں مصلے پر اس کو کھڑا کیا جس نے خلیفہ بننا ہے میرے پاک نبی ﷺ کے دو داماد عشرہ مبشرہ، صدیق کے دو داماد عشرہ مبشرہ، میرے پاک نبی ﷺ نے آخری وقت مسواک کو پسند کیا، صدیق نے آخری وقت مسواک کو پسند کیا۔

میرے پاک نبی ﷺ کو امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک چبا کر دی، صدیق کو مسواک امی عائشہ نے چبا کر دی۔ آقا جب دنیا سے گئے گود عائشہ کی سر نبی پاک ﷺ کا، صدیق رضی اللہ عنہا دنیا سے گئے گود عائشہ کی سر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد میرے پاک نبی ﷺ کا جنازہ جس چارپائی پہ گیا اُسی چارپائی پر جنازہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گیا جس چارپائی پہ چادر مصطفیٰ پہ جو چادر ڈالی گئی وہی چادر صدیق پہن کر حجرہ عائشہ میں آپ لیٹے ہیں۔ ساتھ صدیق لیٹے ہیں آقا کے آخری کلام۔ " اللھم بالرفیق الاعلی" صدیق کے آخری الفاظ "اللھم بالرفیق الاعلیٰ" گئے ساتھ لیٹے ساتھ میرے آقا ﷺ مکہ میں صدیق رضی اللہ عنہ مکہ میں، آقا مدینے میں صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ میں، میرے پاک نبی ﷺ ہجرت کریں صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کریں مصطفیٰ ﷺ بدر میں

صدیق رضی اللہ عنہ بدر میں۔ مصطفیٰ خندق میں، صدیق رضی اللہ عنہ خندق میں، آقا ہجرت کریں غار میں، صدیق غار میں میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی چوٹی پہ صدیق رضی اللہ عنہ پہاڑ کی چوٹی پر میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کریں، صدیق عمرہ کریں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کریں، صدیق رضی اللہ عنہ حج کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے صدیق رضی اللہ عنہ مسکرائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی کا رشتہ لینے والا، صدیق بیٹی کا رشتہ دینے والا، نبی روئے، صدیق روئے، رہے ساتھ، لیٹے ساتھ، کل قیامت کا دن ہوگا آقا اُٹھیں گے ساتھ صدیق، جدھر آقا جائیں گے ساتھ صدیق، پل صراط پہ میرے آقا، ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے مل جائیں گے جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم جائیں گے ساتھ صدیق ہوں گے۔ لوگو! حوضِ کوثر پہ جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ، جنت میں میں جہاں میرے آقا ہوں گے ساتھ ابوبکر صدیق بھی ہوں گے، آخری وقت ہے تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بابا بات سن لیں گھر میں نہ نیا کفن موجود ہے اور نہ نئے کفن کے لیے کپڑے موجود ہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیٹی کفن نیا ہو تو کیا ہے کفن پرانا ہو تو کیا ہے بات تو عملوں سے ہی بنی ہے۔ نوجوانو! اپنی من مرضیاں کرنے والو، ایک وقت آئے گا یہ دنیا چھوڑ کر ہی چلے جانا ہے پھر کیسی لڑائیاں اور کیسے جھگڑے، شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کہہ گئے ہیں۔

ایتھوں ٹرن جنازے گھبرواں دے
گل پین لباس فقیراں دا
ایتھوں ٹرن

سمندری والو! دائیں بائیں سے آنے والو!

ایتھوں ٹرن جنازے گھبرواں دے
گل پین لباس فقیراں دا
تدبیراں دے چارے تے نیں چل دے
جو تیر لگے تقدیراں دا
پھڑے تے لیراں جسم دیاں

بس رہوے نشان شریراں دا
ایتھے لکھ اُڑن لکھاں پتیاں دے
مُڑ فیر اندھیر سویرے دا
اے آندی دس دی سبھناں نوں
بن جاندی اے کاہ بنیرے دا
جد کانواں ہی واساہ کرنا اے
کی چاہ محل اُچیرے دا

اے لوگو! یہ دنیا فانی ہے۔﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ اور شیر پنجاب مولانا منظور صاحب بھی کہہ گئے ہیں دعا کرو اللہ شیر کی جوانی میں برکتیں ڈال دے۔ آمین! دعا کیا کرو اللہ میری جماعت کے علماء خطیب پاکستان قاری محمد حنیف ربانی صاحب شیر پاکستان مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب شاعر توحید وسنت مولانا منشاء قادری، اللہ دیگر علماء ان کی زندگیوں میں برکت ڈال دے۔ آمین! مولانا منظور نے بڑی پیاری بات کی۔

تیرا لمبا اے سفر مسافراں
تے تو پینا اے آخر راہ
تینوں رل مل ہتھی ودیا کرن گے
تیرے سارے بھین پرا
جے تو چاہنا اے کامیابیاں
تے بن خادمِ مصطفیٰ
اے سونی سنکھی صورت
نہ قبراں اگے جھکا
جے چاہنا اے کامیابیاں
فیر قرآن وسنت اپنا

لوگو! کامیابی مل جائے گی کامرانی مل جائے گی اللہ اکبر اللہ!

یار صحبت زندہ باقی

قرآن کہتا ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

لوگو! یہ دنیا فانی ہے باقی رہنے والی آخرت کی زندگی ہے چلو آخری بات سُن لو جن کے ماں باپ دنیا سے چلے گئے اے لوگو! دعا کرو کہ اللہ ان کی قبروں کو جنت کے باغ بنائے۔ آمین! ایک یتیم بیٹی جس کی ماں بھی فوت ہوگئی باپ بھی فوت ہوگیا تو رو کر جدائی میں پتہ کیا کہتی ہے۔

ماں مری تے رشتے مک گئے
ماں مری تے رشتے مک گئے
ہن کس نوں مل ساں چانواں نال
ماں نہیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماںواں نال
کیویں اج دل تے گزری
نال کیسے دے ہوے نا
میرے وانگوں خون دے آنسو
شالا کوئی وی رُوے نا
کر دی سیں تو رخصت مینوں
اپنیاں نیک دعاواں نال
ماں نئیں ہن میں پیکے آنا
پیکے ہوندے ماںواں نال

لکھاں بھائی پرجائیاں ہوون
پر ماں والا پیار مل دا نئیں
لکھاں بھابی پرجائیاں ہوون
پرماں والا پیار مل دا نئیں
کیسے وی سینے لا کے فیر پوچھنا
فیر دُکھ مرے دل دا نیں
اندر ہی اندر دُکھ پی جاساں
اپنیاں چند ساہ واں نال
ماں نئیں ہن میں پیکے آنا
پیکے ہوندے مانواں نال
او باپ سراں دے لوکو تاج نیں ہندے
باپ سراں دے لوکو تاج نیں ہندے
تیر ویر مرن کنڈھ خالی
مانواں بعد محمد بخشا
تے کون کرے رکھوالی
شام پئی تے دیگر ویلا
تے پنچھی گھراں نوں آئے
او نیں آندے فیر محمد
تے موت جیناں نوں لے جاوے
ماں مری تے رشتے مُک گئے
ہن کس نوں مل ساں چانواں نال
ماں نیں ہن میں پیکے آنا